بفیضانِ نظر سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفخم حضرتِ سیّدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

رَمَضَانُ الْمُبَارَك ١٤٣٩ھ
مئی/جون 2018ء

روزہ چھوڑنے کے بہانے نہ بنایئے 1
بلّی نے چوہا کیسے پکڑا؟ 17
افطار کروایئے، ثواب کمایئے 19
میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل 27
ابھی جواں تم ہو 29
غزوۂ بدر اور خطبۂ رسول 46
شبِ قدر 50

رمضان المبارک نیکیاں کمانے کا مہینا ہے، اس ماہِ مبارک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گُنا کر دیا جاتا ہے، ماہِ رمضان کے روزے خود بھی رکھئے اور دوسروں کو بھی رکھوایئے۔

روزہ چھوڑنے کے بہانے نہ بنائیے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

مکی مَدَنی سُلطان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **سَیِّدُ الشُّهُوْرِ رَمَضَانُ وَسَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ** یعنی تمام مہینوں کا سردار رَمَضان ہے اور تمام دِنوں کا سردار جمعہ کا دِن ہے۔ (معجم کبیر،9/205،حدیث:9000)اس مبارک مہینے کے روزے اللہ پاک نے ایمان والوں پر فرض فرمائے ہیں۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا چیز ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمَضان ہی ہو۔ (صحیح ابنِ خُزیمہ،3/ 190،حدیث:1886)ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اُس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شقی (یعنی بد بخت) ہے۔ (معجم اوسط،3/62،حدیث: 3871)

فی زمانہ ایسوں کی بھی کمی نہیں جو مختلف حیلے بہانوں مثلاً ابھی طبیعت نرم گرم ہے، شدید گرمی ہے، بیماری بڑھ جائے گی، کمزوری ہو جائے گی، دن بھر کام کرنا ہوتا ہے، بعد میں رکھ لیں گے وغیرہ وغیرہ بہانے بنا کر روزہ رکھنے سے محروم رہتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رَمَضان کا ایک دن کا روزہ بغیر رُخصت و بغیر مرض اِفطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔ (ترمذی،2/175،حدیث:723) یعنی وہ فضیلت جو رَمَضان میں (روزہ) رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا تو جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت وعید ہے، رکھ کر توڑ دینا تو اس سے (بھی) سخت تر ہے۔
(بہار شریعت،1/985)

ہمارے بزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے دِلوں میں ماہِ رَمَضان کی اہمیت ایسی راسخ تھی کہ سخت بیماری میں بھی روزہ چھوڑ دینا یا رکھ کر توڑ دینا گوارا نہ کرتے۔ اس ضمن میں عاشقِ ماہِ رَمَضان امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی حکایت مُلاحظہ کیجیے:

چنانچہ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ابھی چند سال ہوئے، ماہِ رجب میں حضرت والد ماجد (رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان) قُدِّسَ سِرُّہُ الشَّرِیف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اب کی رمضان میں مرض شدید ہو گا، روزہ نہ چھوڑنا۔ ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب وغیرہ نے کہا (مگر) میں نے بِحَمْدِ اللہِ تَعَالٰی روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی بَرَکت نے بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی شِفا دی کہ حدیث میں اِرشاد ہوا ہے: "صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔" (معجم اوسط،6/146،حدیث:8312، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص206)

میری تمام مسلمانوں سے یہ فریاد ہے کہ وہ اپنے دِلوں میں اس مبارک مہینے کی قَدْر و اہمیت کو اُجاگر کریں، روزہ چھوڑنے کے بہانے بنانے کے بجائے روزے رکھیں اور اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔ اگر کوئی عذر ہو تو اپنے طور پر یا کسی کے کہنے پر روزہ ترک کرنے کے بجائے دارالافتاء اہلِ سنت یا کسی عاشقِ رسول مفتی صاحب سے رجوع کریں۔ اللہ پاک ہمیں ماہِ رَمَضان کے فیضان سے مالامال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آگیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۳۹ھ جلد: 2
مئی/جون 2018ء شمارہ: 6

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 35 رنگین: 60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ: 421 رنگین: 720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 725 12 شمارے سادہ: 425
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

اس شمارے کی شرعی تفتیش دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے فرمائی ہے۔

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

فریاد
روزہ چھوڑنے کے بہانے نہ بنایئے! 1
حمد/نعت/منقبت 3

قراٰن وحدیث
اسرارِ روزہ اور اس کی باطنی شرائط 4
روزہ اور جھوٹی باتیں 6
وہ جن کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی 7

فیضانِ امیرِ اہلِ سنت
مدنی مذاکرے کے سوال جواب 9
ماتحتوں کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہئے؟ 11

دارالافتاء اہلِ سنت
غلطی سے وقت سے پہلے افطار کرنے کا حکم 13

مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے
حضرت داؤد علیہ السّلام کی پیاری آواز 15
عید کے دن نہ کرنے والے کام 16
بلّی نے چوہا کیسے پکڑا؟/مدنی منّوں کی کاوشیں 17
عمر کا پہلا روزہ 18

مضامین
افطار کروایئے، ثواب کمایئے 19
رمضان المبارک اور مہنگائی 20
21 مدنی پھولوں کا گلدستہ 21
بے باکیاں 23
تخلیقِ انسانی کا مقصد (قسط:1) 25
میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل 27
ابھی جواں تم ہو 29
باپ اپنے بچوں کی تربیت کیسے کرے؟ 31
عید کی نماز میں شامل ہونے کا طریقہ 33

تاجروں کے لئے
حضرت سیّدنا ادریس علیہ السّلام کا ذریعۂ معاش 34
احکامِ تجارت 35

اسلامی بہنوں کے لئے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا شوقِ عبادت 37
خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالٰی عنہا اور پردے کا اہتمام 38
سحری وافطاری کی تیاری 39
اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل 40

بزرگانِ دین کی سیرت
حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشورے 41
اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے 43
تذکرۂ ابنِ جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی 45

متفرق
غزوۂ بدر اور خطبۂ رسول 46
امیرِ اہلِ سنّت کے بعض صوتی پیغامات 47
کُتُب کا تعارف 49
شبِ قدر 50
تعزیت وعیادت 51
استاذِ زمن شہنشاہِ سخن کی شاعری 52

صحت وتندرستی
منہ کے چھالے 54
شوگر کے مریض اور رمضان کے روزے 55
کھجور کے فوائد 57

قارئین کے صفحات
آپ کے تأثرات اور سوالات 58

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے
دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں 60

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حمد / مناجات

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں
پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

میں بے کار باتوں سے بچ کر ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی

مِرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دَم
تِرے خوف سے یاخدا یاالٰہی

تُو اپنی ولایت کی خیرات دیدے
مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

مسلماں ہے عطّاؔر تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص105
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

ارادے گُدگُداتے ہیں

اُمنگیں جوش پر آئیں اِرادے گدگُداتے ہیں
جمیل قادری شاید حبیبِ حق بلاتے ہیں

جگادیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جسکی دَم بھر میں
وہ جس کو چاہتے ہیں اپنے روضے پر بلاتے ہیں

انہیں مل جاتا ہے گویا وہ سایہ عرشِ اعظم کا
تِری دیوار کے سایہ میں جو بستر جماتے ہیں

مقدّر اس کو کہتے ہیں فرشتے عرش سے آکر
غبارِ فرشِ طیبہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں

خدا جانے کہ طیبہ کو ہمارا کب سفر ہوگا
مدینے کو ہزاروں قافلے ہر سال جاتے ہیں

تصدّق جانِ عالَم اس کریمی و رحیمی کے
گُنہ کرتے ہیں ہم وہ اپنی رحمت سے چھپاتے ہیں

جمیؔل قادری کو دیکھ کر حُوروں میں غُل ہوگا
یہی ہیں وہ کہ جو نعتِ حبیبِ حق سناتے ہیں

قبالۂ بخشش، ص111
از مدّاحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

منقبت

یاعلیَّ الْمرتضیٰ مولیٰ علی مشکلکُشا

یا علیَّ الْمرتضیٰ مولیٰ علی مشکلکُشا
آپ ہیں شیرِ خدا مولیٰ علی مشکلکُشا

"عِلْم کا میں شہر ہوں دروازہ اِس کا ہیں علی"
ہے یہ قولِ مصطفٰے مولیٰ علی مشکلکُشا

بعدِ خُلفائے ثلاثہ سب صَحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ ملا مولیٰ علی مشکلکُشا

قَلْعۂ خیبر کا دروازہ اُکھاڑا آپ نے
مرحبا!صد مرحبا! مولیٰ علی مشکلکُشا

حیدرِ کرّار! لے کے آؤ تیغِ ذُوالْفِقار
زورِ دشمن بڑھ چلا مولیٰ علی مشکلکُشا

از پئے غوثُ الورا ہم کو نَجف بلوایئے
ہو کرم یا مُرتضیٰ مولیٰ علی مشکلکُشا

کیجئے حق سے دعا ایمان پر ہو خاتِمہ
خیر سے عطّاؔر کا مولیٰ علی مشکلکُشا

وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص521
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اسرارِ روزہ اور اس کی باطنی شرائط

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (پ2، البقرۃ: 183)

روزے کی تعریف ”شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزے کی نیّت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔“

روزے کی تاریخ روزہ بہت قدیم عبادت ہے۔ حضرت آدم علیہ الصّلوۃ والسّلام سے لے کر ہماری شریعت سمیت تمام شریعتوں میں روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں، اگرچہ گزشتہ امتوں کے روزوں کے دن اور احکام ہم سے مختلف ہوتے تھے۔ رمضان کے روزے 10 شعبان 2ہجری میں فرض ہوئے تھے۔(در مختار، 3/383) آیت کے آخر میں یہ بھی بتایا گیا کہ **روزے کا مقصد تقویٰ و پرہیز گاری کا حُصول ہے۔** روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے، اِس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مَشق ہوتی ہے جس سے ضبطِ نفس اور حرام سے بچنے پر قوّت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رکتا ہے۔

تقویٰ کا معنیٰ شریعت کی زبان میں تقویٰ کا عُمومی معنیٰ یہ ہے کہ عذاب کا سبب بننے والی چیز یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے نفس کو بچایا جائے۔ **آداب کا خیال رکھے بغیر صرف بھوکا رہنے سے تقویٰ کی معمولی سی کیفیت حاصل ہوتی ہے** اور وہ بھی اس لئے کہ بھوک سے نفس کے تقاضے دب جاتے ہیں جس سے خواہشاتِ نفس میں کمی واقع ہوتی ہے لیکن اگر روزوں کے مقصدِ اصلی کو کامل طریقے سے حاصل کرنا ہے تو روزہ کامل طریقے سے رکھنا ہوگا اور کامل روزہ یہ ہے کہ روزے کے ظاہری آداب کے ساتھ اِس کے باطنی آداب بھی پورے کئے جائیں۔ باطنی آداب کا بیان احادیثِ طیّبہ میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزوں سے بھوک و پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“ (مسند امام احمد، 3/307، حدیث: 8865)

اس کا ایک معنیٰ یہ ہے کوئی شخص روزہ رکھ کر حلال کھانے سے تو رُک جائے لیکن لوگوں کا گوشت کھاتا رہے یعنی غیبت کرتا رہے جو حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ یہ بھی معنیٰ ہے کہ حلال کھانے، پینے، جِماع سے تو خود کو بچائے لیکن **حرام دیکھنے، بولنے، سننے، کرنے اور کمانے** سے نہ بچے۔ **”حرام دیکھنا“** یوں کہ فلمیں ڈرامے

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

دیکھے یا بازار وغیرہ میں بدنگاہی کرے۔ **"حرام بولنا"** یوں کہ گالی دے، جھوٹ بولے، الزام تراشی کرے۔ **"حرام سننا"** یوں کہ گانے سنے، غیبت کی طرف کان لگائے۔ **"حرام کرنا"** یوں کہ دوسروں کا دل دُکھانے، مار دھاڑ، طعن وتشنیع میں لگا رہے۔ **"حرام کمانا"** یوں کہ کاروبار میں جھوٹ، خیانت، ملاوٹ اور دھوکے سے باز نہ آئے یا نوکر پیشہ ہے تو رشوت کے بغیر کام نہ کرے یا اپنی ذمّہ داری پوری نہ کرے اور یوں اس کی تنخواہ میں حرام داخل ہو جائے۔ یہ سب وہ ہیں جنہیں روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، اگرچہ فرض سے بری الذّمّہ ہو جاتے ہیں۔ اَئمّہ دین نے روزے کے جو باطنی آداب بیان کئے ہیں اس کا اجمالی معنٰی یہ ہے کہ **تمام اعضا کا روزہ رکھا جائے یعنی انہیں گناہوں اور فضول کاموں سے بچایا جائے۔**

اعضا کے روزوں کی تفصیل آداب کے عنوان سے بیان کی جاتی ہے: **پہلا ادب:** نگاہیں جھکا کر رکھیں اور انہیں ہر مذموم و مکروہ چیز دیکھنے سے بچائیں اور دل کو ذِکرِ الٰہی سے غافل کرنے والی چیزوں کے متعلق سوچنے سے محفوظ رکھیں۔ **دوسرا ادب:** فُضول باتوں، جھوٹ، غیبت، چغلی، فحش کلامی، بداخلاقی اور لڑائی جھگڑے سے زبان کی حفاظت کی جائے۔ **تیسرا ادب:** ہر ناجائز اور ناپسندیدہ چیز سننے سے کان بچے رہیں۔ **چوتھا ادب:** ہاتھ پاؤں و بقیّہ اعضائے جسمانی بھی گناہوں سے دور رہیں۔ **پانچواں ادب:** خالص حلال و پاکیزہ رزق سے اِفطاری کریں۔ حرام یا مشکوک مال سے افطار کرنے والا ایسے ہے جیسے وہ شخص جو گھر اچھی طرح تعمیر کرکے مکمل ہونے کے بعد اسے گرا دے، لہٰذا صرف حلال سے افطار ہو اور اس میں بھی اتنا زیادہ نہ کھایا جائے کہ پیٹ بھر جائے اور مغرب و عشا اور تراویح پڑھنا ہی مشکل یا بے مزہ ہو جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھرے پیٹ سے زیادہ کوئی برتن ناپسند نہیں ہے۔ غور کریں کہ روزے کے ذریعے خدا کے دشمن ابلیس پر غَلَبہ اور نفسانی خواہشات کا توڑ کیسے ہو گا جبکہ روزہ دار دن کے وقت ہونے والی ساری کمی مع اضافے کے افطار کے وقت پورا کرلے۔ لوگوں کا معمول یہ ہے کہ ماہِ رمضان کے لئے اَنواع واَقسام کے کھانوں کے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور جیسے کھانے پورا سال نہیں کھائے ہوتے ویسے اس مہینے میں کھائے جاتے ہیں، حالانکہ روزے کا مقصد بھوک کے ذریعے خواہش نفسانی کو مارنا ہے تاکہ نفس کو تقویٰ پر قوت حاصل ہو، لیکن جب صبح سے شام تک تومعدہ بھوکا رکھا جائے یہاں تک کہ کھانے کی خواہش پورے جوش پر پہنچ جائے، پھر اسے لذیذ کھانے دے کر سیر کیا جائے تو اس سے نفس کی لذت وخواہش و طاقت میں کمی کی بجائے بہت اضافہ ہو جائے گا اور نتیجے میں وہ خواہشات بھی ابھریں گی جو عام دنوں میں پیدا نہیں ہوتیں۔ روزے کی روح اور مقصد تواِن قوتوں کو کمزور کرنا ہے جو برائیوں کی طرف لوٹانے میں شیطان کا ذریعہ ہیں اور یہ چیز کم کھانے سے حاصل ہوتی ہے جبکہ جو شخص اپنے سینے اور دل کے درمیان کھانے کا پردہ حائل کر دے تو وہ عالَمِ مَلَکُوت کے مُشاہدے سے پردے میں رہتا ہے۔ **چھٹا ادب:** افطار کے بعد روزہ دار کا دل امید وخوف کے درمیان مُتَرَدِّد رہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا روزہ قبول کرکے اسے مُقَرَّبین میں شامل کیا گیا ہے یا مُسْتَرد کرکے اُسے دُھتکارے ہوؤں میں داخل کیا گیا ہے؟ امید وخوف کی یہ کیفیت صرف روزے کے بعد نہیں بلکہ ہر عبادت سے فَراغت کے بعد قلبِ انسانی کی یہی کیفیت ہونی چاہئے۔

اِن آداب کے ساتھ ایک نہایت اہم چیز یہ بھی ہے کہ روزہ رکھتے وقت جیسے دل میں یہ نیت کرتے ہیں کہ میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں، اسی طرح دل میں یہ نیت بھی کرلیں کہ میں روزے کے ظاہری اور باطنی تمام آداب پورے کرکے روزے کا حقیقی مقصد یعنی تقویٰ حاصل کروں گا۔ اس کے علاوہ دن کے وقت بھی حُصولِ تقویٰ والی نیت دل میں دہراتے رہیں اور اپنے افعال و اقوال اور حالات پر نظر رکھیں کہ میں روزے کے باطنی آداب پورے کررہا ہوں یا نہیں؟

(اس مضمون کا اکثر حصہ اِحیاء العلوم، جلد 1، ص234 تا235 سے ماخوذ ہے۔)

ابوحذیفہ حافظ محمد شفیق عطاری مدنی*

روزہ

اور جھوٹی باتیں

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ یعنی جو جھوٹی (بُری) بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔

(بخاری، 1/628، حدیث:1903)

روزہ ایک ایسی بدنی عبادت ہے جس کی برکت سے انسان اپنے آپ کو ظاہری گناہوں کے ساتھ ساتھ باطنی گناہوں سے بھی بچا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص بظاہر کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن گناہوں کے کاموں سے اپنے آپ کو نہ بچائے تو وہ روزے کا مقصد حاصل نہیں کر سکتا، اسی لئے فرمایا گیا کہ اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی اللہ پاک کو کوئی حاجت نہیں کہ اس نے حلال چیزوں کو تو ترک کر دیا لیکن جو کام (جھوٹ، غیبت، چغلی، نماز قضا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، بدنگاہی کرنا، لوگوں کو دھوکا دینا وغیرہ) حرام تھے ان سے اپنے آپ کو نہ بچایا تو اس کے روزے کا کیا فائدہ؟

شارحِ بخاری علامہ بدرالدین محمود عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: جو بندہ روزے کی حالت میں بھی جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے جو کہ اکبر الکبائر (بڑے کبیرہ گناہوں) میں سے ہے، اسے سوچنا چاہئے کہ وہ اپنے روزے کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ (عمدۃ القاری، 8/34، تحت الحدیث: 1903 ملتقطاً) حضرت علامہ ابنِ بطال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے نہ بچا سکے وہ روزہ ہی نہ رکھے بلکہ مقصد یہ ہے اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے۔ (شرح بخاری لابن بطال، 4/23، تحت الحدیث:1903) حضرت علامہ ابنِ رجب حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس میں راز یہ ہے کہ مباح چیزوں یعنی کھانے پینے اور صحبت سے پرہیز کرنے سے بارگاہِ الٰہی میں مقامِ قرب اسی وقت ہی مل پاتا ہے جب کہ حرام کردہ چیزوں سے بھی بچا جائے لہٰذا جو بھی حرام کام کرے اور مباح چیزوں کو چھوڑ کر اللہ پاک کا قرب پانے کی کوشش کرے وہ ایسا ہی ہے جو فرض کو چھوڑ کر نوافل کے ذریعے اللہ کا قرب پانے کی کوشش کرے۔ (لطائف المعارف، ص179) حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: یہاں جھوٹی بات سے مراد ہر ناجائز گفتگو ہے، جھوٹ، بہتان، غیبت، چغلی، تہمت، گالی، لعن طعن وغیرہ جن سے بچنا فرض ہے اور بُرے کام سے مُراد ہر ناجائز کام ہے آنکھ کان کا ہو، یا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا، چونکہ زبان کے گناہ دیگر اعضاء کے گناہوں سے زیادہ ہیں، اس لئے ان کا علیحدہ ذکر فرمایا، یہ حدیث بہت جامع ہے۔ دو جملہ میں ساری چیزیں بیان فرما دیں اگرچہ بُرے کام ہر حالت میں اور ہمیشہ ہی بُرے ہیں مگر روزے کی حالت میں زیادہ بُرے کہ ان کے کرنے میں روزے کی بے حرمتی اور ماہِ رمضان کی بے ادبی ہے، اس لئے خصوصیت سے روزے کا ذکر فرمایا، ہر جگہ ایک گناہ کا عذاب ایک، مگر مکہ مکرمہ میں ایک گناہ کا عذاب ایک لاکھ ہے، کیوں؟ اس زمین پاک کی بے ادبی کی وجہ سے۔

مزید فرماتے ہیں: یہاں "حاجت" بمعنی "ضرورت" نہیں کیونکہ اللہ تعالٰی ضرورتوں سے پاک ہے بلکہ بمعنی توجہ، التفات پرواہ یعنی اللہ تعالٰی ایسے شخص کا روزہ قبول نہیں فرماتا قبول نہ ہونے سے روزہ گویا فاقہ بن جاتا ہے۔ اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ یہ روزہ شرعاً تو درست ہو جائے گا کہ فرض ادا ہو جائے گا مگر قبول نہ ہوگا شرائطِ جواز تو صرف نیت ہے اور کھانا پینا، صحبت چھوڑ دینا، مگر شرائطِ قبول میں باتیں چھوڑنا ہے جو روزہ کا اصل مقصود ہے۔ روزے کا منشاء نفس کا زور توڑنا ہے جس کا انجام گناہ چھوڑنا ہے، جب روزے میں گناہ نہ چھوٹے تو معلوم ہوا نفس نہ مرا۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ روزہ ہر عضو کا ہونا چاہئے، صرف حلال چیزوں یعنی کھانے پینے کو نہ چھوڑو بلکہ حرام چیزوں یعنی جھوٹ و غیبت کو بھی چھوڑو۔ مرقات نے فرمایا کہ ایسے بے باک روزے دار کو اصل روزہ کا ثواب ملے گا اور ان چیزوں کا گناہ۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/158، 159)

* دارالافتاء اہلِ سنّت، اقصیٰ مسجد، باب المدینہ کراچی

وہ جن کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

حضرتِ سیّدنا سلیمان علیٰ نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے زمانے میں لوگ سمجھتے تھے کہ جِنّات غیب جانتے ہیں۔ حضرت سیّدنا سلیمان علیٰ نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے جنات کو بیت المقدس کی تعمیر میں لگایا اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ میری وَفات کا حال جِنّات پر ظاہر نہ ہو تا کہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جنات غیب نہیں جانتے، پھر آپ علیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام مسجد کے محراب میں داخل ہوئے اور حسبِ عادت اپنے عصا پر ٹیک لگا کر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اسی دوران آپ کا وِصال ہو گیا، جِنّات اپنے کام میں مشغول رہے اور سمجھتے رہے کہ حضرتِ سیّدنا سلیمان علیٰ نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام حیات ہیں یہاں تک کہ آپ کے وصال کو پورا ایک سال گزر گیا۔ اس کے بعد اللہ پاک کے حکم سے دِیمک نے عصا کو کھا لیا اور حضرتِ سیّدنا سلیمان علیٰ نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا جسمِ مبارک زمین پر تشریف لے آیا۔ اُس وقت جِنّات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔ (خازن، 3/519، سبا، تحت الآیۃ:14 ملخصاً) قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا جنوں کی حقیقت کھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔ (پ22، سبا:14)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس قراٰنی واقعہ سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے مُقدّس بدن وفات کے بعد صحیح و سلامت رہتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیّدنا سلیمان علیٰ نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام وفات کے بعد ایک سال تک لاٹھی کے سہارے کھڑے رہے اور آپ کے جسمِ مبارک میں کسی قسم کا کوئی تَغَیُّر رُونُما نہیں ہوا۔ یہی حال تمام انبیا علیہم الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا ہے کہ ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی چنانچہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ یعنی بے شک اللہ پاک نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیا کے جسموں کو کھائے، اللہ پاک کے نبی زندہ ہیں اور انہیں روزی دی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، 2/291، حدیث:1637)

انبیائے کرام علیہم الصَّلٰوۃ وَالسَّلام زندہ ہیں حدیثِ پاک میں ہے: اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ انبیائے کرام زندہ ہیں، اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ (مسندابی یعلٰی، 3/216، حدیث:3412) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: تمام انبیائے کرام علیہم الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے لیے (وفات) صرف آنی ہے، ایک آن (پَل) کو موت طاری ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ قَطْعِیّہ، یَقِیْنِیّہ، ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنّت سے ہے، اس کا مُنکِر نہ ہوگا مگر بد مذہب گمراہ۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص504)

اس میں کسی کا اختلاف نہیں امام محمد بن عبد الرحمٰن سَخاوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی اور امام احمد بن محمد بن حَجَر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ہم ایمان رکھتے اور تصدیق کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی قبر میں زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں، آپ

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسم شریف کو زمین نہیں کھاتی، اس بات پر اِجماع ہے۔(القول البدیع، ص335۔الدر المنضود، ص158) شیخِ محقق علامہ عبدُ الحق مُحدّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عُلَمائے امت میں اختلافات اور مذاہب کی کثرت کے باوجود اس مسئلہ میں ایک شخص کا بھی اختلاف نہیں کہ نبی پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بغیر شائبۂ مَجاز اور بلا کسی تَوَہُّمِ تاویل حقیقی زندگی کے ساتھ دائم و باقی ہیں۔ امت کے احوال پر حاضر ناظر ہیں، اور آپ اپنی طرف توجہ کرنے والوں کو فیض بخشنے والے اور تربیت دینے والے ہیں۔ (سلوک اقرب السبل مع اخبار الاخیار، ص155) صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: جو شخص انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مَر کر مٹّی میں مل گئے، گمراہ، بددین، خبیث، مُرتکبِ توہین ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/115)

ان کے جسم بھی سلامت رہتے ہیں اولیائے کرام اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ تعالٰی کی مَعْصِیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مُسْتَغْرَق رکھتے ہیں، ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔(بہارِ شریعت، 1/114 ملخصاً) نیز ثواب کی خاطر اذان دینے والے مُؤَذِّن، علمائے باعمل، تلاوت کرنے والے حافظانِ قراٰن کہ قراٰنِ مجید پر عمل کریں اور شہید۔(تحفۃ المرید، ص410) غزوۂ اُحد کے دو شُہَدا حضرت سیّدُنا عَمْرو بن جَمُوح انصاری اور حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عَمْرو انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی قبر سیلاب کی وجہ سے کھل گئی تھی۔ جب انہیں دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے قبر کو کھودا گیا تو ان دونوں کے جسم ایسے تھے گویا کل ہی وفات ہوئی ہے، ان میں سے ایک نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھا ہوا تھا، جب ہاتھ کو زخم سے ہٹا کر چھوڑا گیا تو وہ دوبارہ زخم پر آگیا۔ اس وقت غزوۂ احد کو 46 سال گزر چکے تھے۔

(موطا امام مالک، 2/27، حدیث: 1044 ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مدنی رسائل کے مطالعہ کی دھوم دھام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مارچ / اپریل 2018ء میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا:(1) یااللہ پاک! جو کوئی 40 صفحات کا رسالہ **"راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل"** پورا پڑھ لے، اُس کو بروزِ قِیامت میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھوں جامِ کوثر نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 72500 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 84870 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (2) یااللہ پاک! جو کوئی رسالہ **"جھوٹا چور"** کے 35 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے سب سے پہلے جھوٹ بولنے والے شیطان کے شَر سے محفوظ فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 75575 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 131173 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (3) یااللہ! جو کوئی **"وُضُو کا طریقہ"** نامی رسالے کے 54 صفحات کا مطالعَہ کرلے اُسے زیادہ سے زیادہ وقت باوضو رہنے کی سعادت عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 79437 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 115615 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (4) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ **"جنّت کا راستہ"** کے 51 صَفْحات پڑھ (یا سُن) لے اُس پر راہِ جنّت آسان فرما دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 70731 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 124836 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت پائی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

اے سی کے سامنے سانس لینا کیسا؟

سوال: کیا اے سی (A.C) کے آگے سانس لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں ٹوٹتا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

تراویح ضرور پڑھئے

سوال: اگر کوئی شخص تراویح نہ پڑھے اور روزہ رکھ لے تو کیا اُس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: روزے کا فرض ادا ہو جائے گا، البتّہ تراویح سنّتِ مؤکّدہ ہے اسے ضَرور پڑھنا چاہئے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلے کس کے بال سفید ہوئے؟

سوال: سب سے پہلے کس کے بال سفید ہوئے؟

جواب: حضرت (سیّدنا) ابراہیم علیہ السَّلام کے۔

(مراٰۃ المناجیح، 6/168)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

ایصالِ ثواب کیلئے رقم دینا کیسا؟

سوال: کیا ایصالِ ثواب کیلئے کسی غریب کو پیسے دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! دے سکتے ہیں بلکہ غریب کو بلا مصلحت کوئی چیز دینے کے بجائے پیسے دینا زیادہ مناسب ہے تاکہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق پیسے خرچ کر سکے جیسے کسی کا بچہ بیمار ہے تو وہ ان سے دوا لے سکے۔ پیسے دیتے وقت ایصالِ ثواب کا بولنا بھی ضروری نہیں ہے کہ یہ فلاں کے ایصالِ ثواب کیلئے دے رہا ہوں۔ ایصالِ ثواب کیلئے کھانا بھی کھلانا چاہئے کہ بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا مغفرت واجب کرنے والے کاموں میں سے ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

حالتِ احرام میں دانت ٹوٹنا

سوال: اگر کوئی عمرہ کرنے جائے اور حالتِ احرام میں اُس کا دانت ٹوٹ جائے تو کیا اُس پر دَم واجب ہو گا؟

جواب: نہیں، دَم واجب نہیں ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مکروہ اوقات میں نماز حرام ہونے کی حکمت

سوال: مکروہ اوقات میں نماز کیوں حرام ہے؟ اس کی حکمت بتا دیجئے۔

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت فرماتے ہیں: شرع مُطہّر نے دن میں تین وقت نَماز حرام فرمائی کہ شوقِ مشتاقان تازہ ہوتا رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/124 ملتقطاً) یعنی جن لوگوں کو

نَماز پڑھنے کا بہت زیادہ شوق ہے انہیں ان تین اوقات میں نَماز پڑھنے سے روکا گیا ہے تاکہ ان کا شوق مزید بڑھے کیونکہ انسان کو جس کام سے روکا جائے وہ اس کام کو کرنے کا زیادہ حریص ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی مشتاقانِ نماز بنادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

پیدا ہونے کے فوراً بعد مرنے والے بچے کا مسئلہ

سوال: اگر کسی بچّے کا وِلادت کے چند منٹ بعد انتقال ہوجائے تو کیا اسے غسل و کفن دیا جائے گا؟ نیز اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: اسے غسل و کفن بھی دیا جائے گا اور اس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔ (میت کے غسل و کفن، دفن اور نمازِ جنازہ وغیرہ کے مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نماز کے احکام" اور "تجہیز و تکفین" پڑھئے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نابینا یا پاؤں سے معذور کی امامت

سوال: اگر کوئی شخص پاؤں یا آنکھوں سے معذور ہو تو وہ امامت کرواسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کرواسکتا ہے جبکہ کوئی اور شَرْعی رکاوٹ نہ ہو۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

گھر میں لیموں رکھنے کا فائدہ

سوال: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ گھر میں لیموں رکھنا چاہئے کیونکہ گھر میں لیموں رکھنے سے جنّات نہیں آتے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسا ممکن ہے۔ **حکایت:** قاضی علی بن حسن خلعی کی "سوانح حیات" میں ہے کہ جنّات ان کے پاس آتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ عرصہ دراز تک نہیں آئے تو قاضی صاحِب نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو جنّوں نے بتایا کہ آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم ایسے گھر میں نہیں آتے جس میں لیموں ہوتا ہے۔ (لقط المرجان فی احکام الجان، ص103)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

روزہ رکھ کر گالیاں دینے کا مسئلہ

سوال: اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر گالیاں بکے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ ٹوٹتا نہیں بلکہ مکروہ ہوجاتا ہے اور روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! کسی مسلمان کو گالی دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ یعنی مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے۔

(بخاری، 4/111، حدیث:6044)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے، چاندی کے چشمے کے فریم

سوال: کیا مَرد و عورت سونے، چاندی کے چشمے کے فریم استعمال کرسکتے ہیں؟

جواب: سونے، چاندی کے چشمے کے فریم کا استعمال مَرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز و ممنوع ہے۔ (سونے، چاندی کی چیزیں استعمال کرنے کے مسائل جاننے کے لئے بہارِ شریعت، جلد3، حصّہ16، ص395 تا398 پڑھئے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

دعائے عطّار

یاربَّ المصطفٰے! جو بھی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شریعت کے مطابق غسلِ میّت میں حصّہ لیں ان کو دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالا مال کر، انہیں مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ماتحتوں کے ساتھ کیسا رویّہ ہونا چاہئے؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے 20 جمادَی الاُخریٰ 1430ھ کو دعوتِ اسلامی کی مجلس، المدینۃ العلمیۃ کے ایک مدنی اسلامی بھائی کو ای میل کے ذریعے مکتوب بھیجا: "شرح الصدور[1] سے استفادہ بہت دشوار ہوتا ہے، اگر تفصیلی فِہرس والی ہو تو اطلاع فرمایئے، ورنہ کسی سے اِجارہ کر کے المدینۃ العلمیۃ کے اوقات کے علاوہ اپنے گھر وغیرہ میں شرحُ الصُّدور کی فِہرس (Index) بنوا دیجئے۔ فِہرس میں بالخصوص ہر حکایت کا نام یا اشارہ موجود ہو، مجھے خرچ اور وقت کا ہدف میل کر دیجئے۔ المدینۃ العلمیۃ کے اجیر (Employee) سے دورانِ اجارہ المدینۃ العلمیہ کے مکتب میں اس کام پر دل مطمئن نہیں ہو رہا کیونکہ کتاب نجی (Private) ہوگی۔"

اُس اسلامی بھائی نے لَبَّيْك کہتے ہوئے بغیر اِجارے کے یہ کام اپنے ذمّے لے لیا مگر 6 ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود فہرس (Index) بنا کر پیش نہ کرسکے۔ پھر غالباً 19 محرم الحرام 1431ہجری کو امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے ایک اور مکتوب بھیجا جس میں درج تھا: "شرح الصدور کی فہرس۔۔۔۔ براہِ کرم! نگاہ! بسوئے عاجِزم! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی خوشیاں طویل کرے، بے حساب بخشے، میں بھی ان دعاؤں کا ثمر پاؤں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم"

اس کے جواب میں اس مدنی اسلامی بھائی نے لکھا

پیارے باپا جان! بہت زیادہ تاخیر پر اپنے سُست بیٹے کو معاف کر دیجئے، تقریباً نصف (یعنی آدھا) کام ہو چکا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 23 محرم الحرام 1431ھ بروز اتوار شام تک مکمل فہرست میل کر دوں گا۔ سُستی اور غفلت کے شاہکار کو آپ نے ڈانٹ پلانے یا شرمندہ کرنے کے بجائے جس طرح دعاؤں سے نوازا، اس پر دل بہت خوش ہوا، اللہ کرے پوچھ گچھ کا دل موہ لینے والا یہ دُعائیہ انداز میں بھی اپنے مُعاوِنین کے حوالے سے اپنانے میں کامیاب ہو جاؤں، ہمارے ذِمّہ داران میں بھی یہی انداز رائج ہو جائے تو مرحبا صد مرحبا! کیونکہ ضَروری نہیں کہ ہر مقام پر پوچھ گچھ کے لئے دوٹوک انداز اپنایا جائے اور اس طرح کے جملے بولے جائیں: "میں نے آپ کو کام سونپا تھا، اب تک کیوں نہیں ہوا؟ یا آپ ابھی تک یہ چھوٹا سا کام بھی نہ کرسکے! آگے گاڑی کیسے چلے گی؟ یا اتنا عرصہ ہو گیا آپ نے کچھ کر کے نہیں دکھایا، دن بدن آپ کی کارکردگی کمزور ہوتی جارہی ہے، اتنا عرصہ آپ کیا کرتے رہے ہیں مجھے اس کی تفصیل بتایئے۔" اور مُخاطَب کے دل میں وَحْشَت و پریشانی داخل کی جائے، ہوسکتا ہے کہ اس طرح کی چوٹیں برابر لگنے کی صورت میں اس کا دل ٹوٹ جائے اور وہ فَعّال (Active) ہونے کے بجائے اس ذمہ داری سے ہی دُور ہو جائے۔ اگر حسبِ موقع، حسبِ منصب یہ انداز اپنایا جائے کہ "اللہ تعالٰی آپ کو دونوں جہاں کی بھلائیاں عطا فرمائے، سردارآباد میں ہونے والے مَدَنی مشورے کے مَدَنی پھولوں کی

---

(1) بعد میں 1437ھ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ المدینۃ العلمیۃ نے شرح الصدور کا ترجمہ کرکے مکتبۃ المدینہ سے شائع کروادیا تھا جس میں تفصیلی فہرس بھی موجود ہے۔

خوشبوؤں سے ابھی تک محروم ہوں، کاش کہ جلد کرم ہوجائے۔ آپ کی عطاؤں کا منتظر۔۔۔۔ فُلاں۔۔۔۔“ تو مقصد بھی حاصل ہو جائے گا اور مُخاطَب اس انداز سے غالباً خوش بھی ہو گا اور اپنی کوتاہی کا (اگر ہوئی تو) اِزالہ کرنے کی بھی کوشش کرے گا۔ آپ کے اس انداز پر مجھے ایک حدیث یاد آگئی، چُنانچہ حضرتِ سیّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے 9 سال تاجدارِ رسالت، سراپا رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور مجھے معلوم نہیں کہ کبھی میں نے کوئی کام کیا ہو اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہو: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا یعنی تم نے اس طرح کیوں کیا؟ یا میں نے کوئی کام چھوڑ دیا ہو تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہو: هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا یعنی تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

(مسلم، ص973، حدیث:6016)

اجتماعِ ختمِ بخاری شریف میں شرکت

دعوتِ اسلامی کی مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت 4 اپریل 2018ء بروز بدھ مرکزی جامعۃُ المدینہ، فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کے درجہ دورۂ حدیث شریف میں ”اِجتماعِ ختمِ بخاری شریف“ کا سلسلہ ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے بخاری شریف کی سب سے آخری حدیث شریف کا درس دیا اور مدنی پھولوں سے نوازا۔ ملک و بیرونِ ملک 537 جامعات المدینہ للبنین و للبنات کے کم و بیش 39700 طلبہ و طالبات نے بذریعہ مدنی چینل اور انٹرنیٹ شرکت کی۔ اس اجتماع میں حافظ محمد حسان عطّاری مدنی، محمد سجاد عطّاری مدنی، مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی محمد عمران عطّاری، نگرانِ پاک انتظامی کابینہ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطّاری سمیت کئی اراکینِ شوریٰ اور جامعۃ المدینہ کے اساتذہ و مجلس نے شرکت کی۔

یکم 1st تا 6 رجب المرجب 1439ھ مدنی مذاکرے

یکم 1st تا 6 رجب المرجب 1439ھ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوا جن میں شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے مختلف سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔ ان مدنی مذاکروں میں شرکت کے لئے اجمیری طیارے اور اسپیشل ٹرین کے ذریعے تقریباً 1200 اسلامی بھائی نیز اسلام آباد، راولپنڈی، مَری، اٹک اور اطراف سے کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”اپنی مسجدوں کو (ناسمجھ) بچوں اور پاگلوں سے محفوظ رکھو۔“ (ابن ماجہ، 415/1، حدیث:750 ملخصاً)

مسجدوں میں شور کرنا گناہ ہے اور ایسے بچوں کو لانا بھی گناہ ہے جن کے بارے میں غالب گمان ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے۔ لہٰذا نمازیوں سے عرض ہے کہ حدیث میں بیان کردہ شرعی حکم پر عمل کرتے ہوئے چھوٹے بچّوں کو ہرگز مسجد میں نہ لائیں۔

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِسنّت

دارالافتاءاہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے 5 منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) معذور کاتیمم کرنااور بعدِ صحت ان نمازوں کا اِعادہ کرنا

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی غریب شخص مَعْذور ہو اس کے دونوں گھٹنے ٹوٹے ہوں جس کے سبب وہ چل نہ سکتاہو، وہ پانی تک خود بھی نہ جا سکتا ہو اور کوئی شخص اس کو وضو کرانے والا نہ ہو، نہ ہی پانی دینے والا ہو اور نہ ہی پانی خریدنے کی وہ طاقت رکھتاہو، الغرض اس کو پانی تک کسی طرح قدرت نہ ہوتو کیاوہ نماز کے وقت تیمم کر سکتا ہے؟ نیز جب ایساعذر والا شخص تندرست ہو جائے تو کیا اس کے لئے جو نمازیں تیمم کے ساتھ ادا کی گئیں ان کااِعادہ کرنا ضروری ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں ایسے معذور شخص کو تیمم کرکے نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اور تیمم کے ساتھ ادا کی گئی نمازوں کا بعد میں اِعادہ (یعنی لَوٹانا) بھی نہیں کہ شریعتِ مطہرہ کے قوانین کی رُو سے اگر کوئی شخص ایسا مَعْذور ہو جو پانی تک نہ جاسکتا ہو اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اس کوپانی لاکر دے نہ خدمتاً نہ حکماً نہ اُجرتاً یا اُجرت پر لانے والا ہو اور وہ اتنی اُجرت دینے پر قادر نہ ہو یا اُجرت دینے پر قادر ہے لیکن وہ مزدور اُجرتِ مثل[1] سے زیادہ طلب کرتا ہے تو ایسے شخص کو شرعاً تیمم کرکے نماز ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور اِعادہ (یعنی نماز لوٹانا) بھی لازم نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

(2) غلطی سے وقت سے پہلے افطار کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے روزہ رکھالیکن افطار کا وقت کیلنڈر سے دیکھنے میں غلطی ہوگئی جس کی وجہ سے ایک منٹ پہلے ہی روزہ کھول لیاتو اس کا روزہ ہوگیایا نہیں؟ اور اب اسے کیاکرناچاہئے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ایک منٹ پہلے روزہ کھولنے والے کا روزہ نہ ہوا، اُس پر اس روزے کی قضا لازم ہے، البتہ کفارہ نہیں۔ لہٰذا اب اسے چاہیے کہ قضاء کی نیت سے ایک روزہ رکھ

(1) اجرت مثل کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ 15 پڑھئے

لے جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”کافر تھا مسلمان ہوگیا، نابالغ تھا بالغ ہوگیا، رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہوچکی تھی، غروب سمجھ کر افطار کر دیا حالانکہ دن باقی تھا ان سب باتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے، اُسے روزے کی مثل گزارنا واجب ہے اور نابالغ جو بالغ ہوا یا کافر تھا مسلمان ہوا اُن پر اس دن کی قضا واجب نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔“ (بہارِ شریعت،1/990)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــہ

ابو محمد علی اصغر العطاری المدنی

(3) روزہ ٹوٹنے کے گمان پر کھاپی لیا تو کیا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی شخص کو خود بخود اُلٹی آئی اور اس نے یہ سمجھا کہ روزہ اب ٹوٹ گیا ہے تو اس نے کچھ کھانا، پینا شروع کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ ایسے شخص پر قضا لازم ہے یا پھر کفارہ بھی ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ البتہ جب الٹی کے بعد جان بوجھ کر کھانا کھا کر اس نے روزہ توڑ بھی لیا تھا تب بھی اس کے بعد کھانے پینے کی شرعاً اجازت نہ تھی کیونکہ روزہ اگر کسی غلطی کے پیش نظر ٹوٹ بھی جائے تو پھر بھی رمضان المبارک کے تقدس کی وجہ سے اسے کھانے پینے کی اجازت نہیں بلکہ لازم ہے کہ روزے داروں کی طرح رہے لہٰذا اس گناہ سے توبہ بھی کرے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو الصالح محمد قاسم عطاری	ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

(4) حالتِ روزہ میں غلطی سے پانی حلق میں اتر جائے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر وضو کرتے ہوئے غلطی سے پانی حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روزہ یاد ہونے کی صورت میں کلی کرتے ہوئے اگر غلطی سے پانی حلق سے نیچے اتر جائے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضا بھی لازم ہوگی اور اگر کسی کو روزہ یاد ہی نہ ہو تو پھر نہیں ٹوٹے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو الصالح محمد قاسم عطاری	ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

(5) ایڈوانس زکوٰۃ نکالنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایڈوانس زکوٰۃ نکالتے ہوئے غلطی سے زیادہ ادا ہوگئی تو جو ایڈوانس زیادہ ادا ہوگئی تھی تو وہ آئندہ سال کے لئے کہ جو ابھی شروع بھی نہیں ہوا اس کے لئے شمار ہوگی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ نے جو غلطی سے زیادہ زکوٰۃ نکال دی تھی وہ آئندہ سال کے لئے شمار کر سکتے ہیں کیونکہ مالکِ نصاب کے لئے آنے والے سالوں کی زکوٰۃ پہلے سے ہی ادا کر دینا جائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
ابو الصالح محمد قاسم عطاری	ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے

حضرت داؤد علیہ السّلام کی پیاری آواز

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اللہ پاک نے اپنے ہر نبی کو خوبصورت آواز عطا فرمائی ہے۔[1] آیئے! اُن میں سے ایک نبی حضرتِ سیّدنا داؤد علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی دِلکش آواز کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

اللہ پاک کا فضل اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:﴿ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ﴾[2] (ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا)۔ ایک قول کے مطابق اِس آیت میں بڑے فضل سے مراد خوبصورت آواز اور آپ کے دیگر خصائص ہیں۔[3]

دلکش آواز کے کرشمے اللہ پاک نے حضرتِ سیّدنا داؤد علیہ السلام کو **"زَبُور شریف"** عطا فرمائی تھی۔[4] ❀ آپ علیہ السلام جب زَبور کی تلاوت کرتے تو انسان، جنّات، جانور اور پرندے وغیرہ تلاوت سننے کے لئے جمع ہوجاتے تھے۔[5] ❀ ہوا رُک جاتی تھی۔[6] ❀ آپ علیہ السلام کی آواز کی لذّت میں کھو کر کئی لوگ اِنتقال کرجاتے تھے۔ ❀ حضرتِ سیّدنا وَہْب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو چیز بھی آپ علیہ السلام کی آواز میں زَبور کی تلاوت سنتی وہ جُھومنے لگ جاتی تھی۔[7] ❀ حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: آپ علیہ السلام 70 لہجوں میں زَبور کی تلاوت کرتے تھے، آپ کی قِراءَت ایسی ہوتی تھی کہ بخار میں مبتلا شخص بھی خوشی سے جُھوم اُٹھتا تھا۔[8] ❀ آپ علیہ السلام کی دلنشین تلاوت سن کر چرند، پرند بلکہ پہاڑ بھی تسبیح کرنے لگ جاتے تھے۔[9] ❀ پہاڑ جب تسبیح کرتے تھے تو باقاعدہ تسبیح کی آواز آیا کرتی تھی۔[10] ❀ جنّتی جب جنّت میں چلے جائیں گے تو اللہ پاک آپ علیہ السلام سے اِرشاد فرمائے گا: اے داؤد! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ منبر پر کھڑے ہوجاؤ اور میرے محبوب بندوں کو زَبور کی دس سورتوں کی تلاوت سناؤ! چنانچہ آپ علیہ السلام منبر پر تشریف لاکر تِلاوت فرمائیں گے، جنتیوں کو وہ تلاوت سن کر اِتنا سُرور آئے گا جتنا جنّت کی حوروں کے نغمے سن کر بھی نہ آیا ہوگا، تلاوت کی لذّت سے جنتی جھومنے لگ جائیں گے۔[11]

مَدَنی پھول **پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو!** جب بے زبان جانور اور بے جان پہاڑ اللہ پاک کی تسبیح کرسکتے ہیں تو ہمیں بھی خوب تسبیح (یعنی خدا تعالیٰ کی پاکی بیان) کرنی چاہئے آیئے! نیّت کرتے ہیں کہ جتنا ممکن ہوسکا خود کو فضول باتوں سے بچا کر اَللّٰہ اَللّٰہ، سُبْحٰنَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَر اور درود شریف وغیرہ کے وِرْد میں مشغول رکھیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزّوجلّ۔

ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِرْدِ زَباں رہے
میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو[12]

---

(1) الشمائل المحمدیۃ للترمذی، ص183، حدیث:303 مفہوما (2) پ22، السبا:10 (3) خازن، 3/517 (4) پ6، النسآء:163 (5) الرسالۃ القشیریۃ، ص367 (6) الروض الفائق، ص72 ملخصا (7) موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 3/244 رقم:372 (8) عمدۃ القاری، 13/566 (9) عجائب القرآن، ص371 ملخصا (10) قرطبی، جز14، 7/195 (11) قرۃ العیون، ص407 (12) وسائل بخشش (مرمم)، ص305

اللہ کی نعمت کی قدر کیجئے

تقریباً 71 سال پہلے 27 رَمَضان المبارک 1366ھ کو وطنِ عزیز پاکستان کی صورت میں ہمیں آزادی کی عظیم نعمت نصیب ہوئی۔ وطنِ عزیز پاکستان کئی قربانیوں کے بعد صِرف اس لئے حاصل کیا گیا کہ مسلمان اللہ عزّوجلّ اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
کون ہمارے رہنما؟ محمّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

* ذِمّہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

مجلس دارُ المدینہ (شعبۂ نصاب)

بچّو! ان سے بچو
عید کے دن نہ کرنے والے کام

عید کا دن کیا آتا ہے ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، اس دن بچّے تیار ہوتے ہیں، صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں پھر مدنی منّے ابّو جان کے ساتھ عید کی نماز پڑھنے چلے جاتے ہیں اور مدنی منّیاں گھر کے کاموں میں امّی جان کی مدد کرتی ہیں۔ سب ایک دوسرے کو عید مبارک کہتے ہیں، بچّوں کو عیدی بھی ملتی ہے، ہر طرف خوشی کا سماں ہوتا ہے! لیکن **پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو!** اس خوشی کے موقع پر بھی ہمیں 5 باتوں سے بچنا چاہئے:

(1) زیادہ عیدی کا مطالبہ نہ کریں امی ابو، بڑے بھائی، چچا، ماموں یا جو رشتہ دار بھی عیدی دیں، خوشی سے لے لیں اور ایسی باتیں نہ کریں کہ "یہ تو بہت کم پیسے ہیں، آپ نے اُس کزن کو تو اِتنے دیئے ہیں، ابو نے تو ہمیں اتنی ساری عیدی دی ہے۔" **پیارے بچّو!** اچّھے بچّوں کے منہ سے ایسی باتیں نہیں نکلتیں، بلکہ ہمیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اور جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہنا چاہئے۔

(2) ہر چیز کھانا اچّھا نہیں عید کے دن گلی محلّوں میں آئس کریم، قلفی، چناچاٹ، گولا گنڈا، گول گپے، چپس وغیرہ بیچنے والے گھوم رہے ہوتے ہیں، جن کا معیار اکثر گھٹیا اور صحت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ ان سے ہر چیز لے کر کھالینا اچّھا نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری طبیعت خراب ہوجائے اور عید کے سہانے دن بستر پر گزارنے پڑیں۔

(3) کسی کے لباس کو گھٹیا نہ سمجھیں کوئی ہمیں بولے کہ "تمہارے کپڑے اچّھے نہیں ہیں، یہ تو بہت گندے ہیں" وغیرہ وغیرہ، تو ہمیں کتنا دُکھ ہوگا؟ بہت بُرا لگے گا! اسی طرح ہم اگر کسی کے کپڑوں کو خراب کہیں گے تو اُسے بھی بُرا لگے گا اور اُس کا دِل ٹوٹے گا، اس لئے کسی کے کپڑوں پر تبصرہ نہ کیجئے۔

(4) کھلونوں کے لئے ضد نہ کریں عید کے دن بچّوں کو نئے نئے اور بڑے بڑے کھلونے لینے کا بہت شوق ہوتا ہے، اچّھے کھلونوں سے کھیلنا کوئی بُری بات نہیں ہے لیکن کھلونوں کیلئے امی ابو کے منع کرنے کے باوجود ان سے ضِد کرنا ٹھیک نہیں، امی ابو جو کھلونے دِلائیں اُن سے کھیلیں اور کھلونا پستول کو تو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہئے، یہ ہمارے کھیلنے کی چیز نہیں ہے، اس کے بہت نقصانات سامنے آئے ہیں، بعض اوقات چھرّا (پلاسٹک کی گولی) لگنے سے آنکھیں خراب ہوجاتی ہیں اور بچّے اندھے بھی ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح ایسے کھلونے بھی نہ لیں جن میں میوزک بجتا ہے کیونکہ میوزک سننا گناہ کا کام ہے، یونہی ایسے کھلونے بھی نہ لیں جن سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے جیسے بہت زیادہ شور والے کھلونے، پانی والی پستول کہ اس سے دوسروں پر پانی اُڑایا جاتا ہے اور ربڑ کے سانپ بچھو وغیرہ کہ انہیں دوسرے بچّوں پر پھینک کر انہیں ڈرایا جاتا ہے۔

(5) مہمانوں کے سامنے لالچ نہ دکھائیں عید کے دنوں میں گھر پر مہمان آتے ہیں اور ہمیں خود بھی مہمان بن کے کہیں جانا ہوتا ہے، ایسے میں کھانے پینے کی چیزوں میں حِرص اور لالچ کا مظاہرہ نہ کریں، جب تک ہمارے گھر والے کھانا پینا شُروع نہ کریں، تب تک چیزوں کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں اچّھے انداز میں عید منانے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شاہ زیب عطاری مدنی*

ایک دن ایک شخص اپنے مہمان خانے میں آیا تو اُس نے وہاں ایک بلّی دیکھی جو ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی، اُس شخص کا غلام اُس بلّی کو بھگانے لگا تو اُس نے کہا: اِسے چھوڑ دو! دیکھتے ہیں کہ یہ کیا کرتی ہے؟ وہ بلّی عصر کے بعد تک وہیں بیٹھی رہی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے (مغرب) سے پہلے ایک چوہا کہیں سے نکلا تو اُس بلّی نے فوراً اُسے دَبوچ لیا۔

یہ منظر دیکھ کر وہ شخص بولا: جس نے کوئی کام کرنا ہو وہ اِس بلّی کی طرح مستقل اُس کام میں لگا رہے تو اُسے کامیابی مل جائے گی۔ (الاذکیاء لابن جوزی، ص285 ملخصاً)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اس کہانی سے ہمیں یہ سبق مِلا کہ اگر کسی کام کو اِستقامت (یعنی ہمیشہ) اور پابندی سے کیا جائے تو اُس میں کامیابی مل جاتی ہے، عام طور پر ہم رمضان کے مہینے میں تو خُوب نیکیاں کرتے ہیں لیکن رمضان کے جاتے ہی نیکیوں کی رغبت کم ہو جاتی ہے، ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ جس طرح ہم رَمَضان میں نَماز، روزے، تلاوتِ قراٰن اور دیگر نیکیوں کی پابندی کرتے ہیں اِسی طرح رمضان کے بعد بھی پابندی کے ساتھ نیکیاں کرتے رہیں تاکہ اِستقامت کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور نعمتوں سے بھری جنّت حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

اللہ پاک ہمیں اِستقامت کے ساتھ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی مُنّوں کی کاوشیں

محمد آفتاب عطاری مدرسۃ المدینہ، فیضانِ مرشد مہاجر کیمپ، بلدیہ باب المدینہ کراچی

آصف عطاری مدرسۃ المدینہ 5E نیو کراچی

علیان عطاری مدرسۃ المدینہ 5E نیو کراچی

محمد ارسلان عطاری مدرسۃ المدینہ، فیضانِ مرشد مہاجر کیمپ، بلدیہ باب المدینہ کراچی

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے نیچے دیے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اچھی سی تصاویر بنا کر واٹس اپ یا ای میل کیجئے، منتخب تصاویر شائع کی جائیں گی۔ ڈاک کا پتا: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

Email: mahnama@dawateislami.net Whattsapp: +923012619734

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

ابو عبید عطاری مدنی*

میں کل روزہ رکھوں گا، عُمَر نے اپنے ہم جماعت (Class Fellow) دانش کو بتایا تو وہ حیران ہو گیا۔ **دانش:** تم تو ابھی چھوٹے ہو، روزہ کیسے رکھو گے؟ میں گیارہ سال کا ہوں مگر امی کہتی ہیں کہ بڑے ہو کر روزہ رکھنا، **عُمَر:** میرے دادا کہتے ہیں کہ جب بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت آجائے اور روزہ رکھنے سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہئے۔ **دانش:** روزے میں بھوک پیاس بہت لگتی ہے۔ **عُمَر:** امی مجھے ایسے طریقے سے روزہ رکھوائیں گی کہ بھوک پیاس کم سے کم لگے گی۔ **دانش:** وہ کیسے؟ **عُمَر:** معلوم نہیں! امی کو پتا ہے۔ دوپہر کو عمر نے امی سے پوچھا: امی! مجھے روزے میں بھوک تو نہیں لگے گی؟ **امی:** تم فکر مت کرو! رات دیر تک ہمارے ساتھ باتیں کرنا اور ٹی وی دیکھنا، صُبح سَحَری کرکے سو جانا، دوپہر میں اُٹھنا، ایک ڈیڑھ گھنٹا کھیلتے رہنا پھر تمہارے پسندیدہ کارٹون لگادوں گی یوں ڈھائی تین گھنٹے اور گزر جائیں گے، کچھ دیر باہر دوستوں میں گھوم پھر لینا یا ویڈیو گیم کھیلتے رہنا، مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی تمہیں نئے کپڑے پہنا کر گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دوں گی۔ امی کی باتیں سُن کر عمر خوش ہو گیا۔ شام کے وقت عمر کے دادا کو معلوم ہوا کہ کل عمر روزہ رکھے گا تو وہ بہت خوش ہوئے مگر جب عمر نے انہیں اپنے روزے کا جدوَل (Schedule) بتایا تو وہ پریشان ہو گئے۔ **دادا:** عمر بیٹا! آپ کے اس پروگرام میں تو گناہ[1] بھی شامل ہیں حالانکہ جدوَل (Schedule) میں گناہ اور فضول کام نہیں ہونے چاہئیں۔ کارٹون دیکھنے اور گیم کھیلنے میں وقت ضائع ہوتا اور روزے کی نورانیت کم ہو جاتی ہے، صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہنا روزے کا اصل مقصد (Purpose) نہیں ہے، پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔ (جامع صغیر، ص:146، حدیث: 2415) اس لئے ہمیں روزے میں اور زیادہ عبادت، ذکرودُرود، تلاوت اور نیک کام کرنے چاہئے۔ **عُمَر:** پھر میں بھوک پیاس سے کیسے بچوں گا؟ **دادا:** روزے میں بھوک پیاس کو برداشت کرنے پر ثواب ملتا ہے، اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ روزے میں بھوک پیاس کم لگے تو بھاگ دوڑ، کھیل کود اور خواہ مخواہ دھوپ میں گھومنے پھرنے سے دُور رہیں پھر یہ کہ اللہ پاک کو راضی کرنے کے خیال سے ہمارے اندر ہمت اور طاقت آجاتی ہے جبھی تو اچّھے اچّھے کھانے اور مزیدار شربت سامنے ہونے کے باوجود ہم کچھ بھی نہیں کھاتے پیتے۔ **عُمَر:** کیا واقعی! ہمارے اندر اتنی ہمت آجاتی ہے؟ **دادا:** ہاں بیٹا! ایسا ہی ہوتا ہے، تو بس! کل جس طرح میں کہوں گا آپ نے ویسے ہی کرنا ہے، عمر نے ہاں میں اپنا سر ہلادیا۔ اگلے دن عمر سحری کرنے کے بعد دادا کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے مسجد پہنچ گیا، نماز کے بعد قراٰنِ پاک پڑھا پھر درود پاک پڑھتا رہا، پھر دادا کے ساتھ مسجد سے باہر آیا اور گھر پہنچ کر سو گیا، ظہر کی اذان ہوئی تو دادا نے اسے اٹھادیا، نماز کے بعد اس نے تلاوتِ قراٰن کی اور گھر آکر علمِ دین سیکھنے کی نیت سے مدنی چینل دیکھنے لگا، عصر کے بعد ذکر و دُرود کرتا رہا۔ افطار کے قریب عمر نئے کپڑے پہنے، گلے میں پھولوں کا ہار ڈالے مہمانوں کے سامنے موجود تھا، ہر کوئی اسے مبارکباد دے رہا تھا مگر وہ سوچ رہا تھا کہ اللہ پاک کی مہربانی سے اس کا روزہ گناہوں اور فُضول کاموں سے مَحفوظ رہا، روزہ افطار کرتے ہوئے اسے یوں لگا کہ اس نے اپنے پاک رَبّ کی رَحْمت کو پالیا، ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

(1): نابالغ بچے اگر گناہ کا ارتکاب کرلیں تو ان کے نامہ اعمال میں اگرچہ گناہ نہیں لکھا جاتا، تاہم بچپن سے ہی بچوں کو گناہوں سے بچنے کی تربیت دینی چاہئے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

افطار کروائیے ثواب کمائیے

عبد الماجد نقشبندی عطاری مدنی*

کسی روزہ دار مسلمان کو روزہ افطار کروانا ثواب کا کام ہے اور احادیثِ مبارکہ میں اس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ

اِفطار کروانے کی فضیلت نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: جس نے حَلال کھانے یا پانی سے کسی روزہ دار کو روزہ اِفْطار کروایا، فرشتے ماہِ رمضان کے اَوْقات میں اُس کے لئے اِسْتِغْفَار کرتے ہیں اور جبرِیل امین علیہ السَّلام شبِ قَدْر میں اُس کے لئے اِسْتِغْفَار کرتے ہیں۔

(معجم کبیر، 6/261، حدیث:6162)

روزہ دار کے برابر ثواب سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ماہِ رمضان میں جو کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے گا تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث ہو گا اور اس کی گردن (جہنم کی) آگ سے آزاد کر دی جائے گی، نیز اسے اس روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔ (صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887)

کیا پیٹ بھر کر کھلانے پر ہی یہ ثواب ملے گا؟ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلانا ضروری نہیں بلکہ جو کسی روزہ دار کو پانی بھی پلا دے اسے بھی انعام و اکرام عطا فرمائے جانے کی بشارت دی گئی، چنانچہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ تعالٰی یہ (روزہ افطار کروانے کا) ثواب اُس شخص کو بھی دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اللہ تعالٰی اُس کو میرے حَوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔ (صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887 ملتقطاً) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: روزہ افطار کرانے والے کو تین فائدے ہوتے ہیں، گناہوں سے بخشش، دوزخ سے آزادی اور اسے روزہ کا ثواب۔ مزید فرماتے ہیں: خیال رہے کہ روزہ افطار کرانے سے ثوابِ روزہ تو مل جاتا ہے مگر اس سے روزہ ادا نہیں ہوتا لہٰذا کوئی امیر لوگوں کو افطار کرا کے خود روزہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، روزے تو رکھنے ہی پڑیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/140 ملتقطاً)

اجتماعی افطاری کروانے والے توجہ فرمائیں بعض لوگ ماہِ رمضان میں مختلف مقامات پر مسافروں اور عام لوگوں کے لئے اجتماعی افطاری کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ ایک اچّھا عمل ہے لیکن اس بات کا ضَرور خیال رکھنا چاہئے کہ رزق کی بے قدری اور بے توقیری نہ ہو نیز راہ گیروں کو بھی پریشانی نہ ہو اور نہ ہی لوگوں کا راستہ تنگ ہو۔

افطاری کے دوران 2 احتیاطی تدابیر ① بعض لوگ اِفطار کے دَوران کھانے پینے میں اس قدر مشغول ہو جاتے ہیں کہ نَمازِ مغرب کی جماعت چھوڑ دیتے ہیں اور گھر میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ بلا کسی صحیح شَرْعی مجبوری کے مسجد کی پنج وَقتہ نَماز کی جَماعت تَرک کر دینا گُناہ ہے۔ ② دن کا طویل حصّہ خالی پیٹ رہنے کے بعد اسے ایک دم انواع و اقسام کی چیزوں سے بھر دینا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کم سے کم چیزوں سے (مثلاً ایک آدھ کھجور اور پانی) سے اِفطار کیجئے اور اچّھی طرح مُنہ صاف کر کے نَمازِ باجماعت میں شریک ہو جایئے۔

فیضانِ رمضان! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

* شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

رمضان المبارک اور مہنگائی

ابو الحسنین عطاری مدنی*

رحمتوں اور برکتوں والا مہینا رَمَضانُ الْمُبارک ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں میں مختلف تہواروں کے موقع پر عوامی ضَرورت کی اشیاء کی قیمتیں کم کردی جاتی ہیں تاکہ غریب اور مُتَوَسِّط طبقے کے لوگ بھی یہ تہوار منا سکیں لیکن ہمارے ملکِ پاکستان میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ بدقسمتی سے اس بابَرَکت مہینے میں گِراں فروش (یعنی چیزوں کو مہنگا کرکے بیچنے والے) عناصر خوب فَعال (Active) ہوجاتے اور موقع غنیمت جان کر لُوٹ مار کا بازار گرم کردیتے ہیں۔ رَمَضانُ المبارک اور مختلف مذہبی اور سماجی تہواروں کے مواقع پر گِراں فروشی ایک معاشرتی ناسُور بنتا جارہا ہے۔ بعض لوگ کم و بیش سارا سال ایسے مَواقع کا انتظار کرتے، پہلے سے اس کے لئے ذخیرہ اندوزی اور دیگر انتظامات کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے تجوریاں بھرتے ہیں۔

مہنگائی کا علاج رمضانُ المبارک سمیت مختلف مذہبی اور سماجی تہواروں کے موقع پر مہنگائی کے مسئلے کا ایک حل یہ ہے کہ صرف ضروری اشیائے صَرْف کی خریداری کی جائے، غیر ضروری، فاضل اور زینت سے متعلق اشیاء کی خریداری ترک کردی جائے۔ مثلاً ایک پَھل مہنگا ہے تو اس کے بجائے دوسرا نسبتاً سستا پھل استعمال فرمائیں، مختلف قسم کے رنگا رنگ اور مَن بھاتے مشروبات کے بجائے سادہ پانی پر گزارہ فرمائیں، کباب، سموسوں، پکوڑوں اور دیگر چَٹ پٹے پکوانوں کی جگہ سادہ کھانے پر اِکْتِفا فرمائیں۔ ایسا کرنا اگرچہ نفس پر گِراں گزرے گا اور ممکن ہے کہ بال بچے بھی مُزاحَمَت کریں۔ ایسے موقع پر اپنا اور گھر والوں کا یہ ذِہن بنائیں کہ ماہِ رمضان کھانے پینے اور آرام کرنے کا نہیں بلکہ عبادتِ الٰہی بجالانے، تقویٰ و پرہیز گاری پانے اور نفس کی مخالفت کرکے جنّت کمانے کا مہینہ ہے۔ اس مَدَنی نسخے پر عمل کی برکت سے نہ صرف مہنگائی کے مسئلے سے کافی حد تک نَجات ملے گی، آپ کے گھریلو اَخْراجات کم ہوجائیں گے، صحت کی حفاظت کا سامان ہوگا اور علاج پر اُٹھنے والے اَخْراجات سے بھی ایک حد تک جان چھوٹے گی۔ اس حوالے سے دو حکایات ملاحظہ فرمائیے:

1 ایک مرتبہ مکّۂ مکرّمہ میں کشمش کی قیمت بڑھ گئی۔ لوگوں نے شیرِ خُدا حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تعالٰی وَجهَهُ الكَرِيم سے اس کا شکوہ کیا تو آپ رضی اللهُ تعالٰی عنہ نے فرمایا: تم لوگ کشمش کے بدلے کھجور استعمال کرو (کیونکہ جب ایسا کروگے تو مانگ کی کمی سے) کشمش کی قیمت گِر جائے گی۔ (تاریخ ابنِ معین، ص168)

2 حضرتِ سیّدنا ابراہیم بن اَدْھَم علیہِ رحمةُ اللهِ الاکرم سے کسی نے کہا: گوشت مہنگا ہوچکا ہے (کیا کرنا چاہئے؟) آپ رحمةُ اللهِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اِسے سستا کردو یعنی اسے خریدنا چھوڑ دو۔ (رسالہ قشیریہ، ص22)

اہلِ ثروت اور مالدار مسلمانوں کو چاہئے کہ مُقدّس مہمان ماہِ رمضان میں اللہ پاک کی عطا کردہ دولت کو غریب و نادار مسلمانوں کی دل جوئی کے لئے استعمال فرمائیں، سفید پوش اور خود دار گھرانوں تک ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھتے ہوئے حکمتِ عملی کے ساتھ راشن اور پھل وغیرہ پہنچائیں اور ثوابِ آخرت کمائیں۔

یاالٰہی! تو مدینے میں کبھی رمضاں دکھا
مدتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص706)

*ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

21 مدنی پھولوں کا گلدستہ

بُزرگانِ دین رحمھم اللہ المُبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

زندگی میں موت کی تیاری کرلو

(1) ارشادِ حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما: جب تُو شام کرے تو آنے والی صبح کا انتظار مت کر اور جب صبح کرے تو شام کا منتظر نہ رہ، اور حالتِ صحت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیاری کرلے۔

(بخاری، 4 / 223، حدیث: 6416)

قبولیتِ دعا کے لئے نیکی و بھلائی کی اہمیت

(2) ارشادِ حضرتِ سیّدنا ابو ذَر غِفَاری رضی اللہ تعالٰی عنہ: دعا کی قبولیت کے لئے نیکی و بھلائی کی حیثیت ایسی ہے جیسی سالن میں نمک کی۔ (مصنف ابنِ ابی شیبہ، 7 /40، حدیث:4)

ذلت ورسوائی کا آغاز

(3) ارشادِ حضرتِ سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کو ذلیل ورُسوا یا ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ پھر تم اس شخص کو اس حال میں پاؤگے کہ وہ لوگوں سے نفرت کرتا ہے اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ (مکارم الاخلاق، ص94، رقم:113)

نیک لوگوں سے محبت کی فضیلت

(4) ارشادِ حضرتِ سیّدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہ: جب تک تم نیک لوگوں سے مَحبت رکھوگے بھلائی پر رہو گے اور تمہارے بارے میں جب کوئی حق بات بیان کی جائے تو اسے مان لیا کرو کہ حق کو پہچاننے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ (شعب الایمان، 6 / 503، حدیث: 9063)

علما کو حقیر سمجھنے کی نحوست

(5) ارشادِ حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن مُبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: جس نے عُلَما کو حقیر سمجھا اس کی آخرت کو نُقصان ہوگا۔

(تاریخ الاسلام للذھبی، 12 / 232)

بہادر کون؟

(6) ارشادِ حضرتِ سیّدنا فُضَیل بن عِیَاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: اپنے مسلمان بھائیوں کی غلطیوں کو معاف کرنا بہادری ہے۔

(احیاء علوم الدین، 2 / 221)

توبہ کی فضیلت

(7) ارشادِ حضرتِ سیّدنا عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: توبہ کرنے والوں کے دل اس شیشے کی مانند ہوتے ہیں جس میں ہر شے نظر آتی ہے، ان کے دل نصیحت کو جلدی قبول کرتے ہیں اور وہ نَرمی کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، 4 / 279، رقم: 5571)

دل کی سختی کی علامت

(8) ارشادِ حضرتِ سیّدنا مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان: جو شخص زبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دھڑک منہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 6 / 641)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی

صرف شہرت کافی ہے

(1) (سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب تبرُّکات کی) تعظیم

کے لئے نہ یقین درکار ہے نہ کوئی خاص سند بلکہ صرف نامِ پاک سے اُس شے کا اِشتہار (یعنی مشہور ہوجانا) کافی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/415)

روزِ قیامت انصاف ہوگا

② دنیا گُزَشْتَنی (یعنی گزر جانے والی) ہے، یہاں احکامِ شرع (شریعت کی مُقرَّر کردہ سزائیں) جاری نہ ہونے سے خوش نہ ہوں۔ ایک دن انصاف کا آنے والا ہے جس میں شاخدار (یعنی سینگ والی) بکری سے مُنڈی (بے سینگ کی) بکری کا حساب لیا جائے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، 16/310)

مستحب کام کے لئے حرام کا ارتکاب

③ کسی مستحب شے کے حاصل کرنے کے واسطے حرام (ذریعے) کو اختِیار نہیں کرسکتے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/419)

ظلماً مالِ وقف کھانے کا وبال

④ مالِ وقف مثلِ مالِ یتیم ہے جس کی نسبت ارشاد ہوا کہ جو اسے ظلماً کھاتا ہے اپنے پیٹ میں آگ بھرتا ہے اور عنقریب جہنّم میں جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 16/223)

مریدین کی امداد

⑤ مشائخ کرام دنیا و دین و نزع و قبر و حشر سب حالتوں میں اپنے مریدین کی امداد فرماتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/464)

دونوں جہاں کی عزت کا حصول

⑥ مسلمان ہونے سے دونوں جہان کی عزّت حاصل ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 11/719)

سنگ دلی

⑦ بے درد کو پَرائی (یعنی دوسروں کی) مصیبت نہیں معلوم ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ، 16/310)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

اللہ کی نافرمانی سے پرہیز

① اللہ پاک کی نافرمانی سے ہر صورت میں بچنا چاہئے کہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا جہنّم میں جھونک سکتا ہے۔

(مَدنی مذاکرہ، 16 رمضان المبارک 1437ھ)

افسوس کس پر کریں؟

② دنیاوی مال و دولت کم ہونے پر افسوس کرنے کے بجائے نیکیاں کم ہونے پر افسوس کیجئے۔

(مَدنی مذاکرہ، 29 رمضان المبارک 1437ھ)

اے کاش!

③ اے کاش! ہم نیک اعمال کے ذریعے اور باطنی بیماریوں کا علاج کرکے اپنے دل کو چمکانے کی کوشش کریں۔

(مَدنی مذاکرہ، 7 رمضان المبارک 1437ھ)

سگریٹ نوشی کا نقصان

④ سگریٹ نوشی (Smoking) بہت نقصان دِہ ہے کہ اس سے ٹی بی (T.B) ہوسکتی ہے اور اس مرض میں مبتلا شخص کھانسنے کی وجہ سے نہ خود سو سکتا ہے نہ ہی دوسروں کو سونے دیتا ہے۔

(مَدنی مذاکرہ، 4 رمضان المبارک 1437ھ)

غلطی تسلیم کیجئے

⑤ غلطی تسلیم کرنے سے عزت گھٹتی نہیں، بڑھتی ہے۔

(مَدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1437ھ)

انفرادی طور پر سمجھایئے

⑥ کسی کو سمجھانا بھی ایک فَن ہے، اگر سمجھانا آتا ہے تو انفرادی طور پر سمجھایئے کہ یہ زیادہ فائدہ مند ہے۔

(مَدنی مذاکرہ، 27 ربیع الآخر 1437ھ)

محمد آصف عطاری مدنی*

ہمارے معاشرے میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو گناہوں میں ایسے بے باک (Bold) ہوچکے ہیں کہ اب انہیں گناہ کرتے وقت کوئی جھجک ہوتی ہے اور نہ کرنے کے بعد کوئی شرمندگی! افسوس! آج نماز نہ پڑھنا، رمضان کے روزے چھوڑ دینا، سُود و رشوت کالین دین، زمینوں پر قبضہ، گلی کوچوں میں موبائل ورقم چھیننا، گالیاں بَکنا، جُوا کھیلنا، ناجائز بچّوں کو پیدا ہوتے ہی قتل کرکے ان کی لاش کچرے کے ڈھیر پر پھینک دینا، بچیوں سے زیادتی کرنے کے بعد انہیں قتل کردینا یا جلا دینا، اپنے عاشقِ نامراد کو پانے کے لئے سگی اولاد کو قتل کردینا، گندی ویڈیوز سوشل میڈیا پر اَپ لوڈ کرنا، کسی کے چہرے پر تیزاب پھینکنا، قرض دبانا اور اس جیسے سینکڑوں گناہ بے باکی سے کئے جارہے ہیں۔ جب ان گناہوں میں مبتلا ہونے والوں کو سمجھایا جائے تو کچھ منہ پھٹ قسم کے لوگ اس طرح کے جوابات بھی دیتے ہیں: ❀ تم اپنا راستہ ناپو ❀ ہمیں نہ روکو ❀ ہم کسی کے باپ سے نہیں ڈرتے ❀ ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا! وغیرہ وغیرہ۔ ذرا سوچئے! جب کوئی اپنی غلطی تسلیم ہی نہیں کرے گا وہ آئندہ اس سے بچے گا کس طرح! کیسے گناہوں پر شرمندہ ہو کر توبہ کرے گا! اس سے بھی تشویش ناک بات یہ ہے کہ کچھ لوگ اتنے بے باک اور سرکش ہوتے ہیں کہ دوسروں کو بھی گناہوں کی ترغیب دیتے ہیں اور اگر کوئی دوسروں کو نیکی کی دعوت دے کر گناہوں سے باز رہنے کا کہے تو یہ اس سے لڑائی جھگڑے پر اتر آتے ہیں۔

گناہ سے بڑا گناہ حضرتِ سیّدُنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما اِرشاد فرماتے ہیں: **اے گناہ کرنے والے! تو بُرے** خاتمے سے بے خوف نہ ہو اور جب تو کوئی گناہ کرلے تو اس کے بعد اس سے **بڑا گناہ** نہ کر! تیرا دائیں، بائیں جانب کے فرشتوں سے حیا میں کمی کرنا اس گناہ سے **بڑا گناہ** ہے جو تو نے کیا! اور تیرا گناہ کرلینے پر خوش ہونا اس سے بھی **بڑا گناہ** ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ کیا سُلوک

دونوں میں کتنا فرق ہے! بخاری شریف میں حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: مؤمن اپنے گناہوں کو اس انداز سے دیکھ رہا ہوتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ (Mountain) تلے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ کہیں یہ پہاڑ اِس کے اوپر نہ آگرے جبکہ فاسق وفاجر کے نزدیک گناہوں کا مُعاملہ ایسا ہے گویا کوئی مکّھی اس کی ناک پر بیٹھی اور اس نے ہاتھ کے اِشارے سے اُڑا دی۔ (بخاری،4/190، حدیث: 6308) حکیم الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: مؤمن کی پہچان یہ ہے کہ وہ گناہِ صغیرہ کو بھی ہلکا نہیں جانتا، وہ سمجھتا ہے کہ چھوٹی چنگاری بھی گھر جلا سکتی ہے، اس لئے وہ ان کے کرلینے پر بھی جرأت نہیں کرتا اور اگر ہوجائیں تو فوراً توبہ کرلیتا ہے، گناہوں سے خوف کمالِ ایمان کی علامت ہے۔ مزید فرماتے ہیں: (بدکار شخص) چھوٹے کیا، بڑے گناہوں کو بھی ہلکا جانتا ہے، کہتا ہے کہ میں نے گناہ کرلیا تو کیا ہوا! ربّ غفور رحیم ہے، بخش دے گا۔ یہ خیال "اُمید" نہیں بلکہ خدا تعالٰی سے "بے خوفی" ہے جو کفر تک پہنچا دیتی ہے، انسان پہلے چھوٹے گناہ کو ہلکا جانتا ہے، پھر بڑے گناہوں کو، پھر کفر وشرک کو بھی معمولی چیز سمجھنے لگتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،3/375)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہ پہلے بھی ہوتے تھے لیکن کرنے والے بعد میں پچھتاتے اور اپنے گناہ کو چھپاتے تھے اور سمجھانے پر توبہ بھی کرلیا کرتے تھے، پھر زمانے نے رنگ بدلا اور اب

* مُدیر (Chief Editor) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

فرمانے والا ہے!(تاریخ ابن عساکر، 10/60ملخصاً) دل کالا ہو جاتا ہے گناہوں کے عادیوں کو خبر دار کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل فرماتے ہیں: بیشک گناہ کرنے سے دل کالا ہو جاتا ہے، اور دل کی سیاہی کی علامت و پہچان یہ ہے کہ گناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اِطاعت کی سعادت نہیں ملتی اور نصیحت اثر نہیں کرتی۔ تم کسی بھی گناہ کو معمولی مت سمجھو اور کبیرہ گناہوں پر اِصرار (یعنی مسلسل) کرنے کے باوُجود اپنے آپ کو توبہ کرنے والا گمان نہ کرو۔ (منھاج العابدین، ص 24)

گناہوں میں بے باک ہونے کی 8 وجوہات (1) علمِ دین کی کمی بھی بے باکی کی ایک بڑی وجہ ہے کیونکہ جو مسلمان علم رکھتا ہو گا کہ یہ کام گناہ ہے اور اس کی سزا یہ ہے، وہ اس سے بچنے کی کوشش بھی کرے گا (2) بُری صحبت بھی اپنا رنگ دکھاتی ہے، گالیاں بکنے والوں میں بیٹھنے والا گالیاں نہیں بکے گا تو اور کیا کرے گا! (3) حیا باقی نہ رہنا بھی ایک سبب ہے کیونکہ ہمارے سچے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت پہلے فرما دیا کہ جب تجھ میں حیا نہیں رہے تو جو چاہے کر۔ (بخاری، 2/470، حدیث:3484) (4) گناہ کرنے میں آسانی (Easiness) بھی اپنا کردار ادا کرتی ہے (5) فوری گرفت نہ ہونا بھی گناہوں پر دلیر ہونے کی ایک وجہ ہے (6) انسان کا نفس اسے سزاؤں کے بارے میں سوچنے ہی نہیں دیتا، یوں وہ گناہوں پر جراءت مند ہو جاتا ہے (7) گئے وقتوں میں سوشل سسٹم (معاشرتی نظام) بھی انسان کو برائیوں سے باز رکھتا تھا، گھر میں ماں باپ، چچا، تایا بھی تربیت کرتے تھے اور باہر گلی محلے میں بڑی عمر کے سمجھدار لوگ بھی نوجوانوں کو برائیوں میں مبتلا دیکھ کر سمجھا دیا کرتے تھے، اب وہ سوشل سسٹم بھی تقریباً ٹوٹ چکا، نوجوان اب ماں باپ کی نہیں سنتے باہر والوں کی کہاں سنیں گے! (8) میڈیا و سوشل میڈیا کا کردار سب سے خطرناک ہے، اس پر دکھائی جانے والی فلموں ڈراموں کی کہانیوں، ٹاک شوز (Talk Shows) اور طرح طرح کے اشتہاروں کے انداز نے اسلامی معاشرے کے دامن پر جو بجلیاں گرائی ہیں، اٹھتا ہوا دھواں اس کا گواہ ہے۔ کیا ہم برداشت کرسکتے ہیں؟ آج گناہوں میں بڑا مزہ آتا ہے، بڑی لذت (Enjoyment) محسوس ہوتی ہے مگر سب نقلی اور جعلی ہے، زندگی کا حقیقی لطف (Pleasure) تو نیکیوں میں ہے جبکہ گناہوں کا انجام جہنم ہے اور جہنم کے عذابات ایسے ہولناک ہیں جنہیں برداشت کرنے کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے ❋ جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے 70 گُنا تیز ہے ❋ اگر جہنم کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام اہلِ زمین اس کی گرمی سے مر جائیں ❋ اگر جہنمیوں کو باندھنے والی ایک زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھ دی جائے تو وہ پگھل جائے ❋ جہنم میں اُونٹ کے برابر سانپ ہیں، ان میں سے اگر کوئی سانپ کسی کو کاٹ لے تو چالیس سال تک اس کا درد محسوس ہوتا رہے گا ❋ اس میں خچر کے برابر بچھو ہیں جو ایک مرتبہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک تکلیف محسوس ہوتی رہے ❋ جہنم کا ہلکا ترین عذاب یہ ہے کہ انسان کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی، جس سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولنے لگے گا۔

گر تُو ناراض ہوا تو میری ہلاکت ہوگی
ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یارب

ابھی بھی وقت ہے گناہوں میں سرکشی اور بے باکی کی وجہ سے سابقہ قوموں مثلاً قومِ لوط، قومِ عاد، قومِ نوح اور قومِ صالح پر دنیا ہی میں اللہ کا قہر نازِل ہوا اور وہ رہتی دنیا تک داستانِ عبرت بن گئے۔ ہمیں اللہ پاک کے عذاب سے ڈرنا چاہئے، دنیا میں چاہے ہمیں کوئی کچھ نہ کہے، نافرمانیوں کا رزلٹ مرنے کے بعد پتا چلے گا لیکن اس وقت بڑی دیر ہو چکی ہو گی، ابھی ہم زندہ ہیں نہ جانے کس دن کتنے بجے ہمیں موت آجائے! زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانئے اور گناہوں سے رُک جایئے، اپنے رب پاک کی بارگاہ میں سچی توبہ کرلیجئے اور نیکیاں کمانے میں مصروف ہو کر اپنی دنیا و آخرت دونوں سنوار لیجئے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تخلیقِ انسانی کا مقصد (قسط:1)

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

آخر درست کیا ہے اور سیدھا راستہ کون سا ہے؟ یہ وہ سوال ہے جو ہمیشہ سے انسانی ذہنوں میں اٹھتا رہا ہے اور اس کے جواب ہی پر انسانی زندگی کے طرزِ عمل کی بنیاد ہے۔ آسمانی مذاہب یہی سیدھا راستہ دکھانے کے لئے اُترے اور انبیاء علیہم السلام نے پوری شرح وبَسْط سے اسی سوال کا جواب دیا۔ آج بھی اس سوال کی اہمیت کم نہیں ہے، خصوصاً اِن حالات میں جبکہ غیر مسلم، دین سے بیزار، لادین، دہریت پسند اور اسلام کا تمسخر اڑانے والے سب لوگ خود کو راہِ راست پر سمجھتے ہیں اور یہی دعویٰ مسلمانوں کا بھی ہے۔ اس مضمون میں اجمالی اور تمہیدی طور پر اس کا جواب دیا جائے گا اور آئندہ مضمون میں ان شآءَ اللہ دینِ حق کی خصوصیات بیان کی جائیں گی۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام وہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کی حقیقی ہدایت و فلاح کے لیے متعین کر دیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ (پ3، اٰل عمران:19) ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دین اسلام ہی تھا اور اب اُس کی آخری کامل تصویر اور قطعی تعبیر وہ دین ہے جو محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لیے یہ دین مکمل کر دیا ہے، چنانچہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام بطورِ دین پسند کیا۔ (پ6، المائدہ:3) اب آخرت کی نجات اسلام، بطورِ دین اپنانے اور محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت و رسالت پر صحیح ایمان لانے پر موقوف ہے، جیسا کہ فرمایا: ﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ (پ3، اٰل عمران:85) اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے، اس امت میں کوئی بھی شخص جو میری نبوت (کی خبر) سنے، خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی، پھر وہ اس (دین) پر ایمان لائے بغیر مر جائے جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ جہنمی ہو گا۔“ (مسلم، ص82، حدیث:386) ہدایت و فلاح کی حقیقی راہ صرف ”اِسلام“ ہے، اس کے علاوہ دیگر تمام راستے حق و حقانیت سے دور ہیں۔

دین کی ضرورت انسانی تخلیق کے اصل مقصد سے وابستہ ہے۔ تخلیق انسانی کا مقصد کیا ہے؟ یہ بڑا بنیادی سوال ہے جس پر عموماً فلسفے کی کتابوں میں بحث کی جاتی ہے، یہاں اس کے جواب سے پہلے عمومی حقائق کا جائزہ لیتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اس فانی دنیا کی عیش و عشرت سے لطف اندوز ہونا ہی مقصدِ حیات سمجھ رکھا ہے، وہ دین، ایمان، خدا اور مذہب کوئی بات تسلیم نہیں کرتے۔ اُن کی نظر میں زندگی کی حقیقت یہی ساٹھ ستر سال کا عرصہ کھانے، پینے، عیش و مستی میں گزار دینا ہے حالانکہ یہ صرف جسمانی تقاضے ہیں جو جانوروں میں بھی موجود ہیں بلکہ بعض اوقات انسانوں سے بڑھ کر پائے جاتے

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ہیں۔ اسے مقصد قرار دینے کی صورت میں توجانور، انسانوں سے بڑھ کر مقصدِ زندگی پورا کرتے نظر آتے ہیں۔ اس نظریۂ حیات میں انسان کا اخلاقی اور روحانی وجود بالکل فراموش ہے، نیز زندگی کے اچھے برے اعمال کی جزاو سزا کا کوئی تصور نہیں۔ یہ تصورِ حیات انسانیت کی تحقیر اور جانوروں کا انسانوں سے بہتر ہونا ظاہر کرتا ہے۔

جسمانی لذات و خواہشات پر اکتفا کرنے والی اس طرزِ حیات کا سبب یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی اپنی تخلیق کے مقصد کی طرف توجہ کرنا گوارا ہی نہیں کرتا تو زندگی آہستہ آہستہ حیوانیت کی سمت بڑھنا شروع ہو جاتی ہے اور خواہشات کی تکمیل کے طریقے سوچنا، منصوبے بنانا اور انہیں اپنانا ہی حاصلِ زندگی بن جاتا ہے۔ یہ بہت کم تر مقصدِ حیات ہے جو عظمت و شرفِ انسانی کے منافی ہے۔ اس میں انسانی وجود اور صلاحیتوں کے صحیح استعمال کی کوئی حقیقی ترغیب موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے نظامِ زندگی میں اگر قانون کا ڈنڈا یا ہمہ جہت اخلاقی تربیت ہوگی تو لوگ امن و سکون سے رہیں گے ورنہ جہاں قانون کمزور اور نظامِ تربیت مفقود ہوا، وہاں شر کو خیر پر غلبہ پانے اور انسان میں موجود حیوانیت و بہیمیت ظاہر ہونے میں کچھ دیر نہیں لگے گی۔ اس لئے صرف قانون اور اخلاقی تربیت کے ستونوں پر پوری انسانی زندگی کی بنیاد رکھنا درست نہیں کیونکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہاں قانون موجود نہیں وہاں برائی سے رُکنا نہیں پایا جائے اور جہاں تک اخلاقی تربیت کا تعلق ہے تو اُس کی حقیقت ایک خاص انداز پر ذہنی سوچ ڈھال دینا ہے لہٰذا یہ امر بآسانی ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے ذاتی و مادی مفادات کی خاطر اخلاقی قوانین کا اِنکار کر دے۔ ایسی صورت میں کوئی اُس کا کیا بگاڑ سکتا ہے اور کون اسے اخلاق کی پیروی پر مجبور کر سکتا ہے؟ دوسری طرف اسلامی نظریۂ حیات ہے جو خدا کا وجود تسلیم کرنے اور آخرت میں اعمال کا صلہ پانے پر مبنی ہے، جس میں دنیا کی فانی زندگی، آخرت کی دائمی زندگی کے لئے کھیتی کی مثل قرار دی گئی ہے کہ جو دنیا میں بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا۔ دونوں نظریۂ حیات کا فرق اِس مثال سے یوں سمجھیں کہ اخلاق کا تقاضا ہے کہ اولاد کو ماں باپ کی خدمت کرنی چاہیے۔ یہ اخلاق دو طرح عمل میں آسکتا ہے، ایک تو اسلامی انداز میں کہ یہ خدا کی طرف سے عائد کردہ فرض ہے لہٰذا اسے پورا کرنا ضروری ہے ورنہ خدا کی بارگاہ میں جواب دینا ہوگا۔ یہ اسلامی سوچ جب تک زندہ ہے تب تک خدمتِ والدین کے لئے لازمی مُحرِّک ہوگی اور مسلمان جب تک مسلمان ہے وہ بارگاہِ الٰہی میں اِس کی جواب دہی کا انکار نہیں کر سکتا، اِس کے برعکس ماں باپ کی خدمت صرف اخلاق پر چھوڑ دیں تو لادین معاشرے کے لوگ اپنی لادینیت پر رہتے ہوئے جو کچھ اِس وقت کر رہے ہیں، وہ یہ ہے کہ بوڑھے ماں باپ کو اولڈ ہوم میں داخل کرا کے اور ماہانہ یا سالانہ ملاقات کرکے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں اور بزبانِ حال یہ کہتے ہیں: **”ہم اپنا آرام و سکون اور موج مستی اِن بوڑھوں کی کھانسی اور چڑچڑے پن کی نظر نہیں کر سکتے۔“ ”انہوں نے اگرچہ ہمیں پالا ہے، لیکن ہم ان کے پالنے سے معذرت خواہ ہیں۔“ ”انہوں نے ہماری خاطر راتیں جاگی ہیں، لیکن ہم ان پر اپنی راتوں کے مزے قربان نہیں کر سکتے۔“ ”انہوں نے کما کر ہمیں ضرور کھلایا ہے، لیکن ہمارا پیسہ بیوی، محبوبہ، گرل فرینڈز اور بچوں ہی پر خرچ ہو سکتا ہے۔“** یہ ہے انکارِ خدا اور خالص مادیت پر مبنی وہ اخلاقی طاقت و تربیت جو ایک لمحے میں ریت کی دیوار کی طرح زمین بوس ہو جاتی ہے اور یہ ہے وہ طرزِ زندگی جس کا تربیت یافتہ، مہذب، قانون کا پابند کہلانے والے پورے مغربی معاشرے میں مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔ ماں باپ کی خدمت میں یہ فرق کہاں سے آتا ہے؟ یہ در حقیقت مسلمان اور غیر مسلم کے نظریۂ حیات سے پیدا ہوتا ہے کہ قانون و تربیت کا وجود نہ بھی ہو، تب بھی خدا و آخرت پر سچا ایمان ہی اسے باوقار، بااخلاق، باکردار زندگی گزارنے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے پر مجبور کر دیتا ہے جبکہ دوسری طرف قانون و تربیت جہاں غائب ہوئے وہاں اخلاق و کردار سب ختم ہو جاتے ہیں۔

(دوسری قسط اگلے ماہنامے میں)

انقلابی کارنامے

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینی خدمات)

ہر دور میں اللہ پاک کے نیک بندوں نے وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر دینِ اسلام کے لئے اپنی خدمات انجام دیں چونکہ ان حضرات کی دینی خدمات کا دائرہ کار بڑھتے بڑھتے دنیا کے کئی خطّوں میں پھیلا اور خوش گوار اور مثبت معاشرتی تبدیلیوں کا سبب بنا اس لئے دنیا نے بھی ان حضرات کی بے مثال دینی خدمات کو **”انقلابی کارنامے“** کے عنوان سے یاد رکھا۔

پندرہویں صدی ہجری کی عظیم علمی و روحانی شخصیت **شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان ہستیوں میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ کریم نے کئی کمالات عطا کئے جن میں سے اِصلاحِ امت کے جذبے سے سرشار دل، چٹانوں سے زیادہ مضبوط حوصلہ، معاملہ فہمی کی حیرت انگیز صلاحیت، نیکی کی دعوت میں پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے اور مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمّت سرِ فہرست ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کثرتِ مطالعہ اور اَکابر علمائے کرام کی صحبت کی بدولت شرعی احکام پر حیرت انگیز دسترس حاصل کی، یوں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شخصیّت اِرد گرد کو منوّر کرنے والا ہیرا بن گئی۔ جوانی کے زمانے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک عرصے تک نور مسجد میٹھادر میں اِمامت کے فرائض سر انجام دیئے۔ معاشرے میں بے عملی کو طوفان کی صورت اِختیار کرتا ہوا دیکھ کر آپ نے بے عملی کے آسیب سے چھٹکارا دلانے کے لئے عملاً کوششیں فرمائیں۔ مسجد میں آنے والے نمازیوں کی مدنی تربیت اور مساجد سے دور مسلمانوں کا ناطہ مسجد سے جوڑنے کے لئے **پُر اثر نصیحت** اور خیر خواہی کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے **خوشی غمی میں شرکت** نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو ہر دل عزیز بنا دیا۔ مقصد بڑا اور لگن سچی ہو تو منزل تک پہنچنے کے اسباب خود ہی پیدا ہو جاتے ہیں، چونکہ آپ پر امت کی اِصلاح کی دُھن سوار تھی، آپ کی لگن سچی اور مقصد نیک تھا اسی لئے آپ کی پُر اثر دعوت کو بے پناہ مقبولیت ملی۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی بنانے سے لے کر عالمگیر سطح پر پھیلانے کے سلسلے میں جو اَن گنت دینی خدمات انجام دیں وہ تمام کی تمام ان دو پہلوؤں کے اِرد گرد گھومتی ہیں:

انفرادی اصلاح آپ نے انسان کی شخصیت کو درست سمت کی جانب گامزن کرنے کے لئے عملی جد وجہد فرمائی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور فحش گوئی جیسے کئی ظاہری و باطنی امراض سے نجات دلانے کا بیڑا اٹھایا، ذاتی اِحتساب (Self-Accountability) کے لئے اپنے گزشتہ اعمال پر غور کرنے کا ذہن دیا اور اس کے لئے ”مدنی انعامات“ کا مضبوط نظام متعارف (Introduce) کروایا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت دراصل ”کردار سازی“ کا وہ کارخانہ ہے کہ جہاں انسان کے ظاہر و باطن کے **زنگ** کو دور کرکے محبتِ الٰہی اور عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **رنگ** سے مزین کیا جاتا ہے، اخلاق و کردار کی خوشبو اس میں رچائی جاتی ہے، حسنِ اعمال کے نگینوں سے آراستہ کرکے اُسے معاشرے کے لئے پُرکشش بنایا جاتا ہے اور دینِ اسلام کا ایسا درد اور سوز اس کے دل و دماغ میں بسایا جاتا ہے جو اسے ایک باکردار انسان، دینِ اسلام کا متحرک مبلغ اور معاشرے کا

* ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

خیر خواہ بننے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ آپ کی اس جدوجہد کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ گرامی عصرِ حاضر میں شخصی تعمیر (Self-Development) کا مُستَنَد اور مؤثّر ذریعہ ہے۔ اِنفرادی اصلاح کے اس خوب صورت نظام سے فیض یاب ہونے والوں میں دولتِ اسلام سے سرفراز ہونے والے لاتعداد نَومسلم بھی شامل ہیں۔

اجتماعی اصلاح یقیناً فرد کی اصلاح سے معاشرے کی اِصلاح ہوتی ہے مگر فرد کے اخلاق و کردار میں نیکی کا عُنصر برقرار اور دیرپا رکھنے کے لئے سازگار معاشرتی ماحول درکار ہوتا ہے۔ اسی لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے معاشرتی اصلاح کی جانب خصوصی توجہ فرمائی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور معاشرے کی اِصلاح کے لئے خود مدنی قافلوں میں سفر کرکے اس کی اہمیت اور ضَرورت کو اجاگر کیا اور اس کارِ خیر کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے ایسے تربیَت یافتہ مبلغین فراہم کئے جو غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دینے، فاسقوں کو متقی بنانے، غافِلوں کو خوابِ غفلت سے جگانے، جہالت کے اندھیرے کا خاتمہ کرکے علم و مَعرِفَت کا نور پھیلانے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دلا رہے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** یوں پاکستان سے اٹھنے والی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے کثیر ممالک میں اپنی بہاریں لُٹا رہی ہے۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے انتظامی معاملات کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ مبلغین دعوتِ اسلامی میں سے چن چن کر ہیرے جمع کئے اور اسے مجلسِ شوریٰ کی لَڑی میں پرویا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے حوالے کردیا۔ معاشرے کو جس جس میدان میں اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی دعوتِ اسلامی نے اس کیلئے شعبے قائم فرمائے اس سلسلے میں: ❀ اشاعتِ علم کے لئے جامعات المدینہ اور دارُ المدینہ جیسی عصرِ حاضر سے ہم آہنگ درس گاہیں، ❀ حفظِ قراٰن میں مصروف مدرستہ المدینہ، ❀ المدینۃ العلمیہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ، ❀ مکتبۃ المدینہ جیسا اہلِ سنّت کا اشاعتی ادارہ، ❀ معاشرے کے مختلف طبقوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا اجراء اور ❀ لوگوں کے روز مرہ پیش آنے والے مسائل کے بروقت شرعی حل کے لئے دارالافتا اہلِ سنّت کا قیام سرفہرست ہے۔ جبکہ عالَمِ اسلام کا 100 فیصد اسلامی چینل "مدنی چینل" تو ایک نئی تاریخ رقم کررہا ہے۔ معاشرے میں دینِ متین کی ترویج و اشاعت (Propagation and Publication) کیلئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمات کا دائرہ کار 104 سے زائد شعبہ جات پر مشتمل ہے۔ دعوتِ اسلامی جیسی فعال غیر سیاسی تحریک انقلابی کارناموں کی ایک ناقابلِ فراموش تاریخ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینی خدمات سورج کی طرح روشن ہیں جن کا اعتراف آج دنیا بھر میں کیا جارہا ہے۔ **26 رمضان المبارک** اس انقلابی شخصیت کا یومِ ولادت ہے جسے مختلف ممالک کے عاشقانِ رسول اسلام کی روشن تعلیمات کو عملی طور اپنانے کے عزم اور شیطان کے خلاف اعلانِ جنگ کرکے مناتے ہیں۔

اے خُدا میرے عطار کو شاد رکھ
ان کے سارے گھرانے کو آباد رکھ

دُعا رَدّ نہیں کی جاتی

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بے شک روزہ دار کی افطار کے وقت کی دُعا رَد نہیں کی جاتی۔ (ابن ماجہ، 2/350، حدیث: 1753)

کیونکہ یہ عبادت سے فَراغت کا وقت ہے (اور) بعدِ عبادت دُعائیں قبول ہوتی ہیں اسی لئے نَماز، حج، زکوٰۃ، سے فراغت پر دعائیں کرنا چاہئیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/300)

ابھی جوان تم ہو

ابو رجب عطّاری مدنی*

حضرتِ سیّدنا ابوطیّب طاہر طَبَرِی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی 100 سال سے زائد عمر میں بھی ذہنی وجسمانی لحاظ سے تَنْدُرست اور توانا تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کسی نے صحت کا راز پوچھا تو ارشاد فرمایا: میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صلاحیتوں کو گُناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔
(مجموعہ رسائل ابن رجب، نورالاقتباس، 3/100 ملخصاً)

بچپن، جوانی اور بُڑھاپا انسان کی زندگی کے تین حصّے ہیں، ابتدائی زمانے کو بچپن، آخری دَور کو بڑھاپا جبکہ ان کی درمیانی مُدّت کو جوانی کہا جاتا ہے۔ بچپن میں بدن کا گوشت اور ہڈیاں مضبوطی کی طرف بڑھتی ہیں اور آٹھ دس سال کا عرصہ چلنا، بولنا، کھانا، پڑھنا وغیرہ سیکھنے اور کھیل کُود میں گزر جاتا ہے اور بڑھاپے میں بدن کمزور ہونے لگتا ہے، یوں اس کا کچھ حصّہ بیماریوں میں گزر جاتا ہے اور باقی حصّہ لڑکھڑا کر چلنے، کانپتی آواز میں بولنے، اونچا سننے، دُھندلا دیکھنے اور دوسروں کی بات سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے گزرتا ہے، بڑھاپا طویل ہو یا مختصر موت پر ختم ہو جاتا ہے۔ رہی جوانی! تو اس میں بدن کی طاقت عُروج پر ہوتی ہے، اُمنگیں جوان ہوتی ہیں اور جذبے پُرجوش ہوتے ہیں۔ **دو قسم کے نوجوان** اس جوانی کو گزارنے والے نوجوان دو طرح کے ہوتے ہیں: (1) جو اپنی جوانی کی توانائی (Energy) کو آخِرت کی کامیابی کیلئے خرچ کرتے ہیں، چنانچہ وہ فرائض و واجبات کے پابند، نیکیاں کمانے کے شائق اور گناہوں سے بچنے والے ہوتے ہیں۔ اگر کبھی نفس و شیطان کے بہکانے سے گناہوں میں مبتلا ہو بھی جائیں تو جلد ہی توبہ کرکے جنت میں لے جانے والے راستے پر چلنے لگتے ہیں، ایسے نوجوانوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ (2) دوسری قسم ان نوجوانوں کی ہے جن کی نظروں میں دنیا ہی سب کچھ ہے، جہانِ آخِرت کی آبادی یا بربادی کی انہیں کوئی پروا نہیں ہوتی، ان کے نزدیک "جوانی دیوانی اور مستانی ہوتی ہے"، چنانچہ انٹرٹینمنٹ (Entertainment) کے نام پر فلمیں ڈرامے دیکھنا، میوزک سننا، اُلٹے سیدھے کھیل کھیلنا، ناچنا گانا، عشق ومَحَبَّت کے نام پر صنفِ مخالف کو ورغلا کر عِصْمتیں برباد کرنا اور سوشل میڈیا پر طرح طرح کی گھٹیا حرکتیں کرنا ایسوں کا معمول ہوتا ہے! مارکُٹائی، چوری چکاری، شراب خوری، جُوابازی، بدنگاہی، بدکاری میں انہیں کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، ان کا اندازِ زندگی زبانِ حال سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ میری زندگی میری مرضی، میں جو چاہوں کھاؤں، جو چاہوں پہنوں، جو چاہوں بولوں، جو چاہوں دیکھوں، جو چاہوں سنوں، جہاں چاہوں جاؤں، جس کے پاس چاہوں بیٹھوں، جو چاہوں پڑھوں! اسی لئے وہ اپنی جوانی کی قوت و طاقت کو ربِّ پاک کی نافرمانیوں میں صَرف کرتے ہیں۔

دن لَہْو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
رزقِ خدا کھایا کیا، فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص111)

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

جوانی کن کاموں میں گزاری؟ میرے نوجوان اسلامی بھائیو! میدانِ محشر میں کتابِ زندگی ہمارے سامنے کُھلے گی اور ہمیں اپنے ہر فعل (کام) کا حساب دینا ہوگا، قیامت کے دن ایک سوال یہ بھی ہوگا کہ جوانی کن کاموں میں صَرف کی؟

(ترمذی، 4/188، حدیث: 2424 ماخوذاً)

جوانی میں "نہ کرنے کے کام" کرنے والے سوچیں کہ وہ کس منہ سے جوانی کی بُری کارکردگی اپنے پاک رب کی بارگاہ میں بیان کریں گے! اس وقت شرمندگی اور حسرت کا کیا عالَم ہوگا! رب تعالیٰ کی ناراضی داخلِ جہنّم کروادے گی اور اس کی رِضا جنت میں پہنچادے گی۔ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا راستہ جنّت کی طرف جبکہ نفس و شیطان کا راستہ جہنم میں جاتا ہے، عقل مندی یہی ہے کہ جنّتی راستے کا انتخاب کیا جائے! ابھی زندگی باقی ہے، ہوش میں آیئے اور اپنے گناہوں سے ابھی توبہ کرلیجئے۔ خبردار! کہیں شیطان آپ کا یہ ذہن نہ بنادے کہ ابھی عمر پڑی ہے، جوانی کے مزے لُوٹ لو بڑھاپے میں توبہ کرلینا کیونکہ موت کسی وقت بھی آسکتی ہے، چاہے بچپن ہو یا جوانی! دنیا کے کسی قبرستان (Graveyard) کے باہر یہ نہیں لکھا ہوتا کہ یہ جگہ صرف بوڑھوں کے لئے مخصوص ہے۔

سچی توبہ کرنے والا نوجوان ایک نوجوان کسی بزرگ کے بیان میں شرکت کیا کرتا تھا۔ جب وہ بزرگ "یَا سَتَّار" کہتے تو نوجوان پُرسُرور کی عجیب کیفیت طاری ہوجاتی اور وہ نرم شاخ کی طرح ہلنے لگتا، لوگوں نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ میں عورَتوں کا لباس پہن کر شادی وغیرہ کی محافل میں جایا کرتا تھا اور عورتوں میں گُھل مل کر بیٹھتا تھا۔ ایک بار ایک شہزادی کی شادی کے موقع پر بھی میں نے ایسا ہی کیا، اس دن بادشاہ کی بیٹی کا ہار گم ہوگیا، تمام دروازے بند کردیئے گئے اور اعلان ہوا کہ باری باری سب عورتوں کی تلاشی لی جائے گی۔ تلاشی شروع ہوئی یہاں تک کہ ایک عورت اور میں باقی رہ گئے، اس وقت میں نے سچے دل سے مولائے کریم کی بارگاہ میں توبہ کی اور نیت کی کہ اگر آج رُسوائی سے بچ گیا تو پھر کبھی ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ جب اس عورت کی تلاشی لی گئی تو ہار برآمد ہوگیا اور میں تلاشی سے بچ گیا۔ اس دن کے بعد جب بھی میں اللہ کا اسمِ پاک "سَتّار (یعنی پردہ پوشی کرنے والا)" سنتا ہوں تو مجھے اپنا جرم اور اس پاک رب کی سَتّاری یاد آجاتی ہے اور مجھ پر وہ کیفیت طاری ہوجاتی ہے جو تم دیکھتے ہو۔ (رَوض الریاحین ص303)

میرے نوجوان اسلامی بھائیو! بڑھاپے سے پہلے جوانی کو غنیمت جانئے اور سچّی توبہ کے بعد اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہوجایئے، فَرض نَمازیں پڑھئے، رَمَضان کے روزے رکھئے، فرض ہوجائے تو زکوٰۃ دیجئے، حج کیجئے، کھانے پینے، سونے جاگنے وغیرہ کی سُنّتوں پر عمل کیجئے، مختلف نیک کام کرکے ثواب کمایئے، گناہوں سے رُک جایئے، آپ کی جوانی میں حقیقی رونق آجائے گی، آخرت میں عرش کا سایہ نصیب ہوگا، اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی مَحبت نصیب ہوگی، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان سے مَحبت فرماتا ہے جو اپنی جوانی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری میں گزاردے۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/394، رقم: 7496) جوانی میں انسان کے اَعضا مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں جس کی وجہ سے زیادہ عبادت کرنا ممکن ہوتا ہے جبکہ بُڑھاپے میں کمزوری کی وجہ سے مسجد تک جانا بھی دشوار ہوجاتا ہے۔ بھوک پیاس کی شدّت کو برداشت کرنے کی ہِمّت بھی نہیں رہتی، نفْل تو کُجا فرض روزہ بھی پورا کرنا بھاری پڑجاتا ہے۔ حضرتِ سیّدُنا یوسف بن اَسباط شیبانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے: اے نوجوانو! بیماری سے پہلے صحت میں جلدی کرو، میں صرف اس شخص پر رَشک کرتا ہوں جو رُکوع و سُجود کو پورا کرتا ہے جبکہ میرے اور سجدے کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے۔

(احیاء العلوم، 1/204)

رِیاضَت کے یہی دن ہیں، بُڑھاپے میں کہاں ہِمّت
جو کچھ کرنا ہو اَب کر لو، ابھی نُوریؔ جَواں تم ہو

(سامانِ بخشش، ص104)

راشد علی عطاری مدنی*

❀ باپ کو چاہئے کہ کھانے پینے کے معاملے میں بھی بچے کی تربیت کرے کہ بلاوجہ ہر وقت کھاتے پیتے رہنا اور طبیعت و موسم کے خلاف چیز کھانا نقصان دہ ہے۔ اس کے لئے ضَروری ہے کہ باپ خود بھی بچے کے سامنے وقت بے وقت نہ کھاتا رہے۔ امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: بُری صِفات میں سے جو چیز سب سے پہلے غالب آتی ہے وہ کھانے کی حرص ہے لہٰذا مناسب ہے کہ سب سے پہلے بچے کو کھانے کے آداب سکھائے جائیں۔ (احیاء العلوم، 3/89)[1] ❀ بعض لوگ اپنی اولاد کے ساتھ یکساں سُلُوک نہیں کرتے۔ ذہین (Intelligent) بچے کو شفقتوں اور عِنایتوں کا مرکز بنا دینا اور کُند ذہن (Dull) کو ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور نالائق ہونے کے طعنے دیتے رہنا قطعاً مناسب نہیں۔ یاد رہے کہ جس بچّے کے ساتھ زیادہ شفقت اور پیار کا رویّہ رکھا جائے گا اور دوسروں کی حق تلفی کرکے اسے اہمیت دی جائے گی وہ ضِدّی اور خود سَر بن سکتا ہے جبکہ بقیہ بچے اِحساسِ کمتری کا شکار ہوسکتے ہیں۔ ❀ بعض لوگ اس قدر غیر ذِمّہ داری کا مُظاہرہ کرتے ہیں کہ ان کا چھوٹا بچہ اگر بڑوں کے ساتھ بدتمیزی، اونچی آواز اور بداخلاقی سے پیش آئے یا (مَعَاذَ اللہ) گانا گائے، ناچ کر دکھائے، اپنی توتلی زبان میں گالی دے تو وہ بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ دَر حقیقت بہت بڑی غلطی ہے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ بچّوں کی ایسی حرکتوں پر خوش ہونے والے ان کی جوانی میں ان کی انہی حرکتوں پر نالاں ہوتے ہیں۔ ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا یعنی وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہیں کرتا۔ (ترمذی، 3/369، حدیث: 1927) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بعض لوگ اپنے بچّوں پر بے جا سختی کرتے ہیں، ان کو معمولی بات پر بھی سخت سزا یا شدید ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں اور نتیجۃً ناقابلِ تلافی نقصان کا منہ دیکھتے ہیں۔ پرنٹ میڈیا میں چھپنے والی ایک ایسے ہی سخت گیر باپ کی خبر پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ ایک شخص نے نئی کار خریدی، اس کے سب سے چھوٹے بچّے نے جس کی عمر بمشکل چار سال تھی، گاڑی کی سیٹ کو چُھری سے پھاڑ ڈالا۔ باپ یہ دیکھ کر آگ بگولا ہوگیا اور بچے کو بہت مارا یہاں تک کہ بچے کے بازو رسی سے باندھ کر چھت والے پنکھے کے ساتھ لٹکا دیا اور کئی گھنٹوں تک بچے کو اسی حالت میں رکھا۔ ماں بے چاری مِنّت سَماجت کرتی رہی مگر اس نے ایک نہ سنی۔ جب بچّے کو اتارا گیا تو اس کے دونوں بازو کام کرنا چھوڑ چکے تھے۔ بچے کو اسپتال لایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا: بچے کے دونوں ہاتھ شَلّ (سُوکھ کر بے حرکت) ہوچکے ہیں اور انہیں کاٹنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ عین اس وقت جب آپریشن تھیٹر میں بچے کا آپریشن ہورہا تھا باپ نے اُسی پنکھے کے ساتھ رسی باندھ کر خودکشی کرلی اور یوں ہنستا بستا گھر برباد ہوگیا۔ ❀ باپ کو چاہئے کہ کبھی بھی بچے کو لَعْن طَعْن اور گالی گلوچ نہ کرے کہ کل جوان ہونے کے بعد بچہ بھی یہی رویہ اپنائے گا۔ گھر میں گالی گلوچ اور مار دھاڑ دیکھنے والے بچّے باہر بھی گرم طبیعت کا مظاہرہ کرتے ہیں، نتیجۃً اپنے ساتھ ساتھ ماں باپ کو بھی پریشانیوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ ❀ بچّوں کے ملبوسات (Dressing) وغیرہ کا بھی ان کی تربیت میں بڑا کردار ہے، خود کو ترقی یافتہ (Moderate) ظاہر کرنے والے اکثر لوگ مغربی طرزِ زندگی کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں اور بچوں کو بھی یہی کچھ

(1) تفصیل جاننے کے لئے احیاء العلوم مترجم جلد 3 صفحہ 220 تا 228 اور فیضانِ سنّت کا باب "آدابِ طعام" پڑھئے

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

سکھاتے ہیں، یادر کھئے! بچپن میں بچے کو جیسا پہناوادیں گے اسے بعد میں بھی ویسا ہی پہننے کی عادت ہو گی، اس لئے ایک باپ کی ذمّہ داری ہے کہ بچے کو اپنے مُعاشَرَتی انداز اور اسلامی ثقافت کے مطابق ہی لباس وغیرہ پہنائے۔ لڑکیوں کو لڑکوں والے لباس ہر گز ہر گز نہ پہننے دے۔ عُمْر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بچے اور بچیوں کو بے حیائی سے بچانے کی طرف توجہ دے۔ لڑکوں کو گھٹنے سے اوپر لباس نہ پہننے دے اور لڑکیوں کو سر وغیرہ ڈھانکنے کی تاکید کرے تاکہ بالغ ہونے کے بعد سِتْر اور حجاب کے احکامات پر عمل کرنے میں انہیں کسی مشکل یا تنگی کا سامنا نہ ہو۔ ❀ باپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو ترغیب دینے کے لئے ان کے سامنے قراٰن پاک کی تلاوت کرے، قراٰن پاک اور دیگر کتابوں کا ادب کرے، بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کا حکم دے اور جب دس سال کا ہو جائے تو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے سختی سے نماز پڑھائے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کر دو۔ (ابوداؤد، 1/208، حدیث:495) بچوں کو نمازی بنانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حتَّی الاِمْکان گھر پر بھی نفل نماز کا اہتمام کرے کہ بچوں کو نماز کی عادت پڑے گی جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں اپنے اس بچّے کی وجہ سے کثرت سے (نفلی) نماز پڑھتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا ہِشام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سعید کی گھر میں نماز پڑھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ اُمید کرتے ہوئے کہ بچے میں نماز کی رغبت پیدا ہو۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/309، رقم:5659) ❀ مدنی منّے جب تھوڑے سمجھدار ہو جائیں تو انہیں باجماعت نماز پڑھنے کے لئے اپنے ساتھ مسجد لے جایا کرے نیز جہاں تک ممکن ہو بچے کو اپنے ساتھ اجتماعاتِ ذکر و نعت اور بزرگوں کی بارگاہ میں لے کر جائے اور ان میں ادب کا خاص خیال رکھے تاکہ بچہ بچپن ہی سے ان محافل کا عادی ہونے کے ساتھ ساتھ باادب بھی بن جائے۔ یادرہے کہ بچہ اپنے باپ سے مُعاشَرے میں اٹھنے بیٹھنے کے طور طریقے سیکھتا ہے۔ یہ تعلق بچے کی آنے والی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ❀ بچے کو اسکول یا مَدْرَسہ میں داخلہ دلوا دیا اور روزانہ وقت پر بھیج دیا، صرف اتنا کرنے سے باپ کی ذمّہ داری ختم نہیں ہو جاتی، بچہ ادارے میں کیا سیکھ رہا ہے؟ کن بچوں سے دوستی رکھتا ہے؟ ادارے میں اس کا رویہ (Attitude) کیسا ہے؟ یہ سب دیکھنا بھی ضروری ہے۔ وقت پر ان چیزوں کو نہ دیکھنے والے والدین بعض اوقات بعد میں بڑے نقصان کا سامنا کرتے ہیں۔ بچے کی صُحْبت (Company) پر غور کرنا ایک باپ کی بہت اہم و بڑی ذمّہ داری ہے کیونکہ صحبت رنگ لاتی ہے، لہٰذا باپ کو چاہئے کہ بچے کو ہمیشہ اچھی صحبت دے، بُرے دوستوں سے دور رکھے، گلیوں میں بیٹھنے، بلاوجہ بازاروں میں گھومنے سے منع کرے۔ ❀ ایک ذمّہ دار باپ ہمیشہ اپنے بچّوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھتا ہے کہ وہ کیسی کتابیں اور رسائل وغیرہ پڑھ رہے ہیں؟ کون سی چیزیں اپنے استعمال میں رکھتے ہیں؟ کن آلات اور کن چیزوں سے کھیلتے ہیں؟ اوران کی سوچ کے دھارے کس سَمْت بہہ رہے ہیں؟ یادرہے بچّوں پر نظر رکھنے کا انداز ایسا ہو کہ وہ خود کو قیدی محسوس نہ کریں۔ ❀ بچے کی تربیت کی ذمّہ داری تعلیمی ادارے سے زیادہ ماں باپ کی ہے، کیونکہ بچہ تعلیمی ادارے میں کم اور گھر میں زیادہ رہتا ہے، لہٰذا باپ کو چاہئے کہ گھر میں مدنی ماحول بنائے تاکہ دیگر اہلِ خانہ کے ساتھ ساتھ بچے کی بھی قراٰن و سنّت کی تعلیمات کی روشنی میں تربیت ہو۔ گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب **”جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ“** کے صفحہ نمبر 37 سے **”گھر میں مدنی ماحول بنانے کے 19 مدنی پھول“** پڑھئے نیز گھر میں صرف اور صرف مدنی چینل چلائیے۔

بقیہ آئندہ ماہ کے شمارے میں۔۔۔۔۔

محمد آصف خان عطاری مدنی*

عید کی نماز میں شامل ہونے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ عید میں اگر کوئی شخص تاخیر سے شامل ہو تو بقیّہ نماز کی ادائیگی کی چند صورتیں ہیں: 1 اگر پہلی رَکعَت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد شامل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءَت شروع کر دی ہو۔(تینوں تکبیروں پر کانوں تک ہاتھ بھی اُٹھائے) 2 اگر اس نے (ابھی) تکبیریں نہ کہی تھیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو اب یہ تکبیریں کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے۔ 3 اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گمان ہے کہ (کھڑے کھڑے) تکبیریں کہہ کر امام کے ساتھ رُکوع میں مل جائے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اَللہُ اَکْبَر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں (تین) تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سَر اُٹھالیا تو باقی (تکبیریں) ساقِط ہو گئیں (یعنی بقیّہ تکبیریں اب نہ کہے) 4 اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ 5 اگر دوسری رَکْعَت میں شامِل ہوا تو پہلی رَکْعَت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے اور دوسری رَکعَت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ مل جائیں تو بہتر ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکْعَت کے بارے میں بیان کی گئی۔ **نوٹ** رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے۔ (درمختار مع ردمختار، 3/64-65، فتاویٰ ہندیہ، 1/151 ملخصاً)

نمازِ عید کا مکمل طریقہ اور اس کے مسائل جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "نمازِ عید کا طریقہ" پڑھئے۔

تراویح کا حکم

تراویح کی بیس رَکْعت ہیں جو مرد و عورت سب کے لئے بالاجماع سنّتِ مُؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں (بہارِ شریعت، 1/688 ماخوذاً) نیز پورا مہینا تراویح پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 7/458 ماخوذاً) لیکن آج کل ایک تعداد ہے جو اس سُنّت کو بلا عذرِ شرعی ترک کر دیتی ہے اور بعض لوگ تو چند رکعت یا چند روزہ تراویح پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تراویح پڑھنے کا حق ادا کر دیا، یہ خیال درست نہیں۔ اللہ پاک ہمیں رمضان کی ہر رات مکمل 20 رکعت نمازِ تراویح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَدَقۂ فطر

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تک صَدَقۂ فطر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان مُعَلَّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔ (کنز العمال، جز 8، 4/253، حدیث: 24124) صدقۂ فطر ہر آزاد، مالکِ نصاب مسلمان پر واجب ہے۔ تمام عُمْر اس کا وقت ہے تو اگر پہلے ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا سنت ہے۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کیلئے روزہ رکھنا شرط نہیں، اگر کسی عُذر کی وجہ سے یا مَعَاذَ اللہ بلا عُذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔ نابالغ یا مجنون اگر مالکِ نصاب ہیں تو ان پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے، اُن کا ولی اُن کے مال سے ادا کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، 1/935 تا 936)

* ناظم المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ، کراچی

حضرت سیّدنا اِدْرِیس علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام کا ذریعۂ معاش

ابو صفوان عطّاری مدنی*

اللہ پاک کے نبی حضرتِ سیّدنا اِدرِیس علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلٰوۃ وَالسّلام کا نام اَخْنُوخ ہے، اللہ پاک نے آپ پر تیس صحیفے نازِل کئے اور ان صحیفوں کا کثرت سے درس دینے کی وجہ سے آپ کا نام اِدرِیس ہوا۔(صراط الجنان، پ16، مریم، تحت الآیۃ: 56، 6/124 ملخصاً)

حضرتِ سیّدنا اِدرِیس علیہ السّلام کی رنگت سفید، قد لمبا اور سینہ چوڑا تھا، جسم پر بال کم تھے اور سر کے بال بڑے تھے۔ جب زمین پر ظلم اور سَرکشی کا بازار گرم ہوا تو اللہ پاک نے آپ کو آسمان کی طرف اٹھالیا، چنانچہ قراٰنِ پاک میں اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا۔(پ16، مریم:57)

(مستدرک، 3/417، حدیث:4069ملتقطاً)

ذریعۂ معاش حضرتِ سیّدنا اِدرِیس علیہ السّلام کپڑا سینے کا کام کرتے تھے اور جو کماتے اس میں سے بقدرِ ضَرورت رکھ کر بَقِیَّہ راہِ خدا میں صَدَقہ کردیتے۔(الحث علی التجارۃ والصناعۃ، ص113) منقول ہے کہ آپ سینے کے لئے سوئی داخل کرتے وقت اللہ کریم کی تسبیح کرتے اور سوئی نکالتے وقت حمدِ الٰہی کرتے۔ (تفسیر المحرر الوجیز، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ:85، 4/95) ایک مرتبہ آپ کپڑا سی رہے تھے کہ شیطان آپ کے پاس پِستہ لے کر آیا اور وسوسہ ڈالتے ہوئے کہنے لگا: کیا آپ کا رب اس بات پر قادر ہے کہ دنیا کو اس پستے میں ڈال دے؟ آپ علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک تو اس بات پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ پوری دنیا کو اس سوئی کے ناکے میں ڈال دے۔

(تفسیر البحر المدید، پ16، مریم، تحت الآیۃ:56، 4/238)

جو کام سب سے پہلے آپ نے کئے سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں۔ کپڑوں کو سینے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے کی ابتدا بھی آپ ہی سے ہوئی، آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے، ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علمِ نُجوم اور علمِ حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں۔

(صراط الجنان، پ16، مریم، تحت الآیۃ:56، 6/124)

سلائی کے کام کی فضیلت میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والے جو کام کرتے ہیں اس کام میں بھی بَرَکت آجاتی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: نیک مَردوں کا کام کپڑے سینا اور نیک عورَتوں کا کام سُوت کاتنا (یعنی چرخے پر رُوئی سے دھاگا بنانا) ہے۔(تاریخ ابن عساکر، 36/199) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر کے کام کرلیا کرتے تھے اور ان میں سینے کا کام زیادہ ہوتا۔(طبقات ابن سعد، 1/275)

خائن درزی کی بروزِ قیامت رسوائی حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم نے ایک درزی سے فرمایا: مضبوط دھاگا استعمال کرو، سلائی باریک اور ٹانکے قریب قریب رکھو کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن خیانت کرنے والے درزی کو اس حال میں اٹھائے گا کہ اس پر وہ قمیص اور چادر ہوگی جس کے سینے میں اُس نے خیانت کی ہوگی۔" (فردوس الاخبار، 5/479، حدیث:8820) اور بچ جانے والے ٹکڑوں کے معاملے میں ڈرو کہ کپڑے کا مالِک اس کا زیادہ حق دار ہے۔(المستطرف فی کل فن مستظرف، 2/113)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

دکان سے پیک چیز خریدی اگر خراب نکلے تو کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم سے دکاندار یا گاہک ہول سیل پر مال لے کر جاتے ہیں سامان پیک ہوتا ہے اور وہ گنتی کرکے سامان لے جاتے ہیں پھر کچھ دنوں کے بعد آکر کہتے ہیں کہ آپ کی یہ چیز خراب نکلی ہے کیا اس صورت میں ہم ان کو یہ کہہ کر منع کر سکتے ہیں کہ ہم نے آپ کو سامان دے دیا تھا آپ کا کام تھا کہ چیک کر کے لے جاتے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اشیاء کی خرید و فروخت دو قسم کی ہوتی ہے، ایک وہ اشیاء جن کو چیک کیا جا سکتا ہے جیسے کھلے آئٹم کہ ان کو ہاتھ لگا کر چیک کرنا ممکن ہے، دوسری وہ اشیاء کہ جن کو چیک نہیں کیا جا سکتا مثلاً ڈبے میں چائے کی پتی، ڈبّے میں بند دودھ یا انڈے وغیرہ کو عام طور سے دکان ہی پر چیک نہیں کیا جاتا۔ ایسے معاملات میں اصول یہ ہے کہ کوئی بھی ایسی چیز جس کو صحیح کہہ کر بیچا گیا اگر اس میں عیب نکل آیا اور جیسی کہہ کر بیچی گئی تھی ویسی نہیں نکلی تو خریدار کو وہ چیز واپس کرنے کا حق ہوتا ہے اور دکاندار کو وہ چیز واپس کرنی پڑے گی وہ واپس کرنے سے منع نہیں کر سکتا۔ خریدار کے اس حق کو فقہاء "خیارِ عیب" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور کتبِ فقہ میں یہ پورا باب ہے جس میں اس کے مسائل لکھے ہوئے ہیں بہارِ شریعت میں بھی حصہ 11 میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ خریداری کے وقت اگر بیچنے والے نے یہ کہہ دیا کہ آپ یہ چیز چیک کر لیں یہ جیسی بھی ہے آپ کی ہے میں اس کے عیب سے بری الذمہ ہوں تو اس صورت میں دکاندار کو وہ چیز واپس لینا ضروری نہیں۔ واضح رہے کہ خریدار کو جن صورتوں میں یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ عیب نکلنے پر چیز واپس کر سکتا ہے یہ اختیار کچھ شرائط سے مشروط ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس چیز میں خریدار نے مالکانہ تصرف نہ کیا ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا پلاٹ خریدنے پر بھی کوئی عیب نکل سکتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے ایک پلاٹ یہ کہہ کر بیچا کہ اس میں کوئی فالٹ (عیب) نہیں ہے اور بیعانہ بھی ہو گیا اس کے بعد پلاٹ میں کوئی فالٹ نکل آیا تو اس کو ٹھیک کروانے کی ذمہ داری کس کی ہو گی؟ ہماری یا پھر خریدار کی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پلاٹ میں عیب کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً کاغذات میں کوئی پیپر کم ہے یا پلاٹ خریدنے کے بعد پتا چلا کہ بیچنے والے کی فیملی نے کورٹ میں کیس کیا ہوا ہے کہ یہ پلاٹ تو ہمارے والد کا ہے وراثت کا ہے اور ایک پارٹی نے بیچ دیا ہے یا پھر یہ کہہ کر پلاٹ بیچا گیا کہ یہ پلاٹ لیز کا ہے لیکن بعد میں

* دار الافتاءِ اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر باب المدینہ کراچی

پتا چلا کہ ابھی تک اس کی لیزنگ نہیں ہوئی ہے۔ عیب کی تعریف ہی یہ ہے کہ جس کے پائے جانے پر تاجروں کے عرف میں اس چیز کی قیمت کم ہو جائے جیسا کہ کار کی خریداری میں اگر نمبر پلیٹ ڈپلیکیٹ ہو اور اصل گم ہو گئی ہو تو عام طور سے کم از کم پچاس ہزار قیمت کم ہو جاتی ہے۔

جب پلاٹ کو متعلقہ عیوب سے خالی کہہ کر بیچا گیا تھا لیکن بعد میں کوئی نقص نکلا ہے تو اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو قبضہ دینے کا جو وقت مقرر ہوا تھا اس سے قبل بیچنے والا وہ خرابی دور کر دے اگر ایسا نہ ہو اور قبضہ دینے کا وقت آجائے اور یہ نقص دور نہ ہو تو ایسی صورت میں خریدار یکطرفہ سودا کینسل کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا زمین ٹھیکے پر دینا جائز ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زمین کو ٹھیکے پر دینا اور اس پر اُجرت لینا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: زمین ایک کار آمد چیز ہے اس کو کرائے پر دینا جائز ہے چاہے وہ کرایہ ماہانہ ہو یا سالانہ۔ البتہ کرایہ میں طے ہو کہ اس میں کیا کام ہو گا مثلاً کھیتی باڑی ہو گی، اس میں گودام بنایا جائے گا یا اس میں گھر کی تعمیر کی جائے گی وغیرہ ذٰلک۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مال بیچنے کے لیے سچی قسم کھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ سچی قسم کھا کر مال بیچا جا سکتا ہے؟ بعض اوقات کسٹمر کہتا ہے کہ قسم کھاؤ کہ تم نے یہ چیز اتنے میں خریدی ہے تو کیا ہم سچی قسم کھا سکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سچی قسم کھانا گناہ نہیں بلکہ جائز ہے اور ضرورتاً سچی قسم کھانے کی اجازت بھی ہے۔ قسم کا معنیٰ ہے "تاکید" اور اپنے کلام کو پختہ و مؤکد کرنے کے لیے قسم کھائی جاتی ہے لیکن کاروبار میں قسم کھانا معیوب بات ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَقُولُ: اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ" ترجمہ: حضرت سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ بیع میں قسم کی کثرت سے پرہیز کرو کہ یہ اگرچہ چیز کو بکوا دیتی ہے مگر برکت کو مٹا دیتی ہے۔

(مسلم، ص668، حدیث:4126)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نیلامی کے ذریعے مال بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بازار وغیرہ میں سامان رکھ کر بولی لگائی جاتی ہے کوئی شخص ایک قیمت پر خریدنے کیلئے تیار ہو جائے تو دوبارہ اس سے زیادہ کیلئے بولی لگائی جاتی ہے اس طرح یہ معاملہ چلتا رہتا ہے آخر میں اس کے ہاتھ چیز فروخت کر دی جاتی ہے جو سب سے زیادہ قیمت پر لینے کو راضی ہوتا ہے ایسا کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: بعض اوقات کسی چیز کو نیلامی کے ذریعے بیچا جاتا ہے یہ طریقہ بھی فی نفسہ جائز ہے البتہ نیلامی کے کام میں بھی بہت ساری شرعی خرابیاں لوگوں نے داخل کر دی ہیں ان سے بچنا بھی ضروری ہے۔ نیلامی کے ذریعے زیادہ قیمت کی بولی دینے والے کو چیز بیچنا خود رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک صحابی کی مدد کے لئے ان کا پیالہ وغیرہ نیلامی کے طریقے پر زیادہ بولی لگانے والے کو بیچا۔

(سنن ابی داؤد، 2/168، حدیث:1641)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا شوقِ عبادت

آصف اقبال عطاری مدنی*

خوفِ خدا، عشقِ رسول، فہمِ قراٰن و حدیث، تفسیر و تشریح، فقہ و فتاوٰی، فصاحت و بلاغت، عِبادت و رِیاضت، اِطاعت و اتباع، سخاوت و فَیّاضی، بہادری و جرأت، زُہد و قناعت، شکر، عاجزی و اِنکساری، گریہ وزاری، خودداری، ماتحتوں پر شفقت، غریبوں کی مدد، پردے کا بے مثال اہتمام، عِفّت و پاکدامنی اور شرم و حیا وغیرہ اِن تمام اوصاف کو اگر ایک خاتون میں دیکھنا ہوتو وہ عظیم ہستی تمام مؤمنوں کی ماں، حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **زوجۂ محترمہ حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا** ہیں۔

فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات استقامت سے بجالانا آپ کی اِمتیازی شان تھی، آپ کو عبادت سے بہت محبت تھی، ہر سال حج کرتیں۔ (بخاری،1/614،حدیث:1861) اور رمضان المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام فرماتیں۔ (موطاامام مالک،1/121) اس روایت سے ہماری وہ اسلامی بہنیں سبق حاصل کریں جو تراویح کی نماز شاپنگ سینٹروں کی زینت بَن کر یا اپنی سُستی کی وجہ سے چھوڑ دیتی ہیں۔

حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا تہجّد، اِشراق و چاشت، نفلی نماز و نفلی روزوں کی کثرت فرماتی تھیں، 3روایات ملاحظہ کیجئے: **1** حضرتِ عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہما عَرَفہ کے دن حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس آئے تو اس وقت آپ روزے سے تھیں، (گرمی کی شدت سے) آپ پر پانی چھڑکا جارہا تھا۔ انہوں نے عرض کی: آپ روزہ توڑ دیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں کیونکر روزہ توڑوں گی! جبکہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ عَرَفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔ (مسند احمد،9/448، حدیث:25024) **2** حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بلاناغہ نمازِ تہجد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں۔ (سیرت مصطفٰی، ص660) **غور کیجئے** کہ اُمُّ المؤمنین کا جذبۂ عبادت کس قدر کمال کا تھا اور عبادت کی سختی پر کس قدر صبر فرمانے والی تھیں کہ سخت گرمی میں بھی نفلی روزے رکھتیں اور ایک ہم ہیں کہ فرض روزہ رکھنے میں بھی سُستی کرتے ہیں **3** اُمُّ المؤمنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا چاشت کی آٹھ رکعتیں ادا کرتیں، پھر فرماتیں: اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تو میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔ (موطاامام مالک،1/153، حدیث:366) یعنی اگر اشراق کے وقت مجھے خبر ملے کہ میرے والدین زندہ ہوکر آگئے ہیں تو میں اُن کی ملاقات کے لئے یہ نفل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نفل پڑھوں پھر اُن کی قدم بوسی کروں۔ (مراٰۃ المناجیح،2/299)

اس قول و عمل میں اُن اسلامی بہنوں کے لئے نصیحت ہے جو فرض نمازیں بھی ترک کردیتی ہیں اور نمازِ فجر قضا کرکے دن چڑھے تک سوتی رہتی ہیں۔ ایک طرف اُمُّ المؤمنین کی نوافل پر **قابلِ رشک اِستقامت** اور دوسری طرف ہماری **قابلِ افسوس حالت** کہ نفل تو دور رہے ہماری فرض نَمازیں تک چھوٹ جاتی ہیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے طُفیل عبادت گزار بنادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالٰی عنہا اور پردے کا اہتمام

محمد رفیق عطاری مدنی*

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے نِگاہ اُٹھا اُٹھا کر دیکھتا ہے۔** (ترمذی، 2/392، حدیث:1176)

عورتوں کے لئے بھلائی حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک بار شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے پوچھا: عورت کے لئے کس چیز میں بھلائی ہے؟ میں نے اس کا جواب حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا تو جواب دیا: عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ (غیر محرم) مَردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی (غیر محرم) مرد انہیں دیکھیں۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 8/97، حدیث:412، مفہوماً)

جنازے پر بھی اجنبی کی نظر نہ پڑے شہزادیِ رسول خاتونِ جنّت حضرت سیّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کو یہ تشویش تھی کہ زندگی میں تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ سیّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کہا: میں نے حَبَشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑا پھر اُس پر کپڑا تان کر سیّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالٰی عنہا کو دکھایا جس پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا بہُت خوش ہوئیں۔ (جذب القلوب، ص159 ملخصاً)

رات میں تدفین کی وصیت حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے وصیت کی تھی کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو مجھے رات میں دفن کرنا تاکہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔ (مدارج النبوۃ، 2/461) مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ (روزِ قیامت) ازواجِ پاک اور فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالٰی عنہا) باپردہ اٹھیں گی کہ وہ خاص اولیاء اللہ میں داخل ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/369، ملتقطاً)

پہلی خاتون علامہ ابنِ عبد البَر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر فرماتے ہیں: اسلام میں آپ پہلی خاتون ہیں جن کی نعش مبارک کو اس طرح چھپانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ (الاستیعاب، 451/4)

پل صراط پر بھی پردہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک مُنادی ندا کرے گا: اے محشر والو! اپنی نگاہیں جھکا لو کہ فاطمہ بنتِ محمد پُل صِراط سے گزریں۔ (جامع صغیر، ص57، حدیث:822)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

چُو زَہرَا بَاشْ اَزْ مخلوق رُوپُوشْ
کہ دَرْ آغوشْ شَبّیرے بہ بِیْنِیْ

یعنی حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی طرح اللہ والی اور پردہ دار بنو تاکہ اپنی گود میں امام حُسین جیسی اولاد دیکھو۔

اللہ پاک بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے صدقے ہماری اسلامی بہنوں کو باپردہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کریں اِسلامی بہنیں شَرعی پردہ
عطا ان کو حیا شاہِ اُمَم ہو

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص313)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

سحری و افطاری کی تیاری

بنتِ ضیاء الحق عطاریہ مدنیہ

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور ہر عاقل بالغ مسلمان پر رمضان کے روزے فَرض ہیں۔ روزے کے جہاں اُخْرَوِی فوائد ہیں وہیں اس کے بہت سے طِبّی فوائد (Medical Benefits) بھی ہیں اُن فوائد کے حُصول کے لئے لازم ہے کہ سَحَری و اِفطاری میں مُتَوازن (Balanced) اور صحت بخش غذا اِستِعمال کی جائے۔

ہمارے یہاں اس ماہِ مبارک میں سحری کے وقت عُموماً دستر خوان پر پراٹھے اور ایسے کھانے رکھے جاتے ہیں جو دیر سے ہضم ہوتے ہیں، اسی طرح افطاری کے وقت دستر خوان کو پکوڑوں، سموسوں اور دیگر فاسٹ فوڈز سے سجانے کے ساتھ ساتھ سافٹ ڈرنک اور رنگ برنگے مشروبات سے بھی آراستہ کیا جاتا ہے، اور پھر "تُو چل میں آیا" کے مصداق پیٹ پر اتنا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے کہ اس ماہِ مبارک میں پیٹ اور گلے کے اَمراض لے کر کلینک اور اسپتالوں میں آنے والوں کی تعداد میں کئی گُنا اضافہ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بالخصوص رمضان المبارک میں ثقیل تلی ہوئی، چکنائی والی اشیاء اور فاسٹ فوڈ کے استعمال سے گریز کریں۔ اللہ پاک کی نعمتوں کو درست اور صحیح طریقے سے استعمال کرنے ہی میں ہماری صحت اور سلامتی کا راز پوشیدہ ہے اس لئے سحری اور افطاری کے لئے سادہ اور مناسب قیمت کی مگر بہترین خُصُوصیات کی حامل 5 غذائیں درج ذیل ہیں: **(1) کھجور:** یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحْبوب غذا ہے، کھجور سے روزہ افطار کرنا سنّت ہے۔ کھجور حیاتین (Vitamins) سے بھرپور پھل ہے اور جلد بدن کا حصّہ بن جاتی ہے۔ **(2) شہد:** اس کے بارے میں ارشادِ ربّانی اور فرمانِ نبوی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ شہد میں شفا ہے۔ روزہ دار اگر سحری میں دودھ میں ایک چمچ شہد ملا کر پی لے اور پھر مغرب کے بعد معمول کی سادہ غذا کھائے تو اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ طاقت بھی برقرار رہے گی اور روزے میں بھی آسانی ہوگی۔ **(3) دہی:** روزہ دار سحری و افطاری دونوں میں دہی کا استعمال کرے تو یہ معدے کو دُرُست رکھے گا اور روزے میں آسانی ہوگی۔ **(4) دودھ:** یہ ایک مکمل غذا ہے افطار کے وقت تین یا سات کھجوریں دودھ میں ڈال کر دودھ پی لیا جائے تو صحت و توانائی بحال ہوجائے گی۔ **(5) پھل اور سلاد:** رمضان المبارک میں پھلوں اور سلاد کا خوب استعمال کریں، پھل صرف افطار میں ہی نہیں بلکہ سحری میں بھی کھائیں۔

اللہ کریم ہم سب کو اِسراف سے بچتے ہوئے سنّت کے مطابق سحری و افطاری کرنے نیز اپنے دستر خوان کو جلدی ہضم ہونے والے، مُتَوازِن اور سادہ کھانوں سے مُزَیَّن کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

مخصوص ایّام میں نکاح اور کلمہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ (1) کیا حیض کی حالت میں نکاح ہو جاتا ہے؟ (2) ہمارے ہاں دُلہن کو بھی کلمے پڑھائے جاتے ہیں، تو کیا عورت اس حالت میں کلمے پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) نکاح دو گواہوں (یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں مرد و عورت کے نکاح کیلئے ایجاب و قبول کرنے کا نام ہے، اس میں عورت کا نسوانی عوارض سے پاک ہونا شرط نہیں، لہٰذا (دیگر شرائط کی موجودگی میں) حالتِ حیض میں بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے، بلکہ اس حالت میں عورت کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک کے حصۂ بدن کو بلا حائل چھونا اور اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا بھی جائز نہیں، ہاں اس حصے سے اوپر اور نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا انتفاع جائز ہے، لہٰذا اگر ایامِ مخصوصہ میں نکاح و رخصتی ہو تو مذکورہ حکم کا بطورِ خاص خیال رکھا جائے۔

(2) عورت کو حالتِ حیض میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے، اس کے علاوہ ذکر و اذکار، کلمے اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے، بلکہ وہ آیات بھی جو ذکر و ثناء اور مناجات و دعا پر مشتمل ہوں انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر ذکر و دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، کلموں میں سے بعض اگرچہ قرآنی کلمات پر مشتمل ہیں، لیکن یہ بغیر نیتِ تلاوت بطورِ ذکر ہی پڑھے جاتے ہیں، لہٰذا عورت مخصوص ایام میں کلمے پڑھ سکتی ہے، البتّہ بہتر ہے کہ انہیں وضو یا کلی کر کے پڑھا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مخصوص ایّام اور روزے کا ایک مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمیں یہ مسئلہ تو معلوم ہے کہ اگر عورت کو روزے کی حالت میں حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اب وہ کھا، پی سکتی ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے اور ایسی عورت پر روزے داروں کی طرح بھوکا پیاسا رہنا ضروری نہیں۔ آپ سے معلوم یہ کرنا تھا کہ وہ عورت جو رمضان کے کسی دن میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصّہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس بارے میں رہنمائی فرما دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو عورت رمضان کے کسی دن میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصّہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا واجب ہے کیونکہ قوانینِ شریعت کی رُو سے ہر وہ شخص جس کے لیے دن کے اوّل وقت میں رمضان کا روزہ رکھنے میں عذر ہو اور پھر وہ عذر دن میں کسی وقت زائل ہو جائے اور اب اس کی حالت ایسی ہو کہ اوّل وقت میں ہوتی تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہوتا تو ایسے شخص پر روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔
(معجمِ کبیر، 11/65، حدیث: 11601)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیرِ خدا حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الکریم کی ذاتِ مُقدّسہ میں دیگر اوصافِ حمیدہ اور خَصائلِ کریمہ کی طرح بہترین مشورہ اور دُرُست رائے دینے کی صلاحیت بھی کامل درجے کی تھی۔ حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا 2برس 3ماہ کا دورِ خلافت ہو یا حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا ساڑھے دس سالہ زمانۂ خلافت یا پھر حضرتِ سیّدنا عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی بطورِ خلیفہ بارہ سالہ خدمات ہوں، جنگ، قضا، اُمورِ سلطنت، شرعی احکام اور اسلامی سزاؤں کے نِفاذ (Implementation) جیسے ہر میدان میں حضرتِ سیّدنا کر علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الکریم اپنے دُرُست مشوروں اور بہترین رائے کے ذریعے ان اکابرین صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ شانہ بشانہ نظر آتے ہیں۔ چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

مُنکرین سے جہاد خلیفہ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے زمانۂ خلافت میں بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور کفر و اِرْتِداد کے لباس کو اوڑھا تو حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے اِسْتِفْسار فرمایا: اے ابوالْحَسَن! آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الکریم نے رائے دی: رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے ان لوگوں سے جو چیز لی ہے اگر آپ اسے نہیں لیں گے تو یہ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے طریقے کے خلاف ہو گا۔ یہ سن کر حضرتِ سیّدنا صدیقِ اکبر رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے فرمایا: دیگر لوگوں نے مجھے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا مگر آپ نے یہ کہا ہے تو اب میں ان لوگوں سے ضرور جہاد کروں گا۔ (ریاض النضرۃ، 1/147)

ایک روایت کے مطابق حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الکریم نے یوں کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نماز اور زکوٰۃ کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ انہیں الگ الگ کریں گے۔ (کنزالعمال، جز:6، 3/227، حدیث: 16841)

لشکر بھیجنے کا مشورہ غزوۂ رُوم کے لئے لشکرِ اسلام روانہ کرنے سے پہلے حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان سے مشورہ کیا تو حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الکریم نے لشکر روانہ کرنے کی رائے دیتے ہوئے کہا: آپ خود اس جنگ میں شرکت کریں یا لشکرِ اسلام بھیجیں، اللہ تعالٰی نے چاہا تو کامیابی آپ کے قدم چُومے گی، یہ سن کر حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اللہ تعالٰی آپ کو بھی اچھی خبر سنائے، پھر آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے کھڑے ہو کر خُطبہ ارشاد فرمایا اور لشکرِ اسلام کی تیاری کا حکم دیا۔ (تاریخ ابن عساکر، 2/64)

*مُدرّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

خلیفہ کا وظیفہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے کندھوں پر خلافت کا بار آیا تو آپ نے اپنے گزر اوقات کے لئے بیت المال سے کچھ نہ لیا مگر اُمورِ خلافت میں مشغول ہونے کے سبب گزر اوقات میں دشواری ہونے لگی تو صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان سے مشورہ کیا، دیگر مشوروں کے ساتھ ایک مشورہ یہ بھی تھا کہ آپ بیت المال سے صبح شام کے کھانے کے برابر لے لیا کریں حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کو یہ رائے زیادہ پسند آئی اور اسی پر عمل کیا۔ یہ رائے پیش کرنے والی شخصیت شیرِ خدا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم کی تھی۔ (طبقات ابن سعد، 3/233)

ہجری سن کی ابتدا حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے صحابہ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کو جمع کرکے مشورہ مانگا کہ ہم تاریخ لکھنے کا آغاز کرنا چاہتے ہیں، کب سے شُروع کریں؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم نے مشورہ دیا: اس دن سے جس دن نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ہجرت کی، حضرت عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے مشورہ دیا کہ مُحَرَّم کے مہینے سے ابتدا ہو، یوں ہجری سن کا آغاز ہوگیا۔

(مستدرک، 3/549، حدیث:4344۔ تلقیح فہوم لابن جوزی، 1/14)

شام جانے کا مشورہ جب مسلمانوں نے بیت المقدس کا مُحاصَرہ کیا اور قَلْعے والوں کو دشواری و تنگی ہونے لگی تو انہوں نے یہ شرط پیش کی کہ مسلمانوں کے امیر حضرت عمر بن خطاب رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ تشریف لائیں گے تو وہ مسلمانوں سے صلح کرلیں گے، حضرت سیدنا ابو عُبَیدہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے پوری صورتِ حال لکھ کر روانہ کردی، امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے اس بارے میں مشورہ طلب کیا تو کسی نے یہ مشورہ دیا کہ آپ ان کے پاس نہ جائیں کہ وہ آپ کو حقیر جانیں گے، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم نے مشورہ دیا کہ آپ ان کی طرف جائیں تاکہ ان کے قلعے میں انہیں شکست دینا مسلمانوں پر آسان ہوجائے، حضرت عمر فاروق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم کی رائے پر عمل کیا۔

(البدایۃ والنہایۃ، 5/126)

شرابی کی سزا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے شراب کی سزا کے متعلق صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان سے مشورہ کیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم نے رائے دی کہ اسے 80 کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پئے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا تو بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا تو تُہمت لگائے گا، لہٰذا حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے اس شخص کو 80 کوڑے لگانے کا حکم دیا۔

(موطأ امام مالک، 2/351، حدیث: 1615)

جھگڑا نمٹانا امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے پاس جب لوگ کوئی جھگڑا لے کر آتے تو ایک فریق سے فرماتے: حضرت علی کو بلاؤ، دوسرے فریق سے فرماتے: حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور دیگر صحابہ کرام کو بلاؤ۔

(تاریخ ابن عساکر، 39/182)

جمعِ قراٰن میں تعاون حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: حضرت عثمان (رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ) کو جمعِ قراٰن کے بارے میں اچھا ہی کہو، خدا کی قسم! انہوں نے جو کچھ کیا وہ ہمارے ہی تعاون سے کیا ہے۔

(فتح الباری، 10/16، تحت حدیث: 4988)

روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہئے؟

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب تم میں کوئی روزہ اِفطار کرے تو کھجور یا چُھوہارے سے اِفْطار کرے کہ وہ بابَرَکت ہے اور اگر کھجور نہ مِلے تو پانی سے کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(ترمذی، 2/142، حدیث:658)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا کا قدیم مزار

مزار شریف حضرت سیدنا بوعلی قلندر

مزار شریف حضرت سیدنا محمد علی مکھڈوی

مزار شریف حضرت سیدنا عبدالواحد بلگرامی

مزار شریف حضرت بدرالدین احمد رضوی

(وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال/عرس رَمَضان المُبارَک میں ہے)

رَمَضان المُبارَک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 14 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمَضان المبارک 1438ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا[1] مزید کا تعارف ملاحظہ فرمایئے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** (1) امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وجہَہُ الکریم، کی ولادت واقعۂ فیل کے تیسویں یا اٹھائیسویں سال مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ جلیل القدر صحابیِ رسول، دامادِ مصطفٰے، امام مشارق و مغارب، اسد اللہ، بابِ علم اور حیدرِ کرار ہیں۔ آپ نے 21 رمضان 40ھ کو شربتِ شہادت نوش فرمایا، آپ کا مزار نجفِ اشرف (عراق) میں ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص132، مرآۃ الاسرار، ص18تا192) (2) خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰی عنھا اعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ وصال 3رَمَضان 11ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوا اور جنّت البقیع میں دفن کی گئیں۔ آپ نبی علیہ السَّلام کی بیٹی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ، امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی والدۂ مُشفِقہ اور جنّت میں تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ (زرقانی علی المواھب، 4/331، 337، مدارج النبوت، 2/459تا 461) **اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام** (3) امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک مَروَزی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 118ھ کو مَرْو (ترکمانستان) میں ہوئی اور وِصال 13 رمضان 181ھ کو فرمایا۔ مزار مبارک ہِیت (صوبہ انبار) مغربی عراق میں ہے، آپ تبعِ تابعی، شاگردِ امامِ اعظم، عالمِ کبیر، مُحدّثِ جلیل اور اکابر اولیائے کرام سے ہیں۔ "کتابُ الزُّھدِ وَ الرَّقائِق" آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ (طبقاتِ امام شعرانی، جز1، ص84تا86، محدثین عظام وحیات و خدمات، ص146تا153) (4) مشہور مجذوب ولی حضرت سیّدنا شَرَفُ الدّین بُوعلی قلندر چشتی قُدِّسَ سِرُّہُ القوی کی ولادت 652ھ پانی پت (صوبہ ہریانہ) ہند میں ہوئی اور وصال 13رَمَضان 724ھ کو یہیں فرمایا، مزار مبارک مرکزِ روحانیّت اور مرجعِ خلائق ہے۔ آپ کا شعری مجموعہ "دیوانِ بُوعلی قلندر" کے نام سے ہے۔ (اخبار الاخیار، ص129، شانِ اولیاء، ص426، 428) (5) قطبِ عَصْر حضرت خواجہ سیّد نصیر الدّین محمود چراغِ دہلوی چشتی نِظامی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت فیض آباد (اودھ، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، ولیِ کامل اور خلیفۂ خواجہ نظام الدّین اولیا ہیں، وصال 18 رَمَضان 757ھ کو ہوا، مزار بستی چراغ دہلی (دہلی ہند) میں ہے۔ (خزینۃ الاصفیاء، 2/219تا225، المصطفٰی والمرتضٰی، ص359، 368، مرآۃ الاسرار، ص858، 866)

---

[1] (1) حضرت سیّدنا سَری سَقَطی (2) حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمد مارہروی (3) حضرت سیّدنا امام علی رضا (4) حضرت امام یوسف بن اسماعیل نَبہانی (5) حضرت عبدالرحمٰن بن علی جَوْزِی (6) حضرت علّامہ فیض احمد اُوَیسی (7) شمسُ الاَئِمَّہ قاضی خان حسن اُوزْجَندی (8) مُحَدِّثِ کبیر ابنِ ماجہ قَزْوِینی (9) مفتی محمد خلیل خان بَرَکاتی (10) مولانا حسن رضا خان (11) مولانا ریحان رضا خان (12) مفتی محمد شفیع احمد بیسل پوری (13) مولانا سیّد ہدایت رسول لکھنوی (14) حضرت مولانا سیّد ایوب علی رَضَوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

6 قطبِ وقت حضرت سیّدنا میر عبدالواحد بلگرامی چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ولادتِ باسعادت بلگرام (ضلع ہردوئی، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ مشہور ولیِ کامل ہیں۔ آپ کی عمدہ تصانیف میں سے "سبعِ سنابل" مقبولِ بارگاہِ رسالت ہے۔ وصال 3 رَمَضان 1017ھ کو فرمایا، مزار مقامِ ولادت میں مرجعِ اَنام ہے۔ (مآثر الکرام، ص30،33، تذکرہ علمائے ہند، ص329) 7 استاذ الاصفیاء حضرت سیّدنا خواجہ محمد علی مَکھڈوی چشتی نظامی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1164ھ میں بٹالہ (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ جامعِ منقولات و معقولات، صوفیِ کامل اور بانیِ خانقاہ مکھڈ شریف ہیں۔ 29 رَمَضان 1253ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مکھڈ شریف (ضلع اٹک) پاکستان میں ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/174،177)

علمائے اسلام رحمھم اللہُ السَّلام

8 سلطان الفقہاء امام ابنِ ہُمام کمال الدین محمد حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 790ھ کو اِسکندریہ جنوبی مصر میں ہوئی۔ آپ قراٰن و حدیث، تفسیر و فقہ، علمِ کلام وغیرہ کے ماہر اور صوفیِ کامل بھی تھے۔ آپ کا شمار اہلِ ترجیح اور اکابرین علمائے احناف میں ہوتا ہے۔ ہدایہ شریف کی شرح "فتح القدیر" آپ کی عالمگیر شہرت کا سبب ہے۔ 7 رَمَضان 861ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک قَرافہ قاہرہ مصر میں ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 6/255، الفوائد البہیہ، ص235،237، البدر الطالع، 1/202، 201) 9 شیخُ الحَنَفِیّہ حضرتِ سیّدنا علامہ مفتی خیر الدین بن احمد ایوبی رَمْلی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت رَمَضان 993ھ رملہ فلسطین میں ہوئی۔ آپ فاضلِ جامعۃ الازہر، خاتمۃ الفقہاء اور صاحبِ فتاویٰ خیریہ ہیں۔ 27 رَمَضان 1081ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک محلہ باشقردی رملہ فلسطین ہے۔ (خلاصۃ الاثر، 2/134،139) 10 پایۂ حرمین حضرت مولانا رَحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت جمادی الاولیٰ 1233ھ محلہ دربار کلاں کیرانہ (ضلع مظفر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ فخر العلماء، شیخ الاصفیاء، مبلغِ اسلام، بانی مدرسہ صولتیہ مکۂ مکرمہ اور مصنف اِظہارُ الحق ہیں۔ وصال 22 رَمَضان 1308ھ کو فرمایا، جنّت المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔ (امام احمد رضا محدث بریلوی اور علمائے مکہ مکرمہ، ص27، تجلیاتِ مہر انور، ص319،318، مبلغِ اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانوی، ص20) 11 علامۂ زمانہ ظَہِیرُ الاسلام حضرتِ علّامہ حکیم محمد ظہیر احسن صدیقی نیموی نقشبندی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1278ھ کو موضع صالح پور (نزد بہار شریف ضلع پٹنہ، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ وصال 17 رَمَضان 1322ھ کو پٹنہ شہر میں فرمایا اور موضع نیمی (ضلع پٹنہ، صوبہ بہار) میں دفن کئے گئے۔ آپ بہترین شاعر و ادیب، حکیم و طبیب، عالمِ کبیر، محدثِ جلیل، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ اور کئی کتب کے مصنف ہیں، آپ کی حدیث شریف کی کتاب "آثارُ السُّنَن" کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ (آثار السنن، ص281) 12 حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1324ھ کو محلہ اوجھیانی بدایوں (اترپردیش ہند) میں پیدا ہوئے۔ وصال 3 رَمَضان 1391ھ کو فرمایا، مزار گجرات (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔ آپ مفسرِ قراٰن، شارحِ مشکوٰۃ، استاذالعلماء، مصنف کُتُبِ کثیرہ اور اکابرینِ اہلِ سنت سے ہیں۔ (تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص55تا58) 13 خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا بدر الدین احمد رضوی مصباحی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ضلع گورکھ پور (یوپی ہند) میں تقریباً 1348ھ کو ہوئی۔ آپ فاضل الجامعۃ الاشرفیہ، مفتیِ اسلام، استاذ العلماء اور ڈیڑھ درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ 7 رَمَضان کو بڑھیا ضلع بستی میں وصال فرمایا۔ (مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفا، ص235 تا 240، فیض الادب مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، ص3) 14 استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم بَستوی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1354ھ کو ضلع بستی یوپی (ہند) میں پیدا ہوئے اور وصال 4 رَمَضان 1431ھ کو بریلی شریف میں ہوا۔ آپ خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، مفتی مرکزی دارالافتا بریلی شریف، استاذ العلماء، اچھے کاتب اور اکابرینِ اہلِ سنت سے تھے، 52 سال فتویٰ نویسی فرمائی، فتاویٰ بریلی شریف میں آپ کے کئی فتاویٰ شائع ہوئے ہیں۔ (ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، اکتوبر2010، ص6، 51تا54)

تذکرۂ ابنِ جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

مُحدِّث، مُفَسِّر، علّامہ جمالُ الدین ابوالفَرَج عبدالرحمٰن بن جَوْزی علیہ رحمۃ اللہ القوی تاریخِ اسلام کی ایک مایہ ناز شخصیت ہیں۔

ولادت و تربیت آپ کی ولادت 509 یا 510 ہجری کو بغداد میں ہوئی۔(سیر اعلام النبلاء، 15/483، عیون الحکایات، مقدمۃ التحقیق، ص4) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عُمْر ابھی تین سال ہی تھی کہ والد کا انتقال ہوگیا پھر آپ کی پرورش آپ کی پھوپھی نے کی۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/484)

حصولِ علم کا شوق بچپن ہی سے آپ کو حُصُولِ علم کا شوق تھا چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں: 6سال کی عمر میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مکتب میں داخلہ لے لیا تھا، 7سال کی عمر میں کسی مداری یا شُعْبَدَہ باز کا تماشا دیکھنے کے بجائے جامع مسجد میں ہونے والے دَرْس میں حاضِر ہوتا، وہاں جو بھی احادیث بیان ہوتیں مجھے یاد ہوجاتیں اور گھر جاکر میں انہیں لکھ لیتا، دوسرے لڑکوں کی طرح دریائے دِجْلَہ کے کنارے کھیلنے کے بجائے میں کسی کتاب کا صفحہ لے کر گھر کے ایک گوشے میں مطالعہ میں مشغول ہو جاتا۔ (لفتۃ الکبد الی نصیحۃ الولد، ص33 ملخصاً) آپ نے تقریباً 87 عُلَما و مشائخ سے علم حاصل کیا۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 42/288)

تصانیف بلند پایہ عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تحریر و تصنیف میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: میری تصانیف 340 سے کہیں زیادہ ہیں جن میں کئی کتابیں 20 جلدوں (Volumes) پر مشتمل ہیں۔(الوافی بالوفیات، 18/112) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ 13 برس کی عمر سے شروع فرمایا۔(الوافی بالوفیات، 18/111) عُلومِ قراٰن و حدیث سمیت کثیر فُنُون میں آپ نے یادگار تصانیف چھوڑیں۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیۃ نے آپ کی دو کتابوں ”عُیُونُ الْحِکَایَات“ اور ”بَحْرُ الدُّمُوْع“ (بنام آنسوؤں کا دریا) کا ترجمہ کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

بہترین مقرر وعظ و بیان میں بھی آپ کا شُہْرہ تھا۔ آپ کی مجلسِ وعظ میں وُزَرا و خُلَفا سمیت تقریباً دس ہزار سے ایک لاکھ تک افراد شریک ہوتے (تذکرۃ الحفاظ للذہبی، 4/93 ملخصاً) نیز آپ کے ہاتھ پر ایک لاکھ لوگ تائب ہوئے اور بیس ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 42/291 ملخصاً)

علمِ حدیث میں مہارت علمِ حدیث میں بھی آپ کو مہارت حاصل تھی اور یہی علم آپ کی وجہِ شہرت بنا، آپ فرماتے ہیں: میرے زمانے تک رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے روایت شُدہ کوئی بھی حدیث میرے سامنے بیان کی جائے تو میں بتا سکتا ہوں کہ یہ صِحّت و ضُعْف کے کس دَرَجے پر ہے۔

(الوفا باحوال المصطفٰی (مترجم) مقدمہ، ص5)

حدیثِ پاک کا ادب حدیثِ پاک کے ادب کا یہ عالَم تھا کہ حدیثِ پاک لکھنے میں جو قلم استعمال فرماتے، ان کے تراشے اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے اور آپ نے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میرے غُسل کا پانی لکڑی کے انہی تراشوں سے گرم کیا جائے۔ (وفیات الاعیان، 3/117)

وصال علم و فَضْل کا یہ دَرَخْشاں باب 13 رمضان المبارک 597ھ کو بغداد میں شبِ جمعہ کو بند ہوگیا، نمازِ جنازہ جامع منصور بغداد میں ادا کی گئی اور تدفین حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پہلو میں ہوئی۔ آپ کے انتقال پر ہر طرف سوگ کی سی کیفیت تھی۔ لوگوں کو آپ سے ایسا قلبی تعلّق تھا کہ رَمَضان کی راتوں میں آپ کی قبر پر قراٰنِ مجید کے کئی خَتْم کئے گئے۔ (الوافی بالوفیات، 18/113، عیون الحکایات، مقدمۃ التحقیق، ص7)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

غزوۂ بدر میں خطبۂ رسول

امجد خان عطاری مدنی*

صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پوتے حضرت سیّدُنا اسمٰعیل بن محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہمارے والد غزواتِ رسول کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے: یہ تمہارے آباء و اجداد کا شَرَف ہیں لہٰذا ان کو ضائع مَت کرنا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد،4/10) حضرت سیّدنا امام زین العابدین علیہ رحمۃ اللہ المُبِین فرماتے ہیں: ہمیں غزواتِ رسول کے متعلق بھی قراٰن پاک کی سورتوں کی طرح معلومات دی جاتی تھیں۔(سبل الہدیٰ والرشاد، 4/10)

غزوۂ بدر اسلام اور کفر کے درمیان 17 رمضان المبارک کو لڑی جانے والی پہلی جنگ غزوۂ بدر ہے۔ قراٰن، حدیث اور سیرت و تاریخ کی کتب میں اس کا تفصیلی بیان موجود ہے۔ اس غزوہ میں مُجاہدینِ اسلام نے تعداد اور سامانِ جنگ کی کمی کے باوجود انتہائی جُرأت و بہادُری کا مُظاہَرہ کیا۔ اس غزوہ میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنگ سے پہلے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ہمارے لئے بھی قیمتی مدنی پھول ہیں۔

غزوۂ بدر میں خطبۂ رسول پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اُسی بات کی ترغیب دلاتا ہوں جس کی ترغیب اللہ تعالٰی نے دی، ان کاموں سے منع کرتا ہوں جن سے اللہ تعالٰی نے منع فرمایا، وہ حق بات کا حکم دیتا اور سچ کو پسند فرماتا، بھلائی پر نیکوکاروں کو اپنی بارگاہ میں بلند مقام عطا فرماتا ہے، وہ اسی مرتبہ سے یادرکھے جاتے اور فضیلت پاتے ہیں، آج تم حق کی منزلوں میں سے ایک منزل پر کھڑے ہو، اس مقام پر اللہ تعالٰی وہی عمل قبول فرمائے گا جو صرف اسی کی رضا کے لئے ہو۔ بے شک مصیبت کے وقت صَبْر ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالٰی رنج و غم دور کرتا ہے اور اسی کے ذریعے تم آخرت میں نجات پاؤ گے، تم میں اللہ کا نبی موجود ہے جو تمہیں بعض چیزوں سے ڈراتا اور بعض کے کرنے کا حکم دیتا ہے، آج تم حیا کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالٰی تم سے اپنی ناراضی والا عمل ہوتا دیکھے کیونکہ وہ فرماتا ہے: اللہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جیسے تم اپنی جان سے بیزار ہو۔ (پ24، المؤمن:10) اس نے اپنی کتاب میں جن باتوں کا حکم دیا ہے ان کو دیکھو، اس کی نشانیوں میں غور کرو کہ اس نے تمہیں ذِلّت کے بعد عِزَّت بخشی ہے، اس کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو وہ تم سے راضی ہو جائے گا، تم اس موقع پر آزما کر دیکھ لو تم اس کی رَحْمت اور مغفِرت کے مُسْتَحِق ہو جاؤ گے جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے، بے شک اس کا وعدہ حق، اس کا قول سچ اور اس کا عذاب سخت ہے، میں اور تم اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں جو حَیّ و قیوم ہے، وہی ہماری پُشت پناہی کرنے والا ہے اور اسی کے کرم کو ہم نے تھام رکھا ہے، اسی پر ہم بھروسا کرتے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، اللہ تعالٰی ہماری اور سارے مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔(سبل الہدیٰ و الرشاد، 4/34)

خطبۂ رسول کے مدنی پھول جنگ ہونے والی ہے، خون کا پیاسا دشمن سامنے موجود ہے مگر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس موقع پر بھی اپنے پروانوں کو حقِّ بندگی ادا کرنے اور رِضائے الٰہی کے حُصول کی دعوت دے رہے ہیں، یقیناً یہ ثابت قَدَمی اور اُولُوالْعَزْمی نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے شایانِ شان ہے۔ اس مبارک خطبہ سے حاصل ہونے والے مدنی پھول ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ اور ہر امتحان میں کامیابی کی ضمانت ہیں: مثلاً (1) ہر حال میں اللہ کی اطاعت کرنا (2) نیکی کی رغبت رکھنا (3) ہر نیکی صرف اللہ کی رضا کے لئے کرنا (4) جان لیوا حالات میں بھی صبر کا دامن تھامے رکھنا (5) مصیبت کے وقت کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے ہمارا رب ناراض ہوجائے (6) اللہ کے وعدوں کو یاد کرنا (7) ہر مصیبت و پریشانی میں اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اس سے دعا مانگنا۔ اللہ کریم ہمیں ان مدنی پھولوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بولتا رسالہ ”قیامت کا امتحان“ سننے کا عجیب اثر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پیارے باپا جان! ابھی میں گاڑی چلاتے ہوئے (مکتبۃ المدینہ کا) رسالہ ”قیامت کا امتحان“ کی ریکارڈنگ سُن رہا تھا، باپا! رسالہ سننے کی وجہ سے مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوگئی کہ جسم میں نہ ہاتھ محسوس ہورہے تھے نہ پاؤں، ڈر تھا کہ کہیں گاڑی لگ نہ جائے، صحیح سلامت گھر پہنچوں گا یا نہیں! گاڑی ایک سائیڈ میں روک کر یہ صوتی پیغام (Audio Message) ریکارڈ کررہا ہوں، باپا! ایمان و عافیت کے ساتھ موت کی دعا کردیجئے گا، باپا! دنیا و آخرت میں ہاتھ تھامے رکھئے گا، مت چھوڑیئے گا، باپا! میرا اور میرے گھر والوں کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جایئے گا۔ اللہ کرے کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر اخلاص کے ساتھ کچھ نیک اعمال کرنے میں کامیاب ہوجاؤں۔ باپا! ایسی کیفیت ہوگئی کہ محسوس نہیں ہورہا ہے کہ جسم میں کوئی چیز ہے، سر اور آنکھیں بھاری بھاری سی ہوگئی ہیں۔ باپا! ایمان و عافیت کی دعا کیجئے گا۔

اَنمول مدنی پھولوں پر مشتمل جوابی صوتی پیغام

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے حاجی وقاص عطاری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

خوفِ خدا میں ڈوبا ہوا آپ کا صوتی پیغام سُنا، بولتا رسالہ ”قیامت کا امتحان“ سُن کر آپ نے جو کیفیت بیان فرمائی، اللہ پاک اس میں مزید برکتیں دے، اللہ کرے کہ خوفِ خدا بڑھ جائے اور ہم گناہوں سے بچ کر نیکیوں کے حریص بن جائیں۔ خوفِ خدا جتنا بڑھے گا، نیکیاں اُتنی ہی بڑھیں گی اور گناہوں کا زور بھی ٹوٹے گا بلکہ گناہ ہوں گے ہی کیوں؟ اللہ سے ڈرنے والے بندے گناہ نہیں کرتے! بیٹے! ہمیں تو گناہ کے قریب بھی نہیں جانا اور نہ ہی گناہ کرنے کی پلاننگ کرنی ہے، جیسے ہی ذہن میں گناہ کرنے کا خیال آئے تو فوراً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ پڑھیں، جب ہم اللہ پاک سے پناہ مانگیں گے تو وہ ضَرور ہمیں اپنی پناہ میں لے گا اور شیطان سے ہماری حفاظت فرمائے گا۔ بیٹے! قیامت کا امتحان ہونے سے پہلے قَبْر کا امتحان ہونا ہے، آہ! آخرت کی پہلی منزل قبر ہے۔ حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک آخرت کی سب سے پہلی منزل قبر ہے۔ قبر والے نے اس سے نجات پائی تو بعد کا معاملہ آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو بعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی، 4/138، حدیث: 2315) بہرحال قبر کا امتحان کب ہوگا؟ اس کا وقت کسی کو نہیں پتا، ہوسکتا ہے آج ہی ہوجائے۔ آئے دن ہارٹ اٹیک یا حادثات وغیرہ کی وجہ سے دنیا میں کئی نوجوان موت کا شکار ہوجاتے ہیں، اچانک اموات کتنی ہورہی ہیں! آہ! ایک دن اپنی بھی باری آنی ہے، چاہے جوانی میں آئے یا بڑھاپے میں! موت سے تو چھٹکارا ہی نہیں ہے، یہ طے ہے، موت ضَرور آنی ہے۔ بیٹے! ابھی سے ہمیں موت کے

لئے اپنا ذہن بنا کر رکھنا چاہئے کہ اب آئی کہ اب آئی۔ ؎

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

رجب (۱۴۳۹ھ) کا چاند نظر آگیا ہے، آپ کو رجب کا مہینا مبارک ہو، آج چاند رات ہے اور آج کی رات دعا قبول ہوتی ہے، دُعا کریں کہ اللہ پاک ہمیں برکتیں عطا فرمائے، خوب عبادتیں ریاضتیں کرنے کی توفیق دے، اللہ کریم ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اپنا خوف عنایت کرے، استقامت بخشے، جتنا ہوسکے ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے ذریعے دین کا کام کرلیں۔

بیٹے! فیضانِ نماز کورس کی ترکیب فرمالیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدینہ مدینہ ہوجائے گا۔

(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حاجی وقاص نے رجب کے پہلے ہفتے میں "فیضانِ نماز کورس" کے لئے داخلہ لے لیا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آسان زندگی گزارنے کا نسخہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے بلال ساجد عطاری لوساکا (زیمبیا، جنوبی افریقا) کے مسافر! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا رقعہ نظر نواز ہوا، مَا شَآءَ اللہ آپ مدنی کام کرنے کے لئے لوساکا (زیمبیا، جنوبی افریقا) سفر کر رہے ہیں، ہوسکتا ہے اب تک پہنچ بھی گئے ہوں، آپ جہاں بھی رہیں اللہ پاک آپ کو شاد و آباد، پھلتا پھولتا مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھے اور صحت و عافیت سے نوازے۔ آپ نے رقعے میں یہ بھی لکھا کہ "میں نے پانچ کلو وزن کم کیا" یہ بات میرے لئے توجہ کا سبب بنی، مَا شَآءَ اللہ! اللہ کریم آپ کو صحت دے۔ بیٹے! اگر زندگی آسان گزارنی ہے تو یوں سمجھ لو کہ عمر بھر کھانے پینے میں پرہیزی رکھنی ہے ورنہ زیادہ کھانا یا چکناہٹ اور مٹھاس والی چیزوں کا بے تحاشا استعمال کرنا شوگر بڑھنے، کولیسٹرول لیول ہائی ہونے، دل اور نہ جانے کون کون سی بیماریوں کا سبب بنتا ہے، اللہ پاک ہم سب کو محفوظ رکھے، ہماری زندگی آسان گزرے، عافیت والی آسان موت مدینے میں شہادت کی صورت میں آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں میں مل جائے تو کیا بات ہے! میرے لئے بے حساب مغفرت کی دُعا کیجئے۔

لوساکا (زیمبیا، جنوبی افریقا) اور جہاں جہاں آپ کی حاضری ہو وہاں کے اسلامی بھائیوں کو میرا سلام عرض کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دینی مطالعہ کرنے والے کی حوصلہ افزائی

مرکزی جامعۃ المدینہ نیپال کے دَرَجہ سادِسہ کے طالبِ علم حامد رضا نے 10 دن کے اندر اندر "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، پردے کے بارے میں سوال جواب، دو رسالے اور غالباً مدنی مذاکرے کی مطبوعہ کئی اقساط کا مطالعہ کیا،" جس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوتی پیغام کے ذریعے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے مرکزی جامعۃ المدینہ نیپال کے تمام اساتذۂ کرام و طلبۂ کرام کو سلام بھی بھیجا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صُوری پیغام ملنے پر مسجد بنانے کے لئے پلاٹ وقف کردیا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغام کے ذریعے مرحوم غلام محمد قریشی کی تعزیت فرماتے ہوئے اہلِ خانہ کو مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مسجد بنانے اور بچوں کو درسِ نظامی کروانے کی ترغیب دلائی جس پر اہلِ خانہ نے لَبَّیْک کہتے ہوئے ایک پلاٹ مسجد بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کو وقف کیا اور 3 مدنی منّوں اور 2 مدنی منّیوں کو درسِ نظامی کروانے کی بھی نیت پیش کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُتُب کا تعارف

محمد شہزاد عطاری مدنی*

اسلام کی بے شمار خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے عورت کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ اسے اصلاحِ مُعاشَرہ کے لئے اہم قرار دیا اور اسے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کے باقاعدہ طَور طریقے بتائے۔ جن خواتین نے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو حرزِ جاں بنایا انہوں نے تاریخ میں زبردست کامیابیاں حاصِل کیں اور حقیقی ترقّی کی بُلندیوں تک جا پہنچیں۔ دورِ حاضِر میں خواتین کے حوالے سے اسلامی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے والیوں کی سیرت عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** نے متعدد کتابیں چھاپی ہیں جن میں سے دو کا تعارف پیشِ خدمت ہے:

(1) فیضانِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سیرت پر لکھی گئی **608** صفحات کی اردو زَبان میں جامِع ترین کتاب ہے۔ اس میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سیرتِ پاک کے **23** عنوان قراٰن و حدیث اور محدّثین کی وضاحت کی روشنی میں مُدَلَّل انداز میں بیان ہوئے ہیں جن میں آپ کا ❀ ذوقِ عِبادت، ❀ عشقِ رسول، ❀ تواضع و انکساری، ❀ بطور مُفَسِّرہ، محدثہ اور مُفْتِیَہ آپ کی سیرت، ❀ آپ کا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا اور ❀ آپ کے اُمورِ خانہ داری وغیرہ شامل ہیں۔ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی مُبارَک زِندگی کا اہم اور تاریخی واقعہ "واقعۂ افک" ہے، جس کا بیان قراٰنِ مجید، پارہ **18** سورۃ النّور کی آیات میں مفصّل طور پر ہوا ہے، یہ واقعہ اور اس کے تاریخی حقائق کو بطورِ خاص کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے عِلاوہ **46** حِکایات اور عقائد و اعمال کی اصلاح کے بہت سارے مضامین بھی ضِمناً ذِکر ہوئے ہیں۔ مجموعی طَور پر کتاب کی تیاری میں **215** کتب سے رہنمائی لی گئی ہے۔

(2) شانِ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالٰی عنہا پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لاڈلی شہزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کی سیرت پر مشتمل **500** صفحات کی انتہائی خوبصورت اور پُر مغز کتاب ہے جس میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ❀ ذوقِ عِبادت ❀ عشقِ رسول ❀ شان و عظمت ❀ کرامات ❀ ایثار و سخاوت ❀ زُہد و تقویٰ ❀ اُمورِ خانہ داری ❀ پردے کا اہتمام فرمانا ❀ مُبارک نِکاح اور جہیز کے مُعاملات سمیت **12** عنوان بالتفصیل تحریر کئے گئے ہیں۔ مُناسِب مقامات پر پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کم و بیش **190** ارشادات، متعدد آیتیں اور بیسیوں مدنی پھول بھی بیان ہوئے ہیں۔

دونوں کتابوں کی مشترک خصوصیات ❀ دونوں کتابیں بطورِ خاص اسلامی بہنوں کے لئے تحریر ہوئی ہیں لہٰذا خِطاب کے الفاظ بھی اسلامی بہنوں ہی کے لائے گئے ہیں لیکن اسلامی بھائیوں کے لئے بھی اتنی ہی مفید ہیں جتنی اسلامی بہنوں کے لئے ❀ دونوں کتابوں میں ان مُقدّس بیبیوں کے بارے میں صِرف معلومات دینے پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اسلامی بہنوں کی اخلاقی اور عملی تربیَت کے لئے ان کی سیرتوں سے حاصِل ہونے والے مدنی پھول بھی ذِکر کئے گئے ہیں ❀ دونوں کِتابیں مِل کر گویا **35** تیار شُدہ بیانات کا مدنی گلدستہ بھی ہیں، اس لئے ائمہ کرام، خطبائے عظام اور مبلّغین کے لئے بھی یکساں مفید ہیں نیز ❀ اندازِ تحریر آسان رکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عام پڑھے لکھے لوگ بھی انہیں پڑھ کر مَعْلُومات کا خزانہ حاصِل کر سکیں۔

مدینہ مکتبۃ المدینہ پر فی الوقت کتاب **"فیضانِ عائشہ صدّیقہ"** کی قیمت 230 روپے اور کتاب **"شانِ خاتونِ جنّت"** کی قیمت **145** روپے ہے۔ جبکہ یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہیں۔

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (فیصل آباد)

شبِ قدر

عاطف حسین عطاری مدنی*

شبِ قدر کی فضیلت حضرتِ سیدنا مالک بن اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ساری مخلوق کی عمریں دکھائی گئیں، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اُمت کی عمر سب سے چھوٹی پائیں تو غمگین ہوئے کہ میرے اُمتی اپنی کم عمری کی وجہ سے پہلے کی اُمتوں کے جتنے نیک اعمال نہیں کر سکیں گے چنانچہ اللہ پاک نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شبِ قدر عطا فرمائی جو دیگر اُمّتوں کے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔(تفسیر کبیر، 11/ 231، تحت الآیۃ:3)

شبِ قدر میں عبادت کرنے کی فضیلت رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان و اخلاص کے ساتھ عبادت کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(بخاری، 1/ 626، حدیث:1901)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اِس حدیثِ پاک کی وضاحت میں لکھتے ہیں: رمضان میں روزوں کی برکت سے گناہِ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں اور تراویح کی برکت سے گناہِ کبیرہ ہلکے پڑ جاتے ہیں اور شبِ قدر کی عبادت کی برکت سے درجے بڑھ جاتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، 3/ 134)

علامہ عبد الرءوف مُناوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اِس حدیث کی وضاحت میں نقل کرتے ہیں کہ رمضان کے روزوں اور قیام کے ذریعے ہونے والی مغفرت توماہِ رمضان کے آخر میں ہوتی ہے جبکہ شبِ قدر میں قیام کے سبب ہونے والی بخشش کو مہینے کے اِختتام تک مؤخر نہیں کیا جاتا۔
(فیض القدیر، 6/ 248 تحت الحدیث:8902 ماخوذاً)

شبِ قدر کب ہوتی ہے؟ میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ کریم نے اپنی مَشِیَّت (مرضی) کے تحت شبِ قدر کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لہٰذا ہمیں یقین کے ساتھ نہیں معلوم کہ شَبِ قَدر کون سی رات ہوتی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ’’شَبِ قَدْر کو رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔‘‘ (بخاری، 1/ 661، حدیث: 2017) **’’فیضانِ رمضان‘‘** صفحہ 199 پر ہے: اگرچِہ بُزُرگانِ دین اور مُفَسِّرین و مُحدِّثین رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی اجمعین کا شَبِ قَدْر کے تَعَیُّن میں اِختِلاف ہے، تاہم بھاری اکثریَّت کی رائے یِہی ہے کہ ہر سال ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی سَتّائیسویں شَب ہی شَبِ قَدْر ہے۔ سیِّدُ الْقُرَّاء حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیِّ بْنِ کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک سَتّائیسویں شبِ رَمَضان ہی ’’شَبِ قَدْر‘‘ ہے۔(مسلم، ص383، حدیث:762)

شبِ قدر کے نوافل فقیہ ابو اللّیث رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: شبِ قدر کی کم سے کم دو، زیادہ سے زیادہ ہزار اور درمیانی تعداد 100 رکعتیں ہیں جن میں قراءت کی درمیانی مقدار یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر پھر تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیر کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھے۔(روح البیان، 10/ 483)

شبِ قدر کی دعا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ

اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔

(ترمذی، 5/ 306، حدیث:3524)

اللہ پاک ہمیں شبِ قدر کی برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنے Audio صُوتی اور Video صُوری پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضرورتاً ترمیم کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

ناناجان سے سفارش کیجئے کہ مدینے بلالیں

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شہزادۂ عالی وقار، پیرِ طریقت، سیّد شبیر علی شاہ صاحب گیلانی مجددی زیبِ سجادہ دربارِ عالیہ مجددیہ چُوراشریف! (ضلع اٹک پاکستان)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد صدیق ریاض نقشبندی نے یہ خبر دی کہ آپ کی بائیں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ آپ کی عمر بھی ستّر سال، یک بڑھاپا صد عیب، پھر اوپر سے آپریشن! اللہ پاک آپ کے حال پر رحم فرمائے۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے ان کی صحت یابی کی دعا کی اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1439ھ کے صفحہ نمبر 17 سے یہ مدنی پھول پڑھ کر سنایا:) ارشادِ حضرتِ سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ: موت کو کثرت سے یاد کرنا خوشی اور حسد کو کم کردیتا ہے۔ (احیاء العلوم، 3/233) حضورِ والا! اپنے نانا جان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں میری سفارش کیجئے گا کہ مجھے مدینے بلالیں، ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی سعادت عنایت فرماکر جنت البقیع کے اندر اپنے قدموں میں رکھ لیں، بارگاہِ الٰہی میں شفاعت کرکے میری بے حساب مغفِرت کروادیں، آپ کا احسان بالائے احسان ہوگا۔ اپنی دعوتِ اسلامی کو دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ شہزادۂ گرامی سیّد فضل عثمان حیدر شاہ گیلانی اور آستانہ شریف کے دیگر احباب، مریدین، متوسلین، معتقدین سب کو میرا بہت بہت سلام اور سب میری بے حساب مغفِرت کے لئے دُعا فرمائیے۔ (بِتَغَیُّرٍ قَلِیْلٍ)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص246)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِظہارِ محبت سے بھرپور جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

میں بندۂ ناچیز سیّد محمد شبیر علی شاہ گیلانی نقشبندی مجدّدی خادمِ دربارِ عالیہ چُوراشریف (ضلع اٹک، پاکستان) اس وقت علیل ہوں، آنکھوں کے عارضے میں مبتلا ہوں دو تین دفعہ آپریشن ہوچکا ہے، اس سلسلے میں میرے دَیرینہ محسن، مُربّی، اہلسنّت و جماعت کا دل میں درد رکھنے والی ایک حسین و جمیل شخصیت، امیرِ شریعت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے میری صحت یابی کے لئے بڑی حسین، بڑی جمیل، بڑی پر مغز اور بڑی جامع دعا فرمائی ہے۔ ایسا دردِ دل رکھنے والی شخصیت جو اتنی حسین و جمیل دُعا کے ساتھ نوازیں اُس کے لئے یہی جملے ہیں کہ اللہ تعالٰی اُن کو سلامت رکھے۔ دعوتِ اسلامی کے ساتھ میرا پیار خالی نہیں بلکہ یہ ایک اَٹوٹ اَنگ (مضبوط عضو) ہے۔ قدم قدم پر میں دُعا گو بھی ہوں اور معاوِن بھی کہ اللہ تعالٰی اِس حسین جمیل کاوِش میں اور برکت عطا فرمائے۔ جہاں جہاں میرے دوست احباب میرے اِس ناچیز پیغام کو سُن رہے ہیں وہ قلمے، درہمے، سُخنے جہاں تک ہوسکے دعوتِ اسلامی سے ہر طرح کا تعاون کریں اور پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ یہ جماعت دنیا میں عشقِ مصطفٰے، محبتِ رسول کے جام پلا رہی ہے۔ اللہ تعالٰی اپنے محبوب کریم کے صدقے امیرِ شریعت کو بھی صحتِ کاملہ سے نوازے، اُن کا سایہ ملک و ملّت پر قائم رکھے، اُن کے معاونین، خُدّام اور رُفقا سلامت رہیں، سلامت رہیں، سلامت رہیں، اللہ تعالٰی ان کو

اور دعوتِ اسلامی کو دِن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (بتغیّرٍقلیلٍ)

حاجی ابوالبنتین حسان عطاری سے تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی نواسیوں کے دادا جان اور حاجی ابوالبنتین حسان عطاری مدنی کے والد صاحب حاجی سلیمان عطاری کے انتقال پر براہِ راست مدنی مذاکرے میں ان کے صاحبزادگان اور لواحقین سے تعزیت فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مسجد بنانے کی ترغیب بھی دلائی جس پر حاجی حسان عطاری مدنی نے اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر ایک مسجد بنانے کی نیت کی۔

رکنِ شوریٰ حاجی عقیل عطاری مدنی سے تعزیت

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بذریعہ صُوری پیغام رکنِ شوریٰ حاجی محمد عقیل عطاری مدنی سے ان کی والدۂ محترمہ (گلزارِ طیبہ سرگودھا) کے انتقال پر تعزیت فرمائی اور دعائے مغفرت سے نوازا۔

رکنِ شوریٰ الحاج قاری سلیم عطاری سے عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے رکنِ شوریٰ الحاج قاری محمد سلیم عطّاری اور ان کے والد صاحب کی بیماری کی اطلاع ملنے پر ان سے عیادت فرمائی اور صحت یابی کی دعا فرمائی۔

تعزیت وعیادت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے ● فخر المشائخ ڈاکٹر پیر سید محمد اشرف جیلانی اشرفی (سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ فردوس کالونی باب المدینہ کراچی) اوران کے بھائیوں سے ان کے چھوٹے بھائی صاحبزادہ، حافظ ابوالوہاج سید جمال اشرف جیلانی (امیر حلقہ اشرفیہ سردارآباد فیصل آباد) ● غلام محی الدین اور محمد احمد رضا سے ان کے والدِ محترم حضرت مولانا شمیم الحسن قادری رضوی (باب المدینہ کراچی) ● مولانا محمد یعقوب صاحب اوران کے بھائیوں سے مبلّغِ دعوتِ اسلامی حاجی محمد سلیم عطاری (نگران مجلس ہفتہ واراجتماع و مجلس مدنی مذاکرہ پاکستان) کے بچوں کے نانا جان مولانا محمد یوسف (خوشاب، پاکستان) ● حاجی محمد انیس اور عمران عطاری سے ان کے والد (باب المدینہ کراچی) ● گلزار احمد عطاری اور دلدار عطاری سے ان کی والدہ نسیم بانو عطاریہ (ٹَیاری، باب الاسلام، سندھ) ● محمد شفیع سے ان کے والد حبیب اللہ عطاری (میسور، ہند) ● قاری آصف عطاری وبرادران سے ان کی والدہ ● آفتاب عطاری اور عبد الحمید عطاری سے ان کے بھائی حاجی محمد سلیم عطاری (باب المدینہ کراچی) ● سید عبد المنان عطاری سے ان کے والد حافظ ذاکر حسین (عارف والا) ● عابد سومرو وبرادران سے ان کے والد ماسٹر ہادی بخش سومرو (سکھر) ● حسین عطاری و برادران سے ان کی والدہ مریم عطاریہ (بُندی راجستان ہند) ● احمد حیات صدیقی و برادران سے ان کی والدہ (راولپنڈی) ● صابر عطاری و برادران سے ان کے والد حاجی محمد ابراہیم عطاری (باب المدینہ کراچی) ● محسن رضا و برادران سے ان کے والد محمد انور (گجرات) ● محمد اکرم عطاری سے ان کے بچوں کی امی اُمِّ عثمان عطاریہ (باب المدینہ کراچی) ● اکرام عطاری سے ان کے والد غلام محمد قریشی (زم زم نگر حیدرآباد) ● غلام نبی عطاری و برادران سے ان کی والدہ (ٹنڈوالہ یار) ● طاہر عطاری و برادران سے ان کے والد حیات عطاری (ملیر باب المدینہ کراچی) ● عاطف حسین عطاری وبرادران سے ان کے والد شرافت حسین عطاری (باب المدینہ کراچی) کے انتقال پر تعزیت فرمائی اور لواحقین کو اپنے اپنے مرحوموں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف مشورے دیئے جن میں سے مسجد بنانے، ماہِ رمضان میں اعتکاف کرنے، تقسیمِ رسائل، مدنی مذاکرے میں شرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی ترغیب وغیرہ شامل ہیں، جبکہ محمد جمیل، محمد نوید، محمد عثمان، محمد جاوید، محمد سعید اور محمد سلطان سے ان کے ایکسیڈنٹ کی خبر ملنے پر عیادت فرمائی اور اپنی دُعاؤں سے نوازا۔

آشعار کی تشریح

استاذِ زَمن، شہنشاہِ سُخَن کی شاعری

(برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن)

ذوقِ نعت

ابو الحسان عطاری مدنی*

اشعار کی صورت میں **اللہ** کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدح سرائی نہایت عُمدہ عِبادت اور ایک عظیم سعادت ہے لیکن اس کے تقاضوں کو نبھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ جہاں رَدِیف اور قافیے کی پابندیاں نبھانے اور وزنِ شعری کی دُرُستی کے لئے شعر گوئی کے علم سے واقفیت ضَروری ہے وہیں اشعار کو شَرْعی اَغلاط سے محفوظ رکھنے کے لئے کثیر علمِ دین بھی درکار ہے۔

نعت شریف لکھنے کی احتیاطیں اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: حقیقۃً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اِس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر بڑھتا ہے تو اُلوہیت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص (یعنی شان میں کمی یا گستاخی) ہوتی ہے۔ البتّہ حمد آسان ہے کہ اِس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں ایک جانب اَصْلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص227)

اعلیٰ حضرت کن کا کلام سنتے تھے؟ امامِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: سوا دو (شعرا) کے کلام کے کسی کا کلام میں قصداً (یعنی ارادۃً اپنی خواہش سے) نہیں سنتا، مولانا کافی اور حسن میاں مرحوم کا کلام اوّل سے آخر تک شریعت کے دائرہ میں ہے۔ حسن میاں مرحوم کو میں نے نعت گوئی کے اُصول بتادیئے تھے، اُن کی طبیعت میں ان کا ایسا رنگ رچا کہ ہمیشہ کلام اسی معیارِ اِعتِدال پر صادِر ہوتا۔ جہاں شُبہ ہوتا مجھ سے دریافت کرلیتے۔ حسن میاں مرحوم نے ایک مقطع میں اس کی طرف اشارہ کیا کہ ۔

بھلا ہے حسؔن کا جنابِ رضا سے   بھلا ہو الٰہی جنابِ رضا کا

غرض ہندی نعت گویوں میں اِن دو کا کلام ایسا ہے، باقی اکثر دیکھا گیا کہ قدم ڈگمگا جاتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص225 ملتقطاً)

شہنشاہِ سخن اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے بھائی مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اپنے دور کے ممتاز عالمِ دین، صاحبِ طرز ادیب اور قادرُ الکلام شاعر تھے، فنِ شعری میں مشہور شاعر مرزا داغ دہلوی آپ کے استاد تھے جیسا کہ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

کیوں نہ ہو میرے سُخن میں لذّتِ سوز و گُداز
اے حَسن شاگرد ہوں میں داغ سے اُستاد کا

آپ کا نعتیہ دیوان **"ذوقِ نعت"** اگر ایک طرف فنِ شاعری اور فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ شاہکار ہے تو دوسری طرف عظمتِ رسول کا امین اور شریعت و طریقت کا پاسدار ہے۔ فنِ شاعری کے اعتِبار سے آپ کا کلام اتنے بلند پائے کا ہے کہ آپ کو استادِ زَمن اور شَہنشاہِ سُخن کے القابات سے نوازا گیا۔

فی البدیہہ کلام لکھ دیا مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کی قادرُ الکلامی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک صاحب نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا: میں نعتیہ رسالہ جاری کرنے والا ہوں، پہلی طرح[1] ہوگی **"محوِ دیدارِ محمد دل ہمارا ہو گیا"** اس پر ایک

(1): وہ مصرع جو مُشَاعَرے وغیرہ میں وزن اور قافیہ ردیف مقرر کرنے کے لئے نمونے کے طور پر دیا جاتا ہے اور سب شرکائے مشاعرہ اسی کے مطابق اشعار کہتے ہیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

نعتیہ غزل تحریر فرمادیجئے۔ آپ نے فوراً قلم برداشتہ (بے ساختہ) ایک غزل لکھ دی جس کے چند اشعار درج ہیں:

مُعطیٔ مطلب تمہارا ہر اشارہ ہوگیا جب اشارہ ہوگیا مطلب ہمارا ہوگیا
ڈوبتوں کا یانبی کہتے ہی بیڑا پار تھا غم کنارے ہوگئے پیدا کنارا ہوگیا
نام تیرا ذکر تیرا تُو ترا پیارا خیال ناتوانوں بے سہاروں کا سہارا ہوگیا

(اخبار "اہلِ فقہ"، شمارہ بابت 20 جولائی 1909ء)

کلامِ رضا کی پیروی مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے نعتیہ دیوان **"ذوقِ نعت"** میں کم از کم چار کلام ایسے ہیں جو امامِ اہلِ سنت کے کلام کی زمین پر کہے گئے ہیں یعنی دونوں کلاموں کا ردیف اور قافیہ ایک جیسا ہے۔ ذیل میں ہر نمبر کے تحت پہلا شعر امامِ اہلِ سنّت کا جبکہ دوسرا استادِ زمن کا ہے:

1 واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
جن و انسان و مَلَک کو ہے بھروسا تیرا سرورا مرجعِ کل ہے درِ والا تیرا

2 غم ہوگئے بے شمار آقا بندہ تیرے نثار آقا
دشمن ہے گلے کا ہار آقا لٹتی ہے مری بہار آقا

3 محمد مظہر کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا
کہوں کیا حال زاہد گلشنِ طیبہ کی نزہت کا کہ ہے خُلد بریں چھوٹا سا ٹکڑا میری جنت کا

4 اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے دلِ بےکس کا اس آفت میں آقا تو ہی والی ہے
مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد ان کا سوالی ہے لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے

وصال برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن نے 22 رمضان المبارک 1326ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔

ابتدائی طبّی امداد

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

منہ کے چھالے

منہ کے چھالے عام طور پر سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کے گرد سرخ رنگ کی لکیر ہوتی ہے۔ چھالے زیادہ تر گالوں کے اندر کی طرف، زبان کے اوپر یا نیچے، ہونٹوں کے باہر یا اندر کی طرف اور منہ کے اندر تالو پر نکلتے ہیں اور کافی تکلیف دہ ہوتے ہیں جس کے باعث کھانا پینا دشوار ہو جاتا ہے۔ **وجوہات** منہ کے چھالوں کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں جیسے زیادہ مرچوں کا کھانا، قبض، جسمانی ہارمون کے مسائل، کھاتے وقت منہ کے اندر دانتوں سے کٹ لگ جانا، وٹامنز کی کمی، ذہنی دباو، تیزابیت کی زیادتی وغیرہ۔ **علاج** مذکورہ بالا وجوہات کا حل اپنے ڈاکٹر کے مشورہ سے نکالا جاسکتا ہے۔ ● عام طور پر یہ چھالے ایک ہفتے کے اندر ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ بس صحت بخش غذا کا استعمال کرنا ہوتا ہے جبکہ مسالے دار، تیزابیت پیدا کرنے والی اور چپس جیسی چیزوں سے دوری اختیار کرنا ہوتی ہے اور دانتوں پر مسواک یا برش احتیاط سے کرنا پڑتا ہے۔ ● اگر یہ چھالے ایک ہفتے سے زیادہ رہیں، خون نکلنے لگے یا وقت کے ساتھ بڑے ہونے لگیں تو بہتر ہے کہ ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ ● ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کا محلول (Liquid) منہ کے چھالوں یا زخم کو انفیکشن سے بچاتا ہے، اس محلول کو ماؤتھ واش کی طرح استعمال کریں تاہم اسے نگلنے کی کوشش نہ کریں۔ ● پانی میں نمک ملا کر غرغرہ کریں، سوڈیم کلورائیڈ (یعنی نمک) پانی میں مل کر ٹشوز کے قریب جاکر زخموں کے ٹھیک ہونے کا عمل تیز کر دیتا ہے۔

* مستشفیٰ (کلینک) فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

شوگر کے مریض اور رمضان کے روزے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر مقدّس مہمان ماہِ رَمَضان کی آمد ہے۔ اس ماہ کے فرض روزے رکھنا نہ صِرف اُخروی فوائد و ثمرات کے حصول کا باعث ہے بلکہ انسانی جسم کی صحت و تندرستی میں بھی اس کا عمل دخل ہے۔ مختلف امراض میں مبتلا اسلامی بھائی روزہ رکھنے کے حوالے سے پریشانی کا شکار ہوتے ہیں، انہیں چاہئے کہ اپنے طبیب کے مشورے سے مناسب غذا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ احتیاط کا دامن تھامتے ہوئے فرض روزے ضرور رکھیں۔ اس مضمون میں بالخصوص شوگر (ذیابیطس) کے مریضوں کو روزہ رکھنے کے حوالے سے چند معروضات پیش کی گئی ہیں۔ **تحقیقی جائزہ** شوگر کے مریضوں پر روزے کے اثرات جاننے کیلئے پاکستان اور بیرونِ پاکستان کے مختلف ڈاکٹر حضرات نے گزشتہ دنوں ایک تحقیقی تجربے کا اہتمام کیا۔ شوگر کے 70 مریضوں کا انتخاب کرکے پہلے ان کا شوگر لیول نوٹ کر لیا گیا، ان میں سے کچھ کو روزے رکھوائے گئے اور کچھ کو نہ رکھوائے گئے۔ جن مریضوں کو روزے رکھوائے گئے انہیں سحری سے آدھا گھنٹہ قبل اور افطار کے آدھے گھنٹے بعد انسولین (Insulin) کا انجکشن دیا گیا اور روزے کے اوقات کے علاوہ باقاعدہ ادویات استعمال کروائی گئیں۔ پورا مہینا یہ عمل چلتا رہا اور شوگر لیول چیک ہوتا رہا، نتیجۃً یہ معلوم ہوا کہ روزے رکھنے والے مریضوں کی شوگر نارمل رہی جبکہ روزہ نہ رکھنے والے مریضوں کا شوگر لیول اُتار چڑھاؤ کا شکار رہا۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس تحقیقی جائزے سے ثابت ہوتا ہے کہ شوگر کا مریض اگر اپنے معالج کی ہدایات کے مطابق رمضان کے روزے رکھے اور مناسب ادویات لیتا رہے تو یہ اس کیلئے فائدہ مند ہے۔ شوگر کے مریض کے خون میں انسولین کی مقدار کم جبکہ شوگر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، روزے کے دوران یہ شوگر آہستہ آہستہ استعمال ہوتی رہتی ہے۔ ماہِ رمضان کے روزوں کی برکت سے شوگر کے مریضوں کا نہ صرف شوگر لیول کنٹرول ہوگا بلکہ شوگر کی وجہ سے ہونے والی کمزوری نہیں ہوگی اور قوتِ مدافعت (immanity) بھی بڑھے گی۔ **شوگر کے مریض کے لئے چند ممکنہ مسائل** شوگر کے مریض کو روزے میں چند مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے:

(1) خون میں شوگر کی مقدار میں کمی جسے ”ہائپو گلائی سیمیا (Hypoglycemia)“ کہا جاتا ہے۔ مختلف تجزیاتی مطالعہ (Studies) سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کے باوجود شوگر کے مریضوں میں شوگر کی کمی کے واقعات عام دنوں سے زیادہ نہیں ہوتے۔ شوگر کی مقدار عموماً ان مریضوں میں زیادہ کم ہوتی ہے جو رات کو اچھی طرح کھانا نہیں کھاتے یا مناسب انداز میں سحری نہیں کرتے۔ (2) خون میں شکر کی مقدار کا بڑھ جانا جسے ”ہائپر گلائی سیمیا (Hyperglycemia)“ کہا جاتا ہے۔ اس صورتحال میں ہفتہ 10 دن تک شوگر بڑھتی رہتی ہے اور کمزوری میں اضافہ ہوتا ہے آخر کار مریض کوما میں جا سکتا ہے۔ اس کیفیت کا بنیادی سبب سحر و افطار میں کھانے پینے میں بے اِعتدالی ہے۔ (3) بالخصوص موسمِ گرما میں روزے رکھنے کی صورت میں جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اس پریشانی سے بچنے کے لئے افطار اور سحری کے درمیان کم از کم 8 سے 10 گلاس پی کر اپنے جسم میں پانی کی مقدار پوری کریں۔ گرمی کے موسم میں روزے کے دوران ایسے کاموں سے بچنے کی کوشش کریں جن کی وجہ سے جسم سے زیادہ پسینہ نکلتا ہو۔ **سحری کیسی ہو؟** شوگر کے مریض سحری میں ایسی غِذا استعمال فرمائیں جو دیر سے ہضم ہوتی ہے مثلاً جَو شریف کا دلیہ، ان چھنے آٹے کی روٹی کے ساتھ سبزی یا مرغی کا سالن وغیرہ۔ **پیاس کی شدت سے حفاظت کا نسخہ** جن

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

مریضوں کو پیاس زیادہ لگتی ہے وہ سحری میں الائچی کا قہوہ اس طرح استعمال کریں کہ قہوہ میں الائچی اُبال لیں اور اس میں معمولی دودھ شامل کریں۔ اگر ہائی بلڈ پریشر کا مسئلہ نہ ہو تو نمکین لسی پینے سے بھی روزے میں پیاس کم لگتی ہے۔ **افطار سے متعلق مدنی پھول** تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ایک کھجور میں 6 گرام کاربوہائیڈریٹس ہوتی ہیں جس میں معدنیات، فائبر، فاسفورس اور پوٹاشیم ہوتا ہے۔ افطار سے قبل آخری وقت میں تھکاوٹ اور بوجھل پن کی وجہ سے بھی جسم میں پوٹاشیم کی کمی واقع ہوتی ہے جسے کھجور کھا کر فوری طور پر دور کیا جاسکتا ہے۔ شوگر کے مریض افطار میں ایک کھجور اور اگر ان کی شوگر کنٹرول میں ہے تو2 کھجوریں بھی کھاسکتے ہیں۔ فروٹ چاٹ بغیر چینی کے کھائیں نیز اگر کٹے ہوئے پھلوں میں تھوڑا سا لیموں شامل کرلیں تو اس کی افادیت میں اضافہ ہوجائے گا۔ مشروب کے طور پر ایک گلاس لیموں پانی کا استعمال مناسب رہے گا۔ **عشائیہ (Dinner)** شوگر کے مریض رات کو ایک چپاتی سالن کے ساتھ یا سلاد اور رائتے کے ساتھ ایک پلیٹ ابلے ہوئے چاول کھاسکتے ہیں، سوتے وقت بھوک لگتی ہے تو ایک کپ دودھ بھی پی سکتے ہیں۔ **انرجی ڈرنکس کا استعمال** سحری ہو یا افطار، بالعموم ہر شخص اور بالخصوص (Specially) شوگر کے مریض کو انواع واقسام کی کولڈ ڈرنکس اور انرجی ڈرنکس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں انرجی ڈرنکس کے استعمال کے باعث نوجوانوں میں بھی شوگر کے مریضوں کی شرح میں اضافہ ہورہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق یومیہ 2 سے 3 انرجی ڈرنکس پینے والے 20 سے 25 نوجوان روزانہ شوگر میں مبتلا ہورہے ہیں۔ انرجی ڈرنکس کے بجائے لسّی، سکنجبین، ستّو اور تھادل وغیرہ قدرتی انرجی ڈرنکس ہیں جن کا استعمال توانائی فراہم کرتا ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ **توجہ فرمائیے** شوگر یا کسی بھی بیماری میں مبتلا فرد کو اگر خود یہ محسوس ہو کہ مجھے روزہ نہیں رکھنا چاہئے یا ڈاکٹر مشورہ دے کہ آپ رمضان کا فرض روزہ نہ رکھیں تو اس پر عمل سے پہلے کسی مستند مفتیِ اہلِ سنّت سے شَرْعی رہنمائی ضَرور حاصل فرمائیں۔ (شرعی رہنمائی کیلئے دارالافتاء اہلِ سنّت کے نمبرز نیچے دیئے گئے ہیں) ● شوگر کے مریض کو اگر بلڈ پریشر کا مسئلہ بھی ہو تو اس مضمون میں مذکور کسی بھی مشورے پر عمل سے پہلے اپنے معالج سے ضرور مشورہ فرمالیں۔ **نماز کا ایک دنیوی فائدہ** شوگر کے مریض اگر بالخصوص رَمَضان المبارک میں نمازِ پنج گانہ اور 20 رکعت نمازِ تراویح باجماعت ادا کریں تو اس کا ایک ضمنی فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اور ورزش کی ضَرورت نہیں رہے گی۔

آ گیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو ۔۔۔ فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص705)

(1) اس مضمون کی طبّی تفتیش "مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی)" کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔ (2) تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے

دارالافتاء اہلِ سنت کے فون نمبر اور میل ایڈریس

فون سروس کے اوقات کار	0300-0220113	0300-0220112	بالخصوص پاکستان اور دنیا بھر کیلئے
10am تا 3pm (وقفہ 1 تا 2 جمعۃ المبارک تعطیل)	0300-0220115	0300-0220114	بالخصوص پاکستان اور دنیا بھر کیلئے
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 6pm (علاوہ نماز کے اوقات)		0044-121 318 2692	بالخصوص یوکے اور دنیا بھر کیلئے
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 6pm (علاوہ نماز کے اوقات)		0015-859020092	بالخصوص امریکہ اور دنیا بھر کیلئے
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 6pm (علاوہ نماز کے اوقات)		0027-318135651	بالخصوص افریقہ اور دنیا بھر کیلئے
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 6pm (علاوہ نماز کے اوقات)		0061-280058426	بالخصوص آسٹریلیا اور دنیا بھر کیلئے

Email: darulifta@dawateislami.net

کھجور کے فوائد

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

کھجور (Date) ایک طاقت بخش اور خوش ذائقہ غذا ہے جس کا استعمال دنیا بھر میں کیا جاتا ہے بالخُصوص رَمضانُ المبارک میں اس کا استعمال مسلم مَمالک میں نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔ افطار کے وقت شاید ہی کوئی ایسا دستر خوان ہو جہاں کھجور موجود نہ ہوتی ہو۔ کھجور ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی نہایت مَرغُوب اور پسند تھی۔ آیئے! کھجور کے کچھ خواص اور فوائد جانتے ہیں۔

کھجور کے خواص ◄ زمین پر سب سے پہلے حضرتِ آدم علیہ السَّلام کی بچی ہوئی مٹی سے کھجور کا درخت پیدا کیا گیا (تفسیر روح البیان، 7/393 ملخصاً) ◄ کھجور کی خاصِّیَّت گرم اور تَر ہے لہٰذا اسے مُعتَدِل کہا جا سکتا ہے ◄ جسامت میں چھوٹے سے اس پھل کی تقریباً چار ہزار اقسام بتائی جاتی ہیں مگر مدینہ منوّرہ زادھَا اللہ شرفاً و تعظیماً کی عجوہ اور بَرنی کھجور سب سے عمدہ ہیں۔ (رسائلِ طب، ص 322، 328)

کھجور کے طبی فوائد ◄ 3 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نَہار منہ کھجور کھانے سے پیٹ کے کیڑے مَر جاتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص398، حدیث: 6394) ◄ عجوہ کھجور جنّت سے ہے، اس میں زہر سے شِفا ہے۔ (ترمذی، 4/17، حدیث: 2073) ◄ کھجور کھانے سے قولنج (یعنی بڑی انتڑی کا درد Colic Pain) نہیں ہوتا۔ (کنز العمال، 10/12، حدیث: 28191) ◄ امام ذَہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حاملہ کو کھجوریں کھلانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہو گا جو کہ خوبصورت، بُردبار اور نرم مِزاج ہو گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص356) ◄ کھجور کے ساتھ کھیرا یا ککڑی ملا کر کھانے سے جسمانی کمزوری اور دُبلاپَن دور ہوتا ہے ◄ کھجور کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقوِّی (یعنی طاقت دینے والی) غذا ہے ◄ پیلا یرقان (یعنی پیلیا) کیلئے بہترین دَوا ہے ◄ رات کو کھجور بھگو کر صبح اس کے پانی کا استعمال دل کے دورے (Heart attack) و دیگر امراضِ قلب کا انتہائی کامیاب اور سَستا علاج ہے ◄ پکی ہوئی کھجوروں کو پانی میں بھگو کر ان کا پانی پیا جائے تو پیچش (Dysentery) ختم، معدے اور آنتوں میں صَفْرا کی زیادتی کم ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ معدے اور آنتوں کے زخم، اَلسَر اور سوزش کے لئے بھی کھجور کا پانی پینا بہت مُفید ہے۔ ◄ کھجور کی گٹھلی یا چھال کو جلا کر اس کی راکھ زخم پر ڈالنے سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ ◄ کھجور کے درخت سے گُوند نکلتی ہے جو آنتوں، گُردوں، پیشاب کی نالیوں کی سوزِش اور بیرونی چوٹوں کے لئے مفید ہے۔

قوتِ حافظہ اور اعصابی کمزوری کا نسخہ 5 عدد کھجوریں اور 10 عدد بادام ایک گلاس دودھ میں گرائنڈ کرکے (یعنی ملک شیک بنا کر) پینا قوتِ حافظہ کا بہترین نسخہ ہے نیز جسمانی اور اعصابی کمزوری میں ہر عمر کے افراد کے لئے بہت مفید ہے۔

کھجور استعمال کرنے کی احتیاطیں ◄ ایک وقت میں 5 تولہ (تقریباً 60 گرام) سے زیادہ کھجوریں نہ کھائیں ◄ پرانی کھجوریں کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیونکہ اس میں بعض اوقات سُرسُریاں (چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتے ہیں ◄ بعض بیچنے والے چمکانے کے لئے سرسوں کا تیل لگاتے ہیں نیز مکھیوں کی بیٹ وغیرہ بھی لگی ہوتی ہے لہٰذا کھجور ہمیشہ دھو کر ہی استعمال فرمایئے۔ (ماخوذ از مدنی پنج سورہ، ص359)

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

(یہ مضمون ایک ماہر حکیم صاحب سے بھی چیک کروایا گیا ہے۔)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

(1) صاحبزادہ مولانا پیر سیّد محمد نوید الحسن مشہدی صاحب (مہتمم دار العلوم حنفیہ جلالیہ علی المرتضیٰ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ حافظ الحدیث بھکھی شریف، منڈی بہاء الدین): **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** مجدّدِ دین و ملّت امام احمد رضا بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ کے افکار و تعلیمات کے فروغ کا بہترین ذریعہ ہے، فقہی معلومات اور نصیحت آموز واقعات مزید حُسن پیدا کرتے ہیں، انتہائی خوبصورت اور رنگین دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ دلکش نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تعلیمی سلسلے کو جاری رکھے۔ **(2) مولانا لیاقت حسین مظہری صاحب** (مدرسہ غوثیہ جامع العلوم، مرکزی عید گاہ، خانیوال): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے مطالعے سے محسوس ہوا کہ اس میں مستند و معتبر حوالہ جات دیئے گئے ہیں اور تائیدِ ربّانی کی جَھلک نظر آتی ہے، ہر جملہ حق کی طرف بلاتا ہے اور اعمالِ صالحہ اور عقائدِ حقّہ کی طرف راہبری کرتا ہے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ اس ماہنامہ کا فیض عام فرمائے۔ **(3) محمد راشد علی عطاری مدنی** (دار الافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی): مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مارچ 2018 کے شمارے میں **"قوتِ فیصلہ بہتر کرنے کے 31 طریقے"** کے حوالے سے مضمون پڑھا بہت اچھا لگا، ایک ایک جملہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے اور لکھنے والے کے مطالعہ، علمیت، تجربات اور صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کرتا ہے، میں نے نیّت کی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ یہ مدنی پھول دوسروں کو بھی بیان کروں گا۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(4) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کا بہت ہی اچھا اقدام ہے، اس کو پڑھنے میں بڑا مزہ آتا ہے، اللہ پاک اسے مزید عروج عطا فرمائے۔ (محمد عبد اللہ شیخ عطاری، مرکز الاولیاء، لاہور) **(5)** مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** بہت اچھا ہے، مجھے اس میں **دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں** اور **دار الافتاء اہلِ سنّت** کے سوالات وجوابات بہت پسند ہیں، نیّت کرتا ہوں دوسروں کو بھی اس کے مطالعے کی دعوت دوں گا۔ (حسیب اللہ قادری، ڈیرہ اسمٰعیل خان) **(6) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** مجھے بہت اچھا لگا، اللہ تعالیٰ آپ کے پیغام کو اور آگے لے جائے۔
(محمد ندیم، ضلع وہاڑی)

مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(7) میں نے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** میں کارٹون کے بارے میں پڑھا، میں بہت زیادہ کارٹون دیکھا کرتی تھی، اب میں نے کارٹون دیکھنا بند کر دیئے ہیں۔ (مدنی مُنّی، چیچہ وطنی) **(8) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** پڑھنے کی برکت سے مجھے مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔
(بنتِ ارسلان، مدرسۃ المدینہ، کاچھو پورہ، مرکز الاولیاء لاہور)

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

(9) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہر مہینے برکتیں ملتی ہیں۔ سلسلہ **روشن ستارے، دار الافتاء اہلِ سنّت** اور **مدنی کلینک** سے بہت راہنمائی ملتی ہے۔ (بنتِ عبد القیوم، مدرسۃ المدینہ، ملیر باب المدینہ کراچی) **(10)** اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** جیسی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا، یہ ہمارے لئے ایک معلوماتی راہنما ہے، ہم اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ (اسلامی بہن) **(11)** جنوری سے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سے تعلق جُڑ گیا ہے۔ **"اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل"** سلسلہ بہت بہترین ہے، ہمیں اس سے بہت راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

(بنتِ نور محمد، کندری سندھ)

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ بچّے کے پیدا ہونے پر اس کے کان میں جو اذان دی جاتی ہے اس کی کوئی فضیلت بتادیجئے اور کیا اس کے علاوہ بھی اذان دی جاسکتی ہے ؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچّے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اِقامت کے الفاظ کہنا مستحب ہے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بچّے کی شیطانی خلل اور مِرگی نیز مختلف قسم کی بیماریوں اور بلاؤں سے حفاظت ہوگی۔ بچّہ کے کان میں اذان دینے کے علاوہ غمزدہ، مرگی والے، بدمزاج آدمی، غضبناک جانور کے کان میں، لڑائی کی شدت کے وقت، آگ لگنے کے وقت، میت کو دفن کرنے کے بعد، جن کی سرکشی کے وقت یا کسی پر جن سوار ہو اس وقت، جنگل میں راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اور وبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مستحب ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان، بائیں میں تکبیر (اقامت) کہے کہ خَلَلِ شیطان و اُمُّ الصِّبْیان سے بچے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 452/24) بہارِ شریعت میں ہے: ”جب بچّہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے اذان کہنے سے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ بلائیں دور ہو جائیں گی۔“ (بہارِ شریعت، 355/3)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابوالحسن جمیل احمد عطاری	عبدہ المذنب ابوالحسن فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ عوام میں مشہور ہے کہ میت کی جس کمرے میں روح نکلے، اس کی دیواروں کو دھونے سے میت کی ہڈیاں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور لازمی اس جگہ کو دھونا چاہئے۔ کیا یہ بات درست ہے ؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور بات کا دینِ اسلام میں کہیں ثبوت نہیں، دینی احکام سے ناواقفیت اور جہالت کی بِنا پر ہی اس طرح کی بے ثبوت باتیں عوام میں گردش کرتی ہیں، ایسی باتوں کی طرف ہرگز دھیان نہ دیا جائے، اس طرح کا غلط مسئلہ بتانا گناہ بھی ہے، ایسے شخص پر توبہ بھی واجب ہے اور جتنوں کو غلط مسئلہ بتایا ہے حتی الامکان انہیں درست بات پہنچانا اور غلطی کا اِزالہ کرنا بھی ضروری ہے۔ آپ نے تو صحیح بات سمجھنے کیلئے اور شاید دوسروں کی غلط فہمی دور کرنے کے مقصد کے تحت صحیح جگہ پر سوال پوچھ کر درست طریقہ اختیار کیا ہے لیکن عام طور پر اس طرح کی غلط فہمیوں اور بے ثبوت باتوں کی حقیقت جاننے کیلئے علماء سے رابطہ نہیں کیا جاتا، اس لئے خیر خواہی کی نیت سے مشورہ دیا جاتا ہے کہ برادری کے بڑے اور اثر و رسوخ رکھنے والوں کو بھی چاہئے کہ دینی ضروری احکامات کو سیکھنے کا معقول بندوبست کریں اور جہاں کہیں اس قسم کی غلط بے ثبوت باتوں کو پروان چڑھانے والوں کی خبر ملے تو انھیں درست مسئلہ سمجھائیں اور غلط و باطل بات کا قلع قمع کریں۔ عام طور پر علمائے حق سے مربوط رہنے والوں میں اس قسم کی غلط فہمیاں نہیں پائی جاتی اس سے بھی علمائے حق کی صحبت میں رہنے اور دینی احکام درست طریقے سے سیکھنے سمجھنے کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، افسوس کی بات ہے کہ دنیاوی علوم کے لئے تو موجودہ زمانے میں بہت کوششیں کی جاتی ہیں بہترین اور معیاری ذرائع سے دنیاوی علوم و فنون حاصل کرنے کا ذہن عام طور پر ہوتا ہے مگر دینی ضروری احکام سیکھنے، سمجھنے اور غلط فہمیوں سے بچنے کے لئے باقاعدہ علمائے حق سے مربوط رہ کر دینی علم کے حصول کا شوق ختم ہوتا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

عبدہ المذنب ابوالحسن فضیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

دعوتِ اسلامی

تری دھوم مچی ہے

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مدنی کام مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت 17، 18 مارچ 2018ء کو ایم فِل اور پی ایچ ڈی اسکالرز اور ایم بی بی ایس ڈاکٹرز کا سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں بذریعہ انٹرنیٹ عرب شریف، USA، برازیل، چین اور دیگر ممالک سے بھی کثیر ایم فِل اور پی ایچ ڈی اسکالرز اور ایم بی بی ایس ڈاکٹرز نے شرکت کی۔ مجلس تاجران اور مجلس اِصلاح برائے فنکار کے تحت مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی، اراکینِ شوریٰ اور دیگر ذمہ داران نے مدنی پھول عطا فرمائے نیز نگرانِ شوریٰ نے بابُ المدینہ کراچی کے اراکینِ کابینہ، ڈویژن اور علاقہ نگران مجالس ذمہ داران اور مجلس المدینۃ العلمیہ کے ذمّہ داران کا مدنی مشورہ بھی فرمایا۔ مدنی مرکز سردارآباد (فیصل آباد) میں ہونے والے مدنی کام مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن کے تحت 16 اور 17 مارچ 2018ء کو سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں ملک بھر کے مدرسۃ المدینہ آن لائن کے ناظمین اور دیگر ذمہ داران نے شرکت کی۔ چشتی کابینات (سردارآباد فیصل آباد، اوکاڑہ، ساہیوال وغیرہ) کے جامعات المدینہ کے ناظمین کا مدنی مشورہ ہوا۔ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی ابورجب محمد شاہد عطّاری نے مدنی پھول عطا فرمائے۔ مجلس خُدّام المساجد مجلس خدّام المساجد کے تحت زَم زَم نگر حیدرآباد میں جامع مسجد فیضانِ جمالِ مصطفٰی کا بدستِ رکنِ شوریٰ حاجی محمد فاروق جیلانی عطّاری جامع مسجد فیضانِ صدیق اکبر اور جامع مسجد سروری کا بدستِ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری افتتاح ہوا جبکہ سردارآباد فیصل آباد میں کینال روڈ آصف اسٹیٹ پر جائے نماز کا افتتاح کیا گیا۔ ڈویژن حویلی لکھا میں مسجد فیضانِ صدیقِ اکبر اور مدینۃ الاولیاء ملتان میں جامع مسجد فیضانِ جمالِ مصطفٰی کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ جبکہ مجلس خدّام المساجد ہی کے تحت جڑانوالہ کے عبدالغفور ٹاؤن میں 10 مرلے العمر ٹاؤن میں 5 مرلے سردارآباد فیصل آباد کینال روڈ عبداللہ گارڈن میں 15 مرلے ڈیرہ غازی خان بلوچ کالونی میں مسجد یارسول اللہ مانگا منڈی بائی پاس نیو اسکیم اور کھڑیانوالہ نئی سوسائٹی میں مسجد کیلئے پلاٹس کی ترکیب بنی۔ تقسیم اسناد اجتماعات مجلس مدرسۃ المدینہ کے تحت P.I.B کالونی اور لانڈھی شیر پاؤ کالونی بابُ المدینہ کراچی میں تقسیم اسناد اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور مدنی منّوں میں تحائف بھی تقسیم فرمائے۔ مجلس اصلاح برائے قیدیان کے مدنی کام مجلس اصلاح برائے قیدیان کے تحت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جیل خانہ جات میں درسِ قراٰن اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ گزشتہ ماہ مختلف جیلوں میں 68 درسِ قراٰن میں 2023، 211 مَدَنی دَرْس میں 3097 اور مدنی قاعدہ و ناظرہ قراٰنِ پاک کے 129 درجات میں 1836 قیدیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ مجلس مدنی قافلہ مجلس مدنی قافلہ کے تحت 16 مارچ 2018ء کو زم زم نگر حیدر آباد اور ٹنڈو آدم (باب الاسلام سندھ) سے 1250 اسلامی بھائی ایک ماہ کے مدنی قافلے کے لئے روانہ ہوئے جبکہ 23 مارچ کو یومِ پاکستان کے موقع پر ملک بھر سے 4309 مدنی قافلوں میں 30165 اسلامی بھائیوں نے 3 دن کے لئے راہِ خدا میں سفر کیا۔ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے تحت گوجرانوالہ میں عظیمُ الشّان دُعائے صحت اجتماع ہوا، تقریباً

ایک ہزار سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ باب المدینہ کراچی اور اسلام آباد G-11 کے مدنی مراکز میں تعویذاتِ عطّاریہ کی تربیت دی گئی۔ 90ہزار85لوگوں کو اُن کے مسائل کے حل کے لئے مکتوباتِ عطاریہ و روحانی علاج پیش کئے گئے اور 10890 مکتوباتِ عطاریہ بائی پوسٹ روانہ کئے گئے۔ جبکہ مجلس مدنی بہاریں کے تحت باب المدینہ کراچی، مرکزالاولیاء لاہور، مدینۃ الاولیاء ملتان اور اسلام آباد میں اراکینِ کابینات و اراکینِ کابینہ کی تربیت کا سلسلہ ہوا۔

دعوتِ اسلامی کی مختلف مجالس کی مدنی خبریں

مجلس نشر و اشاعت کے تحت کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ میں صحافی اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی وقارالمدینہ عطّاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس اجتماع میں پنجاب کے مختلف شہروں سے صحافیوں نے شرکت کی۔ **مجلس ڈاکٹرز** کے تحت مرکز الاولیاء لاہور میں پی ایچ ڈی اور ایم فِل اسکالرز کے درمیان مدنی حلقوں اور باب المدینہ کراچی کی ڈاؤ میڈیکل یونیورسٹی میں مختلف شعبہ جات کی شخصیات سے ملاقاتوں کا سلسلہ ہوا۔ **مجلس شعبۂ تعلیم** کے تحت مرکزالاولیاء لاہور میں میو گورنمنٹ اسپتال سے ملحقہ آنکھوں کے ادارے اور کالج آف آفتھالمالوجی اینڈ الائیڈ ویژن سائنسز (College of Ophthalmology & Allied Vision Sciences) میں سنّتوں بھرا اجتماع اور فاروق آباد کے گورنمنٹ اسپتال میں مدنی حلقہ جبکہ مرکز الاولیاء لاہور میں اساتذہ اجتماع ہوا جس میں پرنسپلز، پروفیسرز اور طلبہ نے شرکت کی۔ **مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان** کے تحت فیضانِ مدینہ گلزارِ طیبہ سرگودھا میں مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں سابق قومی کرکٹر نوید لطیف سمیت کرکٹ اور ہاکی ٹیم کے کئی کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ **مجلس تاجران** کے تحت مرکز الاولیاء لاہور اور گوجرانوالہ میں مفتی علی اصغر عطّاری مدنی نے تاجر اجتماع میں بیان فرمایا جبکہ اور نگی ٹاؤن میں الیکٹرانکس شاپ پاپوش مارکیٹ واٹر پمپ اسٹار سٹی موبائل مارکیٹ صدر منظور کالونی میں فرنیچر مارکیٹ اسلام آباد اور مدینہ بینکیوٹ ہال میں سنتوں بھرے اجتماع، مدنی حلقے اور نیکی کی دعوت کا سلسلہ رہا۔ مجلس مکتبۃ المدینہ کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ زم زم نگر حیدرآباد میں ذمہ داران کا مدنی حلقہ ہوا جس میں نگرانِ پاک انتظامی کابینہ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری اور رکنِ شوریٰ حاجی امین عطاری نے مدنی پھول دیئے۔ **مجلس ماہی گیر** کے تحت فشری اور ابراہیم حیدری باب المدینہ کراچی میں نیکی کی دعوت اور مدنی کاموں کا سلسلہ رہا۔ **مجلس خصوصی اسلامی بھائی** کے تحت لالہ موسیٰ پنجاب میں رکنِ شوریٰ فضیل عطاری نے مدنی حلقے میں شرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ **مجلس ہومیو پیتھک ڈاکٹرز** کے تحت صادق آباد کے علاقے سکھیکی منڈی میں مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں ہومیو پیتھک ڈاکٹرز نے شرکت کی۔ **مجلس تحفّظِ اوراقِ مقدّسہ** کے تحت مارچ 2018ء میں مقدّس اوراق کے 150 بورے ٹھنڈے کئے گئے اور مقدّس اوراق کو بے ادبی سے بچانے کے لئے مختلف مقامات پر 125 باکس لگائے گئے۔ **مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں** کے تحت مارچ 2018ء میں عطاری، حسنینی، گیلانی، سہروردی اور برکاتی کابینات میں کُل 48 محارم اجتماعات ہوئے جن میں تقریباً 645 محارم اسلامی بھائیوں نے شرکت کی اور 101 اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا۔

کوپن کے سوالات کے درست جوابات

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ "شعبان المعظم1439ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین اسلامی بھائیوں کا نام نکلا:" حافظ امتیاز عطاری (گلزار طیبہ پنجاب) ، یونس عطاری (تاجپور)، اشفاق عطاری (گلزارِ طیبہ سرگودھا)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیے گئے۔ درست جوابات: (1) حضرت آدم علیہ السّلام (2) 7سال **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12منتخب نام** (1) حسان رضا (باب المدینہ کراچی)، (2) محمد زوار خان (میانوالی) ، (3) بنت سرفراز عطاریہ (سردارآباد فیصل آباد)، (4) محمد عامر عطاری (اوکاڑہ)، (5) غوث احمد (مظفر گڑھ)، (6) بنت حسین (خانیوال)، (7) بنت افضل عطاری (سردار آباد فیصل آباد)، (8) احتشام عطاری (ننکانہ) ، (9) عبد المالک (بدین، باب الاسلام سندھ) (10) محمد امجد علی عطاری (ضلع منڈی بہاؤالدین)، (11) امّ رجب عطاریہ (باب المدینہ کراچی)

شخصیات کی مدنی خبریں

عُلَمائے کرام سے ملاقاتیں مبلّغِ دعوتِ اسلامی مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری نے اہلِ سنّت کی عظیم درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ مرکزُ الاولیاء لاہور میں شیخ الحدیث، حضرتِ علّامہ مولانا عبد السّتّار سعیدی صاحب اَطَالَ اللہُ عُمُرَہٗ اور گوجرانوالہ میں مُتَرجِمِ القُراٰن حضرت علّامہ رضاء المصطفٰی ظریف القادری صاحب مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے ملاقات کی۔ جبکہ مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ کے ذمّہ داران نے جن علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں ان میں سے چند نام: مولانا منیر الزمان چشتی (امام وخطیب جامع مسجد چشتیہ راچڈیل یوکے) مفتی ظفر فراشوی صاحب (امام وخطیب جامع مسجد الکریمیہ مانچسٹر، یوکے) مولانا شہنشاہ عالَم مصباحی صاحب (امام وخطیب جامع مسجد سوئی پٹنہ، بہار، ہند) صاحبزادہ مولانا عابد حسین عابد صاحب (خطیب برلن، جرمنی) مولانا فیاض احمد اویسی صاحب (مہتمم مرکزی دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور) حضرت مفتی آغا جان ابراہیم نقشبندی مجددی صاحب (کوئٹہ) مفتی عرفان الحق نقشبندی صاحب (مہتمم جامعہ حنفیہ رضویہ، ڈیرہ غازی خان) مولانا محمد امتیاز قادری صاحب (سجادہ نشین وخطیب جامع مسجد کریالہ، جالب ضلع جہلم) مولانا غلام نظام الدین چشتی صاحب (آستانہ عالیہ مہرآباد، ضلع لودھراں) قاضی قمر الدین چشتی صاحب (آستانہ عالیہ، بڑی شریف ضلع و تحصیل راولپنڈی) مولانا ڈاکٹر مظہر فرید صاحب (شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ، ضلع ساہیوال) مولانا محمد طاہر اکبری صاحب (جامعہ انوارِ مصطفٰی، چک کبوتری شریف) مولانا محمد نواز صابر چشتی صاحب (جامع مسجد حنفیہ، راولپنڈی) مولانا حبیب احمد الازہری صاحب (راولپنڈی) مولانا ڈاکٹر منظور الازہری صاحب (ٹیکسلا کینٹ)

عُلَمائے کرام کی مدنی مراکز آمد **پاکستان** شہزادۂ غوثُ الاعظم فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر شیخ عبد العزیز خطیب الحسنی الجیلانی الشامی حَفِظَہُ اللہ نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی تشریف لاکر امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات کی اور اپنے سلاسل و اجازات عطا فرمائیں نیز جامعۃ المدینہ سمیت مختلف شعبہ جات کا دورہ فرمایا اور عاشقانِ رسول کو اپنے مدنی پھولوں سے نوازا۔ سجادہ نشین دربارِ عالیہ مجدّدیہ چورا شریف پیر شبیر علی شاہ گیلانی کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسلام آباد G-11 اور حضرت مولانا محمد غلام مرتضٰی ساقی صاحب مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی (مہتمم جامعہ اجمیریہ مجددیہ) کی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں تشریف آوری ہوئی۔

بنگلا دیش و دیگر ممالک ڈاکٹر شیخ احمد تمیم حَفِظَہُ اللہ (گرینڈ مفتی اسلامک یونیورسٹی یوکرین) شیخ رفاعی العینی حَفِظَہُ اللہ (بغداد عراق) شیخ محمد عبد القادر الازہری حَفِظَہُ اللہ (ملائیشیا) شیخ حامدی کانجو حَفِظَہُ اللہ (شام) شیخ عمر الفخانی حَفِظَہُ اللہ (بیروت، لبنان) کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ڈھاکہ حضرت مولانا شیخ حبیب الرحمٰن یمنی حَفِظَہُ اللہ کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ دار الاسلام تنزانیہ، افریقہ مولانا رسول بخش سعیدی صاحب

جواب دیجئے!

رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۳۹ھ

سوال (1) حضرت ادریس علیہ السّلام کا نام کیا ہے؟

سوال (2) اسلام میں سب سے پہلے کس خاتون کے جنازے کو پردے سے ڈھانپا گیا؟

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسپیچ فورڈ برمنگھم 📌 مولانا پیر سید نعمان کلیمی صاحب (بہار، ہند) کی مدرسۃ المدینہ فیضانِ عطار آرہ بہار، ہند میں تشریف آوری ہوئی۔

شخصیات سے عیادت رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری نے بابُ المدینہ کراچی میں معروف سماجی شخصیت حاجی حنیف طیّب اور مشہور نعت خواں الحاج صدیق اسماعیل سے ان کے گھر جاکر عیادت اور دعائے صحت فرمائی۔

شخصیات سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ، مجلس نشرواشاعت اور دیگر اسلامی بھائیوں نے گزشتہ ماہ ان شخصیات سے ملاقات کی: 📌 ڈاکٹر عبدالقدیر خان (پاکستانی سائنسدان، اسلام آباد) 📌 عابد شیر علی (M.N.A وفاقی وزیر فیصل آباد) 📌 محمد رزاق ملک (سٹی میئر، سردار آباد فیصل آباد) 📌 قیصر جاوید (اسپیشل مجسٹریٹ میونسپل کارپوریشن) 📌 میاں عرفان منان (چیئر مین واسا) 📌 قمر ضیاء (S.S.P انویسٹی گیشن) 📌 رانا عباس (ڈائریکٹر سول ڈیفنس) 📌 رانا تاثیر (سینئر سپریٹنڈنٹ) 📌 خادم حسین جیلانی (ایڈیشنل کمشنر) 📌 عبداللہ نثار چیمہ (ڈائریکٹر آرٹیکلچر PHA) 📌 سید عمران شاہ (M.N.A ساہیوال) 📌 شہباز خان (بیورو چیف سماء نیوز، صدر پریس کلب شیخوپورہ) 📌 ایم اے فرید (نیوٹی وی صدر فیروز والا) 📌 صوفی امانت علی (روزنامہ پاکستان صدر شاہین پریس کلب وار برٹن) 📌 چودھری رمضان (ایکسپریس بیورو چیف) 📌 آصف حسین بھٹی (روزنامہ لیڈر بیورو چیف) 📌 امان اللہ کھوکھر (روزنامہ صحافت چیئر مین فیروز والا پریس کلب) 📌 فقیر افتخار (جنرل سیکریٹری پنجاب پریس کلب) 📌 باؤ بشیر احمد (نوائے وقت صدر پریس کلب کوٹ عبدالملک) 📌 جناب سلمان غنی (D.C سردار آباد فیصل آباد) 📌 اطہر اسماعیل (C.P.O سردار آباد فیصل آباد) 📌 قیصر جاوید (اسپیشل مجسٹریٹ سردار آباد فیصل آباد) 📌 رانا اظہر انجینئر (ایکسین فیصل آباد) 📌 میاں طاہر جمیل (M.P.A سردار آباد فیصل آباد) 📌 محمد امجد وڑائچ (سابقہ M.N.A گوجرہ) 📌 مجیب الرحمٰن (جرنلسٹ اسلام آباد) 📌 عبدالقدیر اعوان (M.P.A گوجرہ) 📌 عبدالرحمٰن کانجو (M.N.A وفاقی وزیر اسلام آباد)

شخصیات کا مدنی قافلے میں سفر دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی وقار المدینہ عطّاری نے باب المدینہ کراچی کے علاقے میلاد روڈ (جمشید روڈ) پر واقع جامع مسجد فیضانِ سنّت میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے لئے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا۔ اس مدنی قافلے میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ فیضانِ مرشد سے کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول نے نماز کے احکام، نیکی کی دعوت اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزارنے کے اصول سیکھے نیز مدنی دورہ کے ذریعے اہلیانِ علاقہ کو نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی۔ رکنِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان بھی فرمایا۔ بیان کے اختتام پر وہاں موجود اسلامی بھائیوں نے اپنے سروں پر عمامے شریف کا تاج سجایا اور سنّت کے مطابق داڑھی شریف رکھنے کی نیّتیں بھی کیں۔ اس مدنی قافلے میں وقتاً فوقتاً مختلف شخصیات کی آمد کا سلسلہ بھی رہا جن میں فہیم صدیقی (بیورو چیف جیو نیوز)، عارف حسین ہاشمی (سینئر رپورٹر روزنامہ عوام اور ممبر گورننگ باڈی کراچی پریس کلب)، فرید فاروقی (سینئر رپورٹر ٹی وی K-21)، زین علی (سینئر رپورٹر)، محمد رفیق قادری (چیئر مین میڈمارک ایڈوورٹائزنگ)، محمد صابر ہزاروی (سٹی ایڈیٹر روزنامہ مقدمہ)، فاروق تبسم (بیورو چیف آواز ٹی وی حیدر آباد)، محمد صادق شیخ (ڈپٹی سیکریٹری اطلاعات مسلم لیگ ق سندھ) اور علی اکبر گجر (سیاسی رہنما) بھی اس مدنی قافلے میں شریک ہوئے۔

جواب یہاں لکھئے رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۳۹ھ

جواب (1): --

جواب (2): --

نام: --------------------- ولد: --------------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: -------------------------

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہونگے۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہار 23مارچ 2018ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اوفن (Offenجرمنی) میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جس کا اسلامی نام عبد العزیز رکھا گیا۔ **جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کا بیرونِ ممالک سفر** • 13 تا 24 مارچ 2018ء کو جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی موزمبیق کے شہر ماپوتو اور بیرا آمد ہوئی جہاں آپ نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور اجتماعِ ذکر ونعت بسلسلۂ عرسِ خواجہ غریب نواز کے موقع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا نیز مختلف شخصیات و تاجران کے مدنی حلقوں اور مختلف مدنی کاموں میں شرکت فرمائی اور عاشقانِ رسول کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ • 25، 26، 27 مارچ 2018ء کو زمبابوے کا سفر فرمایا جہاں ہرارے (Harare) میں مختلف مقامات پر مدنی حلقوں اور شخصیات سے ملاقات کا جدول رہا۔ • 28 مارچ 2018ء کو ساؤتھ افریقہ تشریف آوری ہوئی جہاں لوڈیم (Laudium) کے فیضانِ مدینہ میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ • 30مارچ 2018ء کو فیضانِ مدینہ میفیئر جوہانسبرگ (Mayfair Johannesburg) میں نمازِ جمعہ سے قبل سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ **نگرانِ شوریٰ کا خلیجی ممالک کا سفر** نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے 7تا12 مارچ 2018ء خلیجی ممالک کا سفر فرمایا جہاں عمان اور دیگر خلیجی ممالک میں شخصیات اور دیگر اسلامی بھائیوں کے درمیان مدنی حلقوں، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مختلف مدنی کاموں کا سلسلہ رہا۔ **سنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی حلقے** • 23، 24، 25 مارچ 2018ء کو برمنگھم (U.K) اور 30، 31مارچ، 1اپریل 2018ء آسٹریلیا کے شہر سڈنی (Sydney) میں دعوتِ اسلامی کے تحت 3دن کے سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا، اراکینِ شوریٰ نے (بذریعہ انٹرنیٹ) و دیگر مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے مختلف موضوعات پر مدنی پھول پیش کئے۔

• مارچ 2018ء میں اسپین کے شہر بارسلونا • یونان اور • شاذلی کابینات (U.K) میں مدنی حلقہ ہوا جس میں پاکستانی سفیر خالد عثمان (یونان) سمیت دیگر شخصیات و اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ **عاشقانِ رسول کا مدنی قافلوں میں سفر** **مجلس بیرونِ ملک** کے تحت جنوری تا مارچ 2018ء میں 39 مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے ان ممالک میں سنّتوں کی خدمت کے لئے سفر کیا: • عرب شریف • ساؤتھ افریقہ • ساؤتھ کوریا • عمان • تھائی لینڈ • تنزانیہ • کینیا • سوزی لینڈ • زیمبیا • یوگینڈا • ملاوی • نیپال • جرمنی • ملائیشیا • سوڈان • اردن۔ **مجلس نیو مسلم کورسز** 5مارچ 2018ء سے جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ میں **92دن کا فیضانِ اسلام کورس** جاری ہے جس میں کئی نیو مسلم اسلامی بھائیوں نے داخلہ لیا۔ **مجلس مدنی انعامات کے مدنی کام** • **مجلس مدنی انعامات** کے تحت مارچ 2018ء میں 534مقامات پر یومِ قفل مدینہ اجتماعات ہوئے۔ شُرکا کی تعداد کم و بیش 12266 رہی نیز یوکے، تنزانیہ، ہند اور یونان میں سنّتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں کم و بیش 522اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ جبکہ رجب المرجب 1439ھ میں 16 مقامات پر سحری اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں تقریباً 871 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔

دُکھیاری اُمّت کی خدمت کیجئے!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مجلسِ تعویذاتِ ومکتوباتِ عطاریہ کو صوتی پیغام (Voice Message) کے ذریعے ماہِ رَمَضان المبارک میں عبادت کے ساتھ ساتھ دُکھیاری امّت کی خوب خدمت کرنے اور تعویذاتِ عطاریہ کے بَستوں (Stalls) پر آنے والے اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی عَطِیّات جمع کرنے کی ترغیب دلائی۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مدنی کورسز عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی کورسز (للبنات) کے تحت 29 جمادی الاُخریٰ تا 11 رجب المرجب 1439ھ کو باب المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد، اسلام آباد، سردارآباد فیصل آباد، گلزارِ طیبہ سرگودھا، مدینۃ الاولیاء ملتان اور گجرات میں قائم اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہوں میں **"12 دن کا اسلامی زندگی کورس"** اور 17 رجب المرجب 1439ھ کو ان تربیت گاہوں میں **"12 دن کا مدنی کام کورس"** ہوا۔ 17 رجب المرجب 1439ھ کو مدنی تربیت گاہ باب المدینہ کراچی میں **"12 دن کا خصوصی اسلامی بہن کورس"** ہوا، ان مدنی کورسز میں تقریباً 451 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **متفرق مدنی خبریں** (اسلامی بہنوں کی) مجلسِ رابطہ کے تحت راولپنڈی میں خواتین کے ایک بوتیک (دُکان) اور زم زم نگر حیدرآباد میں مقامی سوشل ورکرز خواتین کے درمیان مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔ جن میں شُرکا کو نماز کا عملی طریقہ اور دیگر سنّتیں و آداب سکھائے گئے۔ ان مدنی حلقوں میں اسکول ٹیچرز اور دیگر اسلامی بہنوں نے بھی شرکت کی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک (Overseas) کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام ترکی کے شہر استنبول میں 22 مارچ 2018ء کو ایک ذمہ دار اسلامی بہن کی انفرادی کوشش کی برکت سے ایک خاتون نے اسلام قبول کیا۔ ان کا اسلامی نام عائشہ رکھا گیا۔ **مجلس تجہیز و تکفین کی مدنی خبریں** اسلامی بہنوں کو شرعی طریقے کے مطابق میت کے غسل و کفن وغیرہ کا طریقہ سکھانے کیلئے مارچ 2018ء میں ہند کے مختلف مقامات پر مجلس تجہیز و تکفین کے تحت اجتماعات منعقد ہوئے: باسنی (Basni) راجستھان، ہمت نگر گجرات، کلول (Kalol)، ویراوال (Veraval)، کوٹہ (Kota)، گوپی گنج (Gopiganj)، کانپور (Kanpur)، میٹھری گنج، کشن باغ (Kishan bagh)، ریاست نگر، فتح دروازہ (Fateh darwaza)، جدچرلا (Jadcherla)، ارولی (Aravalli)، تے لنکا، ریاست حیدرآباد، محبوب نگر، موڈاسا (Modasa)، پونہ (Puna)، ممبئی (Mumbai)، میرا روڈ (Mira Road)۔ جبکہ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت ہند کے علاوہ برسل (Brussel) یورپ، بیلجیئم (Belgium)، پیرفٹ (Pierrefitte)، ڈیلاس (Dallas)، ہوسٹن (Houston) امریکہ، چٹاگانگ بنگلہ دیش، کولمبو سری لنکا، کینیا، ساؤتھ افریقہ، آسٹریلیا، یوکے میں مانچسٹر (Manchester) اور ایکرنگٹن (Accrington) کے مدنی مراکز، بلیک برن (Blackburn)، برنلی (Burnley)، ٹیوڈیل (Tividale)، ہیلیفیکس (Halifax)، پیٹر برگ (Peter burg)، سٹاکٹن آن ٹیز (Stockton-on-Tees)، کاسل (Castle)، کوونٹری (Coventry)، برمنگھم (Birmingham)، ناٹنگھم (Nottingham)، ڈربی (Derby)، کوبرج (Cobridge) میں اجتماعات منعقد ہوئے ان اجتماعات میں 1500 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مدنی کورسز** ہند کے 4 مختلف مقامات پر 12 دن کا **"آیئے مدنی کام سیکھیں"** کورس، ہند اور نیپال میں مختلف مقامات پر 92 دن کا **"اردو درجہ کورس"**، ہند، نیپال اور نیوزی لینڈ میں **"12 دن کا مدرسہ تربیتی کورس"**، عمان میں ایک، ملائشیا میں 2 اور اٹلی میں چار مقامات پر **"فیضانِ انوارِ قراٰن کورس"**، ناروے اور فرانس میں 2 مختلف مقامات پر **"فیضانِ غوثِ اعظم"** کورس، اٹلی میں 3 مختلف مقامات پر **"فیضانِ زکوٰۃ کورس"**، اٹلی میں ہی 2 مختلف مقامات پر **"فیضانِ صحابیات کورس"**، آسٹریا، اٹلی، فرانس اور ناروے میں 6 مختلف مقامات پر **"اپنی نماز درست کیجئے کورس"**، اٹلی اور فرانس میں 2 مختلف مقامات پر **"فیضانِ عمرہ کورس"** اور عرب شریف (حجازی کابینات) اور سڈنی آسٹریلیا میں **"تربیتِ اولاد کورس"** ہوا۔ دعوتِ اسلامی کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کو ضروری شرعی احکام اور مدنی کام سکھانے کے لئے 2،3،4 مارچ 2018ء کو ہند کے شہر فتح پور (یوپی ہند) میں اور 23،24،25 مارچ 2018ء کو حیدرآباد دکن ہند میں **"3 دن کا مدنی کام کورس"** کا سلسلہ ہوا۔ جبکہ عمان کے شہر صحاد میں **"26 گھنٹے کا مدنی انعامات کورس"** ہوا۔ جس کی برکت سے ایک اسلامی بہن نے مدنی برقع پہن لیا اور دیگر اسلامی بہنوں نے بھی اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کیا۔ ان مدنی کورسز میں تقریباً 549 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

کیا آپ جاننا چاہیں گے ؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات (چندہ) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تنظیمی رہنمائی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبوں میں سے چند شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

جامعۃُ المَدِینہ {عالِم دین و عالمہ بنانے والا شعبہ} اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کے لئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں جن میں طلبۂ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام وطعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بلا مُعاوَضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعاتُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مَدَنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعاتُ المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے: تعداد جامعات المدینہ (ملک وبیرونِ ملک): 546 (پانچ سو چھیالیس) / طلبۂ کرام و طالبات کی تعداد: تقریباً 40109 (چالیس ہزار ایک سو نو) / اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف): تقریباً 4124 (چار ہزار ایک سو چوبیس) / فارغ التحصیل طلبہ وطالبات: 6871 (چھ ہزار آٹھ سو اکہتر)

مدرسۃُ المَدِینہ {تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ} اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں مدارسُ المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی منّے اور مدنی منّیاں قرآنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ صرف پاکستان میں قائم مدارسُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑہا کروڑ ہیں۔ مدارسُ المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم مدنی منّے اور مدنی منّیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے: تعداد مدارس المدینہ (ملک و بیرونِ ملک): 2761 (دو ہزار سات سو اکسٹھ) / تعداد مدنی مُنّے اور مدنی منّیاں (ملک وبیرونِ ملک): تقریباً 128413 (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ) / اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف): تقریباً 7198 (سات ہزار ایک سو اٹھانوے) / حفظ القرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد: تقریباً 74329 (چوہتّر ہزار تین سو انتیس) / ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد: تقریباً 215822 (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بائیس)

خُدّامُ المَساجِد {مسجدیں بنانے والا شعبہ} اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی، مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ "مسجد بناؤ تحریک" بھی ہے۔ ملک وبیرونِ ملک اس وقت کم وبیش 589 مساجد زیرِ تعمیر ہیں سینکڑوں مساجد، مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) بن چکے ہیں۔

مدنی مراکز فیضانِ مدینہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مساجد کی تعمیرات کے ساتھ ساتھ مدنی مراکز "فیضانِ مدینہ" بنائے جاتے ہیں، ملک وبیرونِ ملک تقریباً 407 فیضانِ مدینہ قائم ہیں۔

مدرسۃُ المَدِینہ بالغان {بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ} اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیم قراٰن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالغان کی تعداد تقریباً 13853 (تیرہ ہزار آٹھ سو ترپّن) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 89043 (نواسی ہزار تینتالیس) ہے۔

مدرسۃُ المَدِینہ بالغات {بالغہ اسلامی بہنوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ} جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیم قراٰن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 63 ہزار سے زائد ہے۔

ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع {اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں} اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں مقامات پر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرکے علمِ دِین حاصل کرتے ہیں، صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 529 جبکہ اسلامی بہنوں کے 6501 ہفتہ وار اِجتماعات ہو رہے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے تکبُّر وتَفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دُور کر دیتا ہے۔ (معجم کبیر، 17/22، حدیث: 31) ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔

BRANCH CODE: 0063 BANK NAME: MCB BANK LIMITED (NAFILA DONATION) برائے صدقاتِ نافلہ

ACCOUNT NO: 0779860911001762 TITLE OF ACCOUNT: DAWAT-E-ISLAMI NAFILA

BRANCH CODE: 0063 BANK NAME: MCB BANK LIMITED (ZAKAT & FITRA) برائے زکوٰۃ و فطرہ

ACCOUNT NO: 0779860911001761 TITLE OF ACCOUNT: DAWAT-E-ISLAMI WAJIBA

معتکفین وغیرہ کے لئے مسجد کے آداب سے متعلق اہم مدنی پھول

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

❀ مسجد کو ہر طرح کی بدبو سے بچایئے ❀ مسجد میں کسی قسم کا کُوڑا (یعنی کچرا) وغیرہ ہر گز نہ پھینکئے بلکہ ہو سکے تو مسجد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں کے گچھے وغیرہ اٹھا کر ڈالنے کے لئے اپنی جیب میں ایک شاپر (چھوٹا لفافہ) رکھ لیجئے ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مسجد سے اذیّت کی چیز نکالے اللہ پاک جنّت میں اس کے لئے ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، 1/419، حدیث:757) ❀ اپنے پسینے اور منہ کی رال وغیرہ کی آلودگی سے مسجد کے فرش، دری یا کارپیٹ کو بچانے کے لئے معتکف صرف اپنی ذاتی چادر یا چٹائی پر سوئے ❀ وضو خانہ فنائے مسجد میں ہونے کی صورت میں تیل کنگھی وہیں کیجئے اور جو بال وغیرہ جھڑیں انہیں اٹھا لیجئے ❀ کھانا فنائے مسجد میں وہ بھی دستر خوان وغیرہ بچھا کر اس پر کھایئے، نَماز کی دری پر ہر گز نہ کھایئے ❀ دورانِ اعتِکاف مسجِد کے اندر ضَرورتاً دنیوی بات کرنے کی اجازت ہے، لیکن اس میں بھی ضَروری ہے کہ کسی نمازی یا سونے والے کو تشویش نہ ہو، بلا ضرورت دنیوی بات چیت کی اجازت نہیں ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ اللہ پاک کو ایسے لوگوں کی کوئی حاجت نہیں۔" (شعب الایمان، 3/86، حدیث:2962) ❀ مسجِد میں پُر سکون، خاموش اور سنجیدہ رہئے، نہ خود ہنسئے نہ دوسروں کو ہنسایئے، ہاں! ضرورتاً مسکرانے میں حرج نہیں ❀ مسجد کی دیوار، فرش، چٹائی یا دری کے اوپر یا نیچے تھوکنے، ناک سنکنے، ناک یا کان سے میل نکال کر لگانے وغیرہ سے بچئے ❀ اعضائے وضو سے وضو کے پانی کے قطرے مسجد کے فرش پر گرانا ناجائز و گُناہ ہے ❀ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔ مسجد میں چھینک، کھانسی، ڈکار اور جماہی وغیرہ کی آواز کو جتنا ہو سکے ضبط کیجئے ❀ مسجد کے فرش پر کوئی بھی چیز مثلاً: ٹوپی، چادر، لکڑی، چھتری، پنکھا وغیرہ آہستہ سے رکھئے، پھینکنے سے گریز کیجئے ❀ قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے، مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائیے کہ دربارِ الٰہی کے آداب کے خِلاف ہے ❀ بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے کہ ڈٹ کر کھانے سے بسا اوقات منہ سے بدبو آنے کا مرض ہو جاتا ہے اور منہ سے بدبو آ رہی ہو تو مسجد کا داخلہ حرام ہوتا ہے ❀ کچی مولی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز جس کی بُو ناپسند ہو کھانے سے بچئے ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے پیاز، لہسن یا گَنْدَنا (لہسن سے ملتی جلتی ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہر گز نہ آئے۔ (ابوداؤد، 3/506، حدیث:3827) ❀ موبائل فون کا اِستِعمال صرف اور صرف ضَرورتاً کیجئے ❀ غیر معتکف بِالعموم جبکہ معتکف بِالخُصوص سوشل میڈیا کے استعمال سے پرہیز کرے ❀ مسجد میں ناسمجھ بچوں کو مت لایئے۔

کرم از پئے مصطفےٰ میرے رب ہو　　　مجھے مسجدوں کا میسّر ادب ہو

(ماخوذ از فیضانِ رمضان، ص228 تا 250)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-936-8
0132019